واللہ علیم بذات الصدور

الحمد للہ والمنۃ کہ درین ایام میمنت فرجام الفضل قرب الحسنی

آیۂ تطہیر

۱۳۰۹ھ

باہتمام اقل الخلق احقر الدارین بندہ علی حسین عفی اللہ عنہ

بمطبع یوسفی دہلی زیورِ انطباع یافت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ۝

یعنی نہین چاہتا ہی اللہ مگر یہ کہ لیجاوے تمسے نجاست یعنی ہر طرحکے گناہ اور غصہ اور سختی کو اے اہلبیت اور پاک رکھے تمکو پاک رکھنا۔ واضح ہو کہ مفسرین اور محدثین شیعہ اور سنی کے سب بتواتر لکھتے ہین کہ یہ آیت شان مین آلِ عبا کے نازل ہوئی ہی اور وہ پانچ تن ہین محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ اور جس کسی مفسر نے کوئی روایت خلاف اسکے لکھی ہی وہ خوارج کی بنائی ہوئی ہی چنانچہ عکرمہ ایک غلام تھا ابن عباسؓ کا اللہ تعالی مغفرت رکھے ہر مسلمانکو وہ خارجی ہو گیا تھا سو اُسنے ابن جریر اور ابن ابی حاتم سنت جماعت کے دو عالمون نے یہ بھی لکھا ہی کہ امہات مومنین یعنی پیغمبر صاحب کی بیبیونکی حق میں یہ آیت نازل ہوئی ہی سو بعد تحقیق کے اُسکا خروج علمائے سنت جماعت کو بھی معلوم ہوا اُسکا قول قابل اعتبار نرہا چنانچہ تہذیب الکمال اور تقریب اور لسان المیزان کتابہائے معتمد رجال اور شیخ عبد الحق دہلوی کے ترجمہ مشکوٰۃ شریف

اور ابن خلکان وغیرہما کی تصنیفات اور تاریخ مین مفصل نہایت صحت عنی ہویدا ہے
کہ یہ خارجی ہوگیا تہا اور خوارج کی رائی بموجب حدیثین بیان کرتا تہا یہ غلام تہا ابن
عباس رضی اللہ عنہ کا انکی صاحبزادہ نے اسی بیے اسی بیچڈالا تہا اور حدیثین جو خاص امہات مومنین سے
اور اہلبیت اور اصحابون بلکہ اکثر اُن لوگو نسے جو آل عباسی مخالفت بہی کرتے ہین
روایتین کی گئی ہین کہ بے شک اس آیت مین سوا آلِ عبا کے دوسرا کوئی شخص
مرد یا عورت ہرگز داخل نہین چنانچہ صحیح ترمذی اور صحیح موطا اور صحیح ابی داؤد اور
صحیح مسلم اور جامع الاصول اور مشکوۃ شریف اور مسند احمد حنبل اور معجم کبیر طبرانی
اور وسیط واحدی اور جمع بین الصحاح الستہ رزین العبدری اور جمع بین الصحیحین
حمیدی اور صحیح نسائی اور مفتاح النجا اور نزل الابرار مرزا محمد معتمد خان بدخشی
اور مودات سید علی ہمدانی شافعی اور مناقب ابن مغازلی شافعی وغیرہم مین اہلبیت
اور راویان معتمد و متواتر انس بن مالک اور ابن عباس رض اور سعد وقاص اور ابی سعید
خدری اور واثلہ بن اصقع اور ام المومنین جناب عائشہ اور حضرت ام سلمہ وغیرہا
اکثر راویان معتمد سے ثابت اور متحقق ہے کہ پیغمبر صاحب ایک چادر اوڑہی ہوئی تہی
بلکہ ام المومنین حضرت عائشہ سے صحیح مسلم مین رنگ تک اُس چادر کا لکہا ہے کہ
منقش سیاہ بالونکی تہی جو جناب مولائے مومنین علی ابن ابیطالب اور سیدہ
نساء العالمین حضرت فاطمہ زہرا اور دو نوشاہزادون یعنی حسنین کو اُس چادر
کے اندر لیکر یہ آیت پڑہی قریب ظاہر ہوگا کہ یہ آیت بہی کئی بار نازل ہوئی اور اسبات
مین احادیثین بہی طریقہ ہائے گوناگون سے ہین یعنی بارہا انواع و اقسام سے آنحضرت
فرماتے رہے ہین اور یہ آیت پڑہتے رہے ہین اور غرض اس نزول اور ارشاد بار بار

مین اظہار عظمت وجلالت آل عبا کی تھی تاکہ لوگونکو انکا اسسے زیادہ تر ملحوظ اور
یادگار رہے کیونکہ بیان آیہ مودۃ فی القربی مین بخوبی ظاہر ہوچکا ہے کہ بے محبت
اور پاسداری حقوق اور اتباع انکی ایمان ہی نہین ہوتا چنانچہ صحیح ترمذی اور صحیح موطا
اور صحیح ابوداؤد اور جامع الاصول مین انس بن مالک سے مروی ہے کہ بعد نزول
اس آیت تطہیر کے چھ مہینے تک پیغمبر صاحب ہر صبح کو جناب سیدہ دوجہان کے
دروازہ پر جب گذرتے تھے تو فرماتے تھے الصلواۃ الصلواۃ اہل بیت انما یرید اللہ
لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا یعنی نماز پڑھو نماز پڑھو یعنی درود اور رحمت
درود اور رحمت تم پر ہو جو اے اہل بیت تا آخر ترجمہ آیہ۔ پہلے سنہ ہجری مین قریب
زمان رفاقت جناب سیدہ دوجہان جناب فاطمہ زہرا اور ایک دفعہ روز مباہلہ
کو اور ایک دفعہ حضرت ام سلمہ کے گھر مین غرض کئی بار نزول اسکا ظاہر ہے ایک دفعہ
جو یہ آیت نازل ہوئی تو اسوقت پیغمبر صاحب ام المومنین حضرت ام سلمہ کے دولتسرا
مین تھے یہ ام المومنین فرماتی ہین کہ مین اسوقت دروازہ پر بیٹھی تھی اور گھر مین حضرت
آنحضرت اور علی و فاطمہ اور حسنین تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی حضرت نے علی و فاطمہ
و حسنین کو چادر اوڑہائی اور کہا کہ اللہم ہولاء اہل بیتی فاذہب عنہم الرجس وطہرہم تطہیرا
یعنی بار خدایا یہ مین اہل بیت میری لیجا تو انسے گناہ اور طاہر کر تو انہین طاہر کرنا
مین نے عرض کی کہ یا حضرت کیا مین نہین اہلبیت مین فرمایا کہ تو بھی طرف نیکی کے ہے
اور نیکی ہی کی کذا فی صحیح ابی داؤد وہو کتاب السنن۔ اور بھی یہ ام المومنین فرماتی
ہین کہ مینے خواہش سے چادر کا کونہ اٹھایا تاکہ مین بھی داخل ہون اور عرض کی کہ یا حضرت
مین بھی داخل ہون سو پیغمبر خدا نے چادر کو انکی ہاتھ سے کھینچ لیا اور فرمایا کہ تم بھی

نیکی پر ہو کذا فی مسند احمد حنبل یعنی نیکی پر ہو تم اگرچہ اہل بیت مین نہین ہو کیونکہ
یہ خصوصیت آیہ تطہیر کی ہم پانچون نوری جسمونکے واسطے مخصوص ہے کذا فی اصول
و جامع البرکات اور اسی روایت مین بیچ مسند احمد حنبل کے ہے کہ ام سلمہ فرماتی ہین
کہ پیغمبر خدا نے چادر اُن چارون صاحبونکو اوڑھا کے ہاتھہ اوپر انکے رکھا اور بلفظ ارشاد
کیئے کہ اللھم ان ھولاء آل محمد فاجعل صلوٰتک و برکاتک علی محمد و آل محمد انک حمید مجید
یعنی یا خدا یہ ہین آل میری پس گردان تو درود اور برکات اپنی اوپر محمد اور آل محمد
کے تحقیق تو شکر کیا گیا بزرگ ہے تفسیر مدارک مین ہے کہ پیغمبر خدا نے چادر مین لپیٹا علی و
فاطمہ و حسنین کو اور خود بہی اُس چادر کے اندر ہوئے اور فرمایا کہ یہ ہین اہلبیت میری
یا خدا تو طاہر رکھہ انہین پس حضرت جبرئیل یہ آیت خدا تعالےٰ کی طرف سے لیکر آئے اور
تیمناً اور تبرکاً چادر مین داخل ہوئے اور صاحب مدارک یہی لکھتا ہے کہ عکرمہ کہتا ہے
کہ مراد ازواج ہین بموجب ظاہر تفسیر کے کہ گھر مین جو رہتی ہین لیکن خدری
اور انس اور ام المومنین ام سلمہ اور عائشہ سب کہتی ہین کہ یہ آیت بیچ حق علی
و فاطمہ و حسنین کی ہے اور اگر ازواج مراد ہوتی بسبب سکونت نبی کے گھر کی تو
البتہ خدا تعالےٰ فرماتا لیذہب عنکن یعنی ضمیر مونث سے فرماتا یہ ہے بعینہ ترجمہ تفسیر
مدارک کا۔ واضح ہو کہ یہ عکرمہ وہی غلام ابن عباس کا ہے جسکا ذکر اوپر لکہا گیا
کہ بموجب رائے خوارج کے روایت کرتا تہا اور سوا اسکے یزید کے باپ کے وقت مین
بہت لوگ اس قسم کے بطمع زر اور مال دنیاوی کے ایسے تہے معاذ اللہ کہ خلاف
مین اہلبیت کے روایتین بناتے تہے۔ کتاب استیعاب ابن عبد البر وغیرہ کتب
معتبرہ سنت جماعت اور اکثر کتب شیعہ سے یہ بات ظاہر ہے کہ معاویہ باپ یزید کا

بہت دشمنی اہلبیت سے رکھتا تہا چنانچہ صحیح مسلم اور استیعاب وغیرہ اکثر کتابون
مین ہے کہ معاذاللہ معاذاللہ جناب امیرالمومنین علی ابن ابیطالب کو ممبر پر تبرا
کرتا تہا اور لوگونکو کہتا تہا کہ تو بہ تو بہ یہ بات کرو چنانچہ صحیح مسلم اور سنن ابن
ماجہ مین سعد وقاص سے روایت ہے سو اس قسم کی حدیثین جسمین اہلبیت کی کچہہ
عظمتِ شان نکلے پہر نہ ظاہر رہے اور مثل اور سب لوگونکی شمار کیجاوین اکثر
اُسکے وقت مین بنائی گئی ہین۔ اور خود ابن عباس ابن عکرمہ کے آقا سے روایت
ہے کہ یہ آیت خاص نبیؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ کی شانمین نازل ہے چنانچہ شیخ شہاب الدین
دولت آبادی کتاب ۵ باب مین بعد نقل عبارات اکثر تفاسیر اور تفسیر مدارک کے
لکہتے ہین حاصل سبکا یہ ہے کہ لفظ اہلبیت مشترک المعانی تہا یعنی شامل تہا سب عیال
و اطفال جورو بیٹے کو اور خاص لوگونکو مگر بسبب تصریح کرنے مصطفےٰ کے سب معانی
اس آیت سے قطع ہوگئے اور خاص حق مصطفےٰ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ مین یہ آیت ہوگئی
اور آل حقیقۃً اور شرعیۃً اور عرف مین اُسیکو کہتے ہین کہ جسکی نسبت رجوع کرے
طرف صاحب آل کے اور یہ جو آل اہل ملت اور متابعت کو کہتے ہین یہ مجازاً بولتے ہین
جیسے کہ آنحضرت نے فرمایا امتی ابنائی اور یہ جگر گوشے ہین اور یہ سبب ہے کہ آل عبا
انہین کو کہتے ہین بلکہ یہ فضیلت اولاد علیؑ و فاطمہؑ کے لئے ہے کہ یہ اولادِ رسولِ مقبول
بموجب احادیث کثیرہ کے ہین جیسا کہ مطولات مین ہمنے ذکر کیا اور یہ حاصل ہے
در مختار و نکا فیح اور تشریح کا اور اسپر اجماع اور اتفاق عرف ہے چنانچہ یہ آلِ یٰسین
کہلاتے ہین انتہٰی ترجمہ دہ باب صحیح مسلم اور جامع الاصول اور صواعق محرقہ مین
بہت معتبر طریقون سے تفصیل ہے کہ حصین نے زید بن ارقم صحابی رسول مقبول سے

پوچھا کہ آیا ازواج اہلبیت ہین انہون نے کہا کہ نہین بی بی کبھی خاوند کے گھر مین
ہوتی ہے کبھی مان باپ کے ہان اور نسبت اُسکی مان باپ سے ہوتی ہے بلکہ اگر طلاق
ہوجاتی ہے تو خاوند سے تعلق بھی نہین رہتا اصل اور عصبہ یہ اہلبیت ہین کہ صدقہ اُنپر
حرام ہے یعنی علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنینؑ بالجملہ مسند احمد حنبل وغیرہ اکثر کتب صحاح سے بعد
نزول اس آیت کے واضح ہے کہ اکثر آنحضرتؐ نے حسنینؑ کو زانو پر اور جناب شاہ ولایت
کو اور جناب سیدہ کو بغل مین داہنے بائین طرف بٹھلایا اور آیت پڑھی اور دعا پڑھی
تاکہ لوگونکو عظمت دل نشین ہو بلکہ صحیح مسلم سے مشکوٰۃ مین جو بموجب روایت ام المومنین
حضرت عائشہ کی ہے جو اوپر مذکور ہے وہ روز مباہلہ کا ذکر ہے کہ اُسدن بھی انہین
چارون صاحبونکو چادر اوڑھا کے یہ آیت پڑھی اور بھی صحیح مسلم مین سعد وقاص
سے ہے کہ جب آیۂ مباہلہ نازل ہوئی تو پیغمبر خدا نے انہین چارون صاحبونکو ساتھ
لیکر فرمایا کہ اللھم ہولاء اہل بیتی یعنی یا خدا یہ ہین اہلبیتؑ میری اور اور روایات
متعددہ مسند احمد حنبل اور صحیح بخاری اور صحیح نسائی وغیرہا سے واضح ہے کہ اکثر
جب یہ آیت پیغمبر صاحب کی زبان پر گذری ہے یا لفظ اہلبیتؑ ارشاد فرمایا ہے یا دعا
بارشاد لفظ اہلبیتؑ کی ہے تو انہین چارون نوری جسم کو چادر مین لیا یا پاس بٹھلایا
اور ہاتھہ اپنا رکھا ہے شیخ شہاب الدین دولت آبادی رسالہ مناقب مین
بہت مفصل لکھتا ہے بلکہ شیخ مذکور اور علما سے لکھتا ہے کہ یہی وجہ ہے انکی تسمیہ
آل عبا کی وہ لکھتا ہے آل یہی ہین جو آل عبا ہین اور مرزا محمد معتمد خان تنزل الابرار
مین بتفصیل لکھتا ہے کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کا اجماع ہے کہ آیت تطہیر
مخصوص ہے پانچ تنوں کے واسطے یعنی محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ اسی عزیز طاہ

کہ جناب شاہِ ولایت اور تمام اولاد امجاد انکے سب بنی ہاشم مین ہین اور شرح حدیث ثقلین
مقصود نزد فریقین بہی واضح ہی کہ علیؑ اور حسنینؑ باصد الثقلین ہین تو جو شخص عالم یا جاہل کسی
فرقہ کا خلاف انکی بیان کرے یا عقیدہ رکھے بے شک وہ مخالف حضرت علیؑ
اور انکی اولاد امجاد کا ہے سنی اور شیعہ سبکے طریقہ سے واضح ہی کہ وہ مخالفت
کرنیوالا ثقلین کا ہی یعنی نافرمانی کرنیوالا خدا رسول کا بعضے علمائے ظواہر جو ہین
چون و چرا اور قضیہ دلائی اور لیت و لعل کو کام فرماتی ہین ناحق تنازع اور جہگڑے
نفسانی مین عبث کاغذ روشنائی اور وقتِ عزیز کو اغواے شیطانی سے مفت
گنواتے ہین دیکہنا قیامت کو کیسا پچہتاتے ہین اہل حق کے نزدیک اسباب ہین
استبداد و اصرار اور وجوہات و احتمالات رکیکہ در انکار ظاہر کرنے کمال کوشش
اور سعی کرنی ہی مخالفت مین جناب رسول کردگار کے غرض شیعہ صاحب اور سنی صاحب
کی اس آیت مین بہی بہت تحریر طوالت کو پہنچی ہی اور متاخرین سنت جماعت نے
باتباع علماے زمان بنی امیہ بحوالہ روایتِ خوارج عجب عجب مافی الضمیر ظاہر کئے ہین
او ناحق مقدمہ اس طوالت کو پہنچایا ہے اور بعد انکی سر پہٹول کا محض نفسانیت
اور پیروی سخن آبا و اجداد اور ظاہر مین بیت کو ایک گھر تہرا اینٹ مٹی کا سمجھا ہے
جیسا کہ ظاہر مین ہوتا ہے جسپر آپسمین سر پہوڑتی ہین اور صاف نتیجہ اس سر پہٹول
کا یہ ہی کہ معاذ اللہ بی بی فاطمہ اور حضرت علیؑ اور صاحبزادہ انکی مثل سائر الناس
سمجھے جاوین بعد بیبیان پیغمبر صاحب کی انسے بہتر اور شیعہ صاحب کہ ہمہ
دوستی آل طاہر رسول مین ظاہر ہے کہ کیسی کچھ مشہور و معروف ہین زبان زد اری
مین قصور نہین فرماتی چونکہ فقیر کو غرض صرف بیان فضائل اہلبیت رسول مقبول

اور ہدایت ہر ایک جہول و ضلول کے بے شائبہ نفسانیت مقصود ہے فقیر کو کسی کی
عیب جوئی اور زبان درازی سے غرض نہین سو فقیر ایسا لکھتا ہے جو اہل انصاف
و ایمان و جان نثار اور دوست قلبی رسول مقبول اور انکی اہلبیت کی ہونگی خواہ سنی
ہون خواہ شیعہ وہ البتہ حظ اس سے اٹھا دین گے اور ہدایت پا دین گے لیکن یہ شرط
ہے کہ محبت رسم و آئین جہالت اور عقیدہ اور عادت ضلالت پیشین کو کنارہ رکھین
اور نظر انصاف و ایمان سے غور فرما دین تو تمام جہگڑے لاشی محض اور نسیاً منسیاً معدوم
ہو دین اول تو لفظی ترجمہ باعتبار لغت کے دیکھین کہ خدا تعالی فرماتا ہے انما یرید اللہ لیذہب
عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم تطہیرا غور کرین کہ صراح اللغۃ وغیرہ کتب لغات مین
صاف ہے انما کلمہ حصر کا ہے بمعنی الا یرید صیغہ مضارع باب افعال سے الارادۃ خواستن
یعنی چاہنا یذہب صیغہ مضارع باب افعال سے اذہاب بردن یعنی لیجانا رجس بکسر
را پلیدی و خشم و عقاب یعنی ہر طرح کا گناہ اور غصہ اور سختی قولہ تعالے و یجعل الرجس
علی الذین لا یعقلون قال الفراء انہ العقاب و الغضب اہل بمعنی شخص اور صاحب
اور لائق اور مالک اور آل اور عیال کے مستعمل ہوتا ہے بیت بمعنی گھر کو یطہرکم یطہر
صیغہ مضارع باب تفعیل سے کم ضمیر جمع مذکر مخاطب کے تطہیر مصدر ہے تطہیر کا
اسکے معنی ہین پاک کرنا نجاست سے اور حیض سے اور اور چیزون سے اور
عیبون سے اصل ماخذ اسکا طہر ہے بضم طا جسکے اصل معنی ہین پاک ہونا
حیض سے اور نجاست سے فی الصراح امراۃ طاہر من الحیض طاہرۃ من النجاسات
والعیوب چنانچہ صاحب مجمل اللغۃ احمد بن فارس النحوی لکھتا ہے التطہیر التنزہ
عن الاثم یعنی تطہیر کے معنی ہین دور رکھنا یعنی پاک رکھنا گناہ سے تو مفسرین نے

اذہاب رجس کو نظر بر معانی مرقومہ مصرحہ باب لغت نفی گناہ اور عقاب اور خشم
تو تفسیر کیا ہے اور تطہیر کو تفسیر کیا ہے اسے تنزہ عن الاثم تو اذہاب رجس
اور تطہیر قریب اور یکسان ہے تو چونکہ بعد اذہاب رجس کے خدائے تعالیٰ
لیطہرکم فرماتا ہے تو گویا تاکیداً مکرر فرماتا ہے اور پھر اُسکے بعد تطہیراً فرماتا ہے
تو کمال مبالغہ اور تاکید ظاہر ہے اور ارادہ جناب باری کا ان قراین موکدہ سے
صاف ظاہر ہے کہ متحتم ہے نہ معلق اور کلمہ حصر کا صدر مین زیادہ مفید اور موئید
تحتم ارادہ باری تعالیٰ تو معنی اب صاف دوام اور تجدد اور استمرار طہارت کے
بے شک ثابت اور ظاہر ہین یعنی یہ اہلبیت ہمیشہ طاہر و مطہر رہینگے چنانچہ
احادیث کثیرہ مفسر اور موئید اسکے ہین اور فریقین کے ہان بلا خلاف موجود ہین
کہ قریب انشاءاللہ فقیر بھی ذکر کرتا ہے منصف خبیر قطع نظر تمام اور روایات
اور تحاریر اور تقاریر اہل ظواہر و اہل حقایق و معانی کے اگر صرف لفظی ترجمہ سے
از روئے انصاف غور کرے تو تطبیق اس آیت کی سوا ان پانچ نوری جسمونکے
کسی اور پر نہین ہو سکتی اور اہل ظواہر بھی اگر ایک ذرا انصاف کو کام فرماوین
تو اس مقام مین بجز مہر سکوت ہونٹونسے کوئی حرف آشنا نکرین ماہر فطن سوچے
اسمین عجب پاکیزہ اور لطیف فصاحت و بلاغت کی باریک رعایتین جناب
باری نے رکھین ہین جو شخص کچھ بھی علم ظاہر و باطن اور ذہن سلیم اور طبع مستقیم
رکھتا ہی وہ ان رعایتونکا اور لطافتونکا لحاظ رکھے تو کس کس طرح کی کیفیت اُٹھا
سکتا ہی غور سے خیال کیا چاہئے اور گوش دل سے سُنا چاہئے کہ تطہیر کے معنے
دیکھہ چکے ہو کہ نجاست سے پاک اور طاہر کرنیکے بھی ہین لیکن پر ظاہر ہے کہ جسم

وہان لئے جاتے ہین کہ جہان صرف نجاستِ ظاہر مراد ہو مثلاً مقام غسل یا وضو وغیرہ
اور یہان طاہر کرنا گناہون سے اور تمام عیبون سے مراد ہے کیونکہ اوپر اسکے اذہاب
رجس فرمایا ہے اور بالاتفاق اس سے مراد لیجانا ہر قسم کے عیوب اور گناہونکا
ہے لیکن واسطے صفا و شگفتگی اہل ظواہر اور حظ اوٹہانے اہل حقائق و معانی کے
سب قسم کے معانی کی تطبیق کلام معجز نظام مین واسطے انہین پانچون نوری
جسمون کے ہویدا ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ چونکہ تطہیر کا اصل ماخذ
طہر ہے تو اگرچہ تطہیر کے معنی بالاتفاق یہان پاک رکھنے کے گناہ سے ہین
لیکن اصل ماخذ کی رعایت معنی بھی بطمانیت اہل ظواہر مراد و ملحوظ رکھے
تو بھی نہایت کیفیت تطبیق انہین پانچون نوری جسمون کے واسطے حاصل
ہے کیونکہ ان پانچون تنون مین چار تو اجسام نوری خود صاف مرد ہین کہ
انکا ہر حال مین طاہر ہونا قریب ظاہر ہوتا ہے حدیث سے یا ابواب سے لیکن پانچون
جسم نوری جو ظاہر ہے کہ عورت ہے سو وہ بھی حیض سے طاہر ہین یعنی وہ سیدہ نساء
دوجہان ہین کہ جسکا لقب بتول ہے قاموس وغیرہ کتب لغت اور تمام کتب
حدیث و سیر سے بالاجماع ہویدا ہے کہ یہ مثل اور عورتون کے نہین تہین یعنی
حضرت مریم تک کہ جنہون نے شوہر نہین دیکہا یہ رتبہ اور خاصیت نہین
رکہتی تہین جو کہ انکو حق تعالے نے عطا کیا تہا یعنی یہ ہمیشہ علی الدوام بی نقصان
ایام معمولی زنان جہان اور بعد تولد فرزندون کے بھی پاک و پاکیزہ نماز و روزہ
کر سکتی تہین یعنی یہ عطاے خدا تعالے سے بموجب اصل پیدائش کی طاہر تہین
حیض سے جو بات کسی پیغمبر بلکہ ہمارے پیغمبر صاحب کے بھی کسی بی بی تک یا کسی اور کی

صاحبزادیکو بہی حاصل نہ تہی چنانچہ بتول کی وجہ تسمیہ مین علماء لغت اور حدیث نے
بالاتفاق لکہا ہے کہ یہ لغت ہے سیدہ دوجہان کی کیونکہ اسکی اصل معنی ہین
جدا کرنا اور لغت آنکی یہ اسیواسطے ہے کہ یہ دنیا سے جدا کی گئی تہین طرف خدا کی
اور مثل اور عورتون کے نہ تہین یعنی حیض ونفاس سے منقطع اور پاک تہین تو تطبیق
اس آیت کی قطع نظر نقل روایت ہائے شان نزول بموجب لفظی ترجمہ اور لغت کے
بہی اور درحقیقت بہی انہین پانچ تنون کے لئے ہے اور سوائے انکے کسی عورت
مرد کے لئے نہین ہے الحق کلام الملوک ملوک الکلام جل جلالہ تعالی شانہ ماہر فطن
اور خبردار حقیقت ومعرفت لطافت اور رعایات اصلی اور حقیقی کو کلام جناب
باریکی غور اور خیال کرے سوا اسکے آگے چون وچرا اور توجیہات رکیکہ دبارۂ علمای
ظواہر کے قابل کان دہرنے کے نہین اصل اصل ہے اور بناوٹ بناوٹ ہے
رتبہ شناس اہلبیت کو بے خوف ملامت کرنیوالونکے اقوال پر غور وتامل چاہیے
خیال کرے کہ آیت مذکور مین حق سبحانہ تعالی نے بیت کو بغیر اضافت اور تقید کے
طرف مضاف الیہ کے فرمایا یعنی یون نہین ہے کہ اہلبیت رسول یا اہلبیت
نبی یا اہلبیت محمد جیسا کہ اسی آیت سے پہلی کی آیت مین جو خطاب تہا امہات
مومنین یعنی ازواج معظمات پیغمبر خدا کی طرف تو فرمایا یا نساء النبی یعنی اے
بیبیو نبی کی اور اس آیہ مین صرف اہلبیت فرمایا یعنی اے اہلبیت اور تفاسیر
فریقین سے کہ اوپر بہی دیکہہ چکے ہو یہ بات ظاہر ہے کہ چہہ مہینے بلکہ بعضون نے
لکہا ہے دس مہینے تک پیغمبر صاحب دروازہ پر جناب سیدۂ دوجہان کی صبح کی
وقت فرمایا کئے کہ الصلواۃ الصلواۃ یا اہل بیت النبوۃ چنانچہ اوپر مفصل لکہا گیا

اور بہی جامع بین الصحاح الستہ ابو الحسن مین تفصیل ہے اور عبد اللہ بن عمر نے بہی
ابو الحمرا سے بہت مفصل اِس خبر کو لکہا ہے تو معلوم ہوا کہ بیت سے مراد بیت
نبوۃ ہے کیونکہ اہل کے معنی ہین شخص اور صاحب اور مالک خانہ و مکان اور مالک
اور لائق کے معنون مین بہی مستعمل ہوتا ہے اور بیت کے معنی ہین گہر کے تو
اصل اہل یعنی مالک اور صاحب اور لائق خانہ نبوت کا نبی ہوگا اور آل اُسکی جو
گوشت پوست لہو استخوان اُسکے ہین حقیقۃً بہی اور حکماً بہی چنانچہ آیہ مباہلہ
وغیرہ سے مفصل ہویدا ہے کہ وہ علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ ہین تو اہل بیت سوا
اِن پانچ تنون کے اور کوئی نہین ہو سکتا یعنی نبی تو خود مالک نبوت اور باقی یہ
چارون نوری جسم ہین بموجب تفصیل و تفسیر خود ہمارے پیغمبر صاحب کی کہ حسب معتبر صدر
ظاہر ہے کہ اہل بیت نبوت کرکے چہ مہینے بلکہ دس مہینے تک انکو ارشاد فرمایا کیے
اور جب دعا جناب باریمین کی تو اللہم ہولاء اہل بیتی انہین چارون نوری جسمون کے
لئے کہا گیا۔ اور باہل تحقیق اور صاحب باطن بیت سے مراد بیت خدا یعنی خانہ خدا
یعنی مسجد کو کہتے ہین اور نفس الامر مین یہ بہی معنی متفرع اور حسبان ہین بیت
نبوت سے کما لا یخفی علی العارف الفطن ماہر فطن شرح حدیث قدسی کنت کنزاً مخفیاً
کو دیکہے جو فقیر نے بشرح و بسط پہلی ہدایت مین لکہی ہی تو کیفیت اس رمز کی
اشہاد ہے اور فی الواقع یہ معنی یعنی بیت سے مراد بیت خدا ہے نہایت مطابقت
کہاتی ہین حدیث سدّ الابواب سے کہ فریقین کے ہان بروایات متواترہ ثابت ہے
فضائل خاص مولائے مومنین مین فقیر نے بہی اُسکو شرح لکہا ہے مختصراً یہ کہ سب
لوگون کے دروازہ مسجد مین سے جسے خانہ خدا کہتے ہین بموجب فرمان خود

خدا سبحان کی مسدود ہو توقف کیئے گئے الا دروازہ جناب شاہ ولایت کا یعنی
پیغمبر صاحب اور جناب شاہ اولیا اور جناب حسنینؑ کے لیئے حکم تہا کہ جنب او غیر
جنب یعنی نہانے کی حاجت اور غیر نہانے کی حاجت ظاہری سے مسجد مین ہی
آوین جاوین چنانچہ حضرت موسیٰ اور انکے نایب حضرت ہارون اور اُنکی صاحبزادون
کے لیئے اسیطرح مسجد مین رہنے کا حکم تہا اور سوا انکے اور کسیکے لیئے یہ حکم نہ تہا کما صرح
فی مناقب ابن مغازلی شافعی وغیرہا اور جناب سیدہ دوجہان کا حال کتب احادیث
وسیر فریقین سے از بس ہویدا ہے کہ جناب ممدوحہ ہمیشہ باوصف تخدائی مثل
معصوم تا تخدا صاحبزادیون کے ہتین اور وجہ تسمیہ بتول مین حال طہارت ظاہری
چنانچہ سابق مین مفصل ذکر کیا گیا تو یہ لائق خانہ خدا مین یعنی اُس ہر حالت مین ہی
خانہ خدا کے اہل یعنی لائق ہین جس حالت مین کہ اور لوگ ممنوع ہین تو یہ اہل خانہ
خدا ہین اور اہل یعنی صاحب گھر کا ہر حالتین گھر مین رہ سکتا ہی تو اطلاق حقیقۃً اہلبیت
کا سوا اِن پانچ تنون کے کسی کے لیئے نہین ہو سکتا مگر جسکے لیئے یہ فرما دین۔
مسند احمد حنبل اور مناقب ابن مغازلی شافعی اور مودّات سید علی ہمدانی اور
مستدرک حاکم اور جمع بین الصحاح الستہ وغیرہا کتب کثیرہ معتبرہ سنت جماعت
اور ہی کتب شیعان اہلبیت غرض فریقین کے ماننے واضح ہے کہ فرمایا ہمارے
پیغمبر صاحب نے انا و علیٌّ من نور واحد و الحسنؑ و الحسینؑ نوران من نور رب العالمین
والفاطمۃ بضعۃ منی یعنی مین اور علیؑ ایک نور سے ہین اور حسنؑ و حسینؑ دونو نور ہین
پروردگار سے اور فاطمہ ٹکڑا میرے جگر کا ہے اگر ان احادیث کی توثیق اور شرح
و تفصیل طالب حق کو منظور ہو تو پہلے ہدایت اور ہدایات فضائل خاص ہر ایک

ان نوری جسمونمین دیکہی - اے عزیز نفس الامر مین جو انسان غور کرے تو کوئی
بشر انکے رتبہ کو نہین پا سکتا اور انکی کنہہ حقیقت کو نہین پہنچ سکتا صرف
اتنا نکتہ باخبر کو بس ہے وہ غور کرے کہ اگر یہ مثل اور بشرون کے ہوتے تو کیا
معنی کہ انکی نجاست ظاہری یعنی حالت نہانے کی حاجت کی بہی اور غیر اس کے
بہی یکسان ہو اور کیا معنی کہ ایک ظاہر مین عورت عورتونکی صورت تولد تناسل
سب عورتونکا سا اور حیض و نفاس اور ازالہ بکارت معدوم - اور حال اخلاق
انکا اور غصہ اور سختی کا کام نفرمانا پہلی ہدایت سے واضح ہے تو اے عزیز یہ محض
نور کبریا اور ظہور قدرت آلہی ہین اذہاب رجس یعنی لیجانا خشم اور عقاب اور قسم
کی پلیدی اور گناہ کا اور پاک رکہنا ہر گناہ سے غور کر جو انکے لئے صادق ہے سوا
ان کے کسکے اوپر صادق آتا ہے کون بشر ہے سوا ان کے جنسے ابتدائے تولد سے
تا کوچ کرنیکے اس جہانسے کوئی حرکت خلاف حکم آلہی نہین سرزد ہوئی یا کوئی
آیت کبہی عتاب آلہی کی نہین نازل ہوئی ہو ابتدائے تولد سے تا خاتمہ کالمہ غیر زمین
مصطفوی سے لب ظاہری بہی نہ آشنا ہوئی اور وقت تولد مریم و حوا اور حوران بہشتی
ملائک مقرب غسل دین کون بشر ہے سوا انکے اور کسکے لئے یہ طہارت ہے کہ فریقین کے
ہانسی یہ سب ہویدا ہے تو انسے یا ان جیسا طاہر اور افضل کسی بشر کو جاننا حقیقت
مین کتاب خدا اور فرمان رسول مجتبےٰ سے مخالفت کرنی ہے مطابق فریقین کے
کتب احادیث کی - اور بیت سے مراد خاص بیت اللہ یعنی خانہ کعبہ کہئے تو بہی
نہایت لطافتین اور حقیقت ہائے اصل معانی ہویدا ہین اور یہ بہی جسپانی ہے
مراد بیت نبوت سے اور مناسبت رکہتی ہین بشروع آیات سورہ توبہ سے

جیسے ہویدا ہی کہ جو کوئی ایمان نہ لاوے یعنی شہادت توحید خدا اور پیغمبری محمدؐ
مصطفےٰ نہ ادا کرے تو خانہ کعبہ مین نجاوے بالجملہ جو کوئی دین محمدی مین نہ داخل ہو اجازت
دخول خانہ کعبہ کے نہین اور دین محمدؐ اقرار یگانگت خدا اور پیغمبری محمدؐ
مصطفےٰ اور مودۃ قربےٰ یعنی ان اہلبیتؑ کی اور ادائے صوم و صلوٰۃ حج و
زکوٰۃ اور جہاد اور درود پیغمبر خدا پر ہے اور جو حکم حضرت نے فرمایا سچ ہے
اور درود ظاہر ہے کہ بغیر آل کے ناتمام ہے یعنی علیؑ و فاطمہؑ اور حسنینؑ اُس مین
شامل ہین چنانچہ تفسیر آیہ ان اللہ وملائکتہ سے بخوبی واضح ہے غرض دخول
کعبہ اوپر اختیار دین پیغمبر خدا کے یعنی ماننے پر اور اطاعت پر اُن کی ہے
اور جب تک دین محمدی کوئی شخص نہ اختیار کرے تو حج خانہ خدا سے ممنوع
ہے تو دخول خانہ خدا منحصر ہے اجازت مصطفوی پر یعنی جناب مصطفویؐ
اہل یعنی مالک اور صاحب خانہ کعبہ ہوئے اور بموجب احادیث انا و علی من
نور واحد اور من شجرۃ واحدۃ اور الفاطمۃ بضعۃ منی اور الحسن والحسین
ریحانتاے فی الدنیا والاخرۃ اور یا علی انت وارثی اور جسمک جسمی روحک
روحی حربک حربی اور انی حرب لمن حاربہم وسلم لمن سالمہم وغیرہ احادیث
کثیرہ ومتواترہ متفق علیہا کی کہ اپنی اپنی جگہہ ہر ایک حدیث باسناد صحیحہ شرح
کی گئی ہے یہ چارون تن نفس اور جسم اور روح اور جان اور جگر اور فرزند
وارث جناب مصطفوی ہین تو جیسے کہ اہل خانہ کعبہ کے ذات پاک مصطفویؐ
ہین ویسے ہی یہ ہوے کیونکہ یہ نسبت اور خصوصیتین اور کسی بشر کیواسطے
ساتھہ پیغمبر خدا کی ظاہر و باطن مین نہین جو کہ ان اجسام طاہرہ کو ہین تو یہ

پانچون تن خانہ خدا کی اہل پکارے گئی اور بعد نزول آیات توبہ کے ایک امر جو پیش آیا اسمین عجیب نکتہ اور لطافت اور باریکی ہے تاریخ مرات الجنان یافعی اور تاریخ طبری اور روضۃ الاحباب جمال الدین محدث اور مدارج النبوت شیخ عبد الحق دہلوی وغیرہا اکثر کتب تواریخ معتبر سنت جماعت اور کتب شیعہ سے صاف ہویدا ہے کہ جب قوت آیات توبہ نازل ہوئین تو جناب ابوبکر معہ چند اور اصحابون کے واسطے پہنچانے مضمون آیات مذکورہ کے بیت اللہ کو روانہ کئی گئے یہ ابھی تشریف لیگئے تھے کہ پروردگار عالم نے حضرت جبرئیل کو اپنے حبیب کے پاس بھیجا وہ فرمان رب العزت لائے کہ یا محمد اس پیغام کو چاہئے کہ تم خود لوگونکو پہنچاؤ یا کوئی شخص تم مین سے ہو اور تم جیسا چنانچہ کتب مذکورہ سے ہویدا ہے کہ جناب شاہ ولایت فوراً خاص ناقہ سواری حضرت مصطفوی پر بیت اللہ کو روانہ کئی گئے اور وہ آیتین حضرت ابوبکر سے لیکر آپ نے ابلاغ رسالت کیا کتب مبسوط مین فریقین کے ہان اگرچہ یہ مضمون بہت طمطراق سے ہین لیکن فقیر کو غرض اظہار اصل کنہہ حقیقت ہے نہ جھگڑہ منازعت نفسانی کے اور لطیفہ باریک تر اسمین یہ ہے کہ آیات مسطورہ مین یہ بھی مضمون ہے کہ بیت اللہ مین کوئی کافر نہ داخل ہو تو عقیل باخبر اس نکتہ کو دریافت کرے کہ منع دخول بیت سے اہل یعنی مالک و مختار بیت کو سزاوار ہے چنانچہ وہ ہی لطیفہ ظہور مین آیا اور اسی جگہہ سے ہے کہ ام المومنین حضرت ام سلمہ اور حضرت عائیشہ کو چادر مین آنحضرت نے نہ لیا بلکہ چادر گھسیٹ لی جیسا کہ حدیث صحیح مسلم وغیرہ سے بیان کیا گیا اور قطع نظر از مراتب مصرحہ اور چادر اور عبا کے یہان اطلاق اہلبیت مین خاص جناب شاہ ولایت پر ایک اور لطیفہ اور نکتہ ہے یعنی تولد بھی

آپ کا خاص خانہ کعبہ مین ہے اور نام بہی خدا تعالے نی اپنا آپ انکو دیا چنانچہ
دلائل النبوت اور شرف النبوت مودات سید علی ہمدانی شافعی وغیرہ کتب معتبرہ
سنت جماعت اور شیعہ سی جداگانہ بتشریح لکہا گیا ہے تو اہلبیت خاص بیت اللہ
اس طرح بیواسطہ بہی انکے لئے ہے چنانچہ تفصیل اسکی بحوالہ اسناد کتب فریقین انشاء اللہ
اہلبیت فضیلت علیؑ مین بیان ہوگی کہ حضرت عیسیٰ پیغمبر کی والدہ معظمہ تک کو
خانہ کعبہ مین جنے کا حکم نہوا اور انکا تولد وہین ہوا تو انسے زیادہ اہلبیت کا اطلاق
واسطے بیت اللہ کے اور کیا ہوگا کہ انکا تولد خاص اندرون بیت اللہ ہے یعنی
انکا نال بہی وہین گڑا ہے یہ مثل ازبس عموماً اور خصوصاً نہایت مشہور ہے
کہ جس شخص کو کسی جگہہ کی ملکیت و اہلیت کی نسبت دیتے ہین تو کہتے ہین
کیا تمہارا نال یہان گڑا ہے نفس الامر مین جو غور کرو تو اہل بیت اللہ ہونا مولائے
مومنین علیؑ ابن ابیطالب کا ہم بواسطے پیغمبر صاحب کے نفسیت اور اخوت اور
دامادی وغیرہ جمیع مراتب اور ہم بجہت تولد بالذات کس خوبی سے چسپان ہے
کہ انکا نال بہی وہان گڑا ہے اس سے زیادہ بالاتر نکتہ یہ ہے کہ شہادت بہی انکی
خاص خانہ خدا مین ہے جو صاحبزادون کے باپ اور بی بی صاحب کے شوہر ہین غرض
ان پانچون نوری جسمون کے لئے اہلبیت بیت اللہ کس کس لطافت سے واضح
ہے کہ سبحان اللہ وبحمدہ اب عارف خبیر اور ماہر فطن نظر بر تمامی مراتب حصر حصہ
بموجب مذاق اور فہمیدہ اہل ظواہر کے بہی یہ نکتہ خیال کرے کہ اہل خانہ خدا یعنی
مالک اور مالک اولا اور بالذات تو ذات بابرکات مصطفویؐ اور مرتضویؑ ہین
اور ثانیاً اور بالطبع وہ آل مصطفویؐ جنکی مودت بموجب نص حضرت رب العزت

کے واجب ہی یعنی فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ جنکو چادر اور عبا مین آنحضرتؐ نے لیا اور ہولاء اہلبیتی فرمایا ف واضح ہو کہ بعد استنباط مضامین کتب احادیث و تفاسیر فریقین کے ایسا ہویدا ہے کہ جب اطلاق مطلق لفظ اہلبیت کا یا لفظ اہلبیت مضاف طرف نبوت کے ہوتا ہے یعنی مثلاً کہا جاے اہلبیت جیسے کہ اس آیت مین ہے یا کہا جائے اہلبیت نبوت اور قائل اسکے خود پیغمبرؐ صاحب نہون تو یہ پانچون نوری جسم مراد ہوتی ہین اور جب لفظ اہلبیت مضاف طرف نام نامی خود پیغمبر صاحب کے ہوتا ہے یا پیغمبر صاحب خود ساتھہ اضافت کے طرف یاے متکلم کے یا بے اضافت ارشاد فرمادین تو یہ چار دن تن مراد ہوتے ہین جیسا کہ بموجب تصریحات جامع بین الصحاح الستہ وغیرہ مفصل اوپر لکھا گیا کہ چھہ مہینے بلکہ دس مہینے تک ہر روز صبح کو آپ دروازہ پر جناب سیدہؑ دوجہان کے فرمایا کئے تھے الصلوٰۃ الصلوٰۃ یا اہلبیت النبوۃ اور ان پر عبا ڈالکے اور روز مباہلہ ساتھہ لیجاتے ہوئے فرمایا ہولاء اہلبیتی اور جہان آنحضرت بضمیر جمع متکلم ارشاد فرماتے ہین یعنی مثلاً فرماتے ہین انا اہل البیت اذہب اللہ عنا الفواحش کما فی المودات لسید علی ہمدانی شافعی اور فرماتے ہین نحن اہل البیت لایقاس بنا احد کما فی کتاب انیس المتعبدین عن انس بن مالک تو اسوقت پانچون طاہر اجسام مراد ہوتے ہین اور بیت وہی بیت النبوت یا بیت اللہ یا بیت خدا۔ کتب تفاسیر اور احادیث فریقین سے واضح ہے کہ جسوقت تک یہ آیت وافی الہدایتہ نازل ہوئی تو صرف حسنینؑ تولد ہو چکے تھے یعنی جسکے بعد پھر نہین نازل ہوئی تو انکی اولاد مین جنکا کہ شامل ہونا اہلبیت

مین کتب احادیث فریقین سے ہویدا ہے اُسوقت تک کوئی اور صاحبزادہ اُنکا
نہی تولد نہین ہوچکا تہا شرح حدیث اثنا عشر خلیفہ مین فریقین کی تفاسیر و احادیث
کی کتابو نسی فقیر نے مشرح اور مفصل جداگانہ لکہا ہے کیونکہ حضرت مالک ہین
اس بیت کی اور مالک اپنی چیز کو خواہ حقیقتہً ہو خواہ حکماً بے شک اپنی طرف نسبت
کر سکتا ہی چنانچہ شیخ شہاب الدین دولت ابادی نے وہ باب مناقب مین لکہا ہے
فی الدرر لما نزلت انما یرید اللہ الاٰیۃ قال صلعم نزل ہذا الاٰیۃ فیّ و علیؑ و فاطمہؑ و الحسنؑ
و الحسینؑ یعنی تفسیر درر مین ہے کہ جب آیہ مذکور نازل ہوئی تو آنحضرت نے فرمایا
کہ یہ آیت نازل ہوئی بیچ حق میرے اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنینؑ کے وفی شرف النبوۃ
قال بقیع الحارث خادم رسول اللہ کان رسول اللہ یجیٔ عند کل صلوٰۃ الفجر بعصاۃ
باب فاطمہ ثم قال الصلوٰۃ رحمکم اللہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و
یطہرکم تطہیرا و قالت العائشۃ و ام سلمہ قال رسول لعلیؑ و فاطمہؑ و الحسنؑ و الحسینؑ
ہولاء اہل بیتی انتہے خلاصہ معنی یہ کہ شرف النبوۃ مین ہے کہ بقیع حارث خادم
پیغمبر صاحب کا کہتا ہے کہ پیغمبر صاحب ہر صبح کی نماز کے وقت تشریف لاتی
تہے اور پردہ دروازہ جناب سیدہ دوجہان کا پکڑتے تہے اور فرماتے تہے نماز
کو اٹہو یاد رود پڑہو رحمت بہیجے خدا تمکو جز این نیست کہ ارادہ کرتا ہے خدا تاکہ
لیجاوے تمسے ہر قسم کی پلیدی اے اہلبیت اور حضرت عائیشہ اور ام سلمہ
فرماتی ہین کہ آنحضرت نے فرمایا واسطے علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ کے یہ ہین اہلبیت
میری اور مودات سید علی ہمدانی شافعی وغیرہ سے پہلی ہدایت مین وہ حدیث
مذکور ہوئی ہے کہ فرمایا پیغمبر صاحب نے انا اہل البیت اذہب اللہ عنا الفواحش

تفصیل اسی آیت کی ہی اور تفسیر ہے یرید اللہ لیذہب کی۔ ای عزیز قرآن مجمل ہے
اور قول رسول مفصل ہے یعنی مراد اذہاب رجس اور تطہیر سے یہ ہے کہ خدا تعالے نے
رجس اور فحش کو انسے لیگیا اور پاک کیا انکو اور ہویدا ہے اس جگہہ کہ جہان آنحضرت
ہم اہلبیت بصیغہ جمع فرماتے ہین اور وہان ذکر اذہاب گناہ وغیرہ ہر قسم کی قبایح
کا ہوتا ہے تو یہی نوری اجسام ساتھہ پیغمبر کے مراد ہوتی ہین اور ہویدا ہے کہ بیت
وہی بیت مرقومہ مصرحہ صدر ہی اور باقی چون وچرا اور لیت ولعل محض نفسانی و
ظن شیطانی ہین اور جو حدیث کوئی خلاف اُسکے ہو وہ زمان بنی امیہ کی موضوع جاننا
چاہیے کسواسطے کہ فریقین کی کتب معتبرہ سے باتفاق یہ حدیث ثابت ہے کہ پیغمبر
صاحب خود فرماتے ہین کہ جو حدیث ہماری نام سے سُنو اُسی تطبیق کتاب خدا سے کرو
اگر مضمون اُسکا مطابق اُسکے پاؤ تو جانو کہ بے شک ہمارا قول ہے نہین تو اُسی
صحیح مت جانو بلکہ موضوع جانو اور یہی فرمایا ہے کہ قرآن کلام صامت ہی اور ہم یعنی
اہلبیت کلام ناطق ہین یعنی جو اجمال و ابہام اور متشابہات اور اطلاق اور تقیید
اور عموم اور خصوص اور ناسخ و منسوخ اور مجاز اور مشترک اور مشکک اور مانند
اسکے اسمین ہین قول اہلبیت مفسر اُسکا ہے ای عزیز اسی جگہہ سے ہے کہ اہل البیت
ابصر بما فی البیت یعنی صاحب خانہ بہتر بصیرت رکھتا ہے اور بہتر جانتا ہے اس
چیز کو کہ گھر مین ہے یعنی گھر والا گھر کی بات چیت سب چیز کو خوب جانتا ہی یہی تیرہ کامل
عارف قطب الدین انصاری شیرازی شافعی اپنی مکاتیب العبید مین قصہ طویل کہے
فرماتے ہین کہ جناب شاہ ولایت نے فرمایا کہ انا کلام اللہ الناطق وہذا کلام اللہ الصامت
تو اے عزیز غور کر ابی سعید خدری اور ابی الحمرا و غیرہ صحابی اور راویان معتبر اور موجب

صاحبزادیکو بہی حاصل نہ تہی چنانچہ بتول کی وجہ تسمیہ مین علماء لغت اور حدیث نے
بالاتفاق لکہا ہے کہ یہ لغت ہے سیدہ دوجہان کی کیونکہ اسکی اصل معنی ہین بتل
جدا کرنا اور لغت اُنکی یہ اسیواسطے ہے کہ یہ دنیا سے جدا کی گئی تہین طرف خدا کی
اور مثل اور عورتون کے نہ تہین یعنی حیض و نفاس سے منقطع اور پاک تہین تو تطبیق
اس آیت کی قطع نظر نقل روایت ہاے شان نزول بموجب لفظی ترجمہ اور لغت کے
بہی اور درحقیقت بہی انہین پانچ تنون کے لئے ہے اور سواے اُنکے کسی عورت
مرد کے لئے نہین ہے الحق کلام الملوک ملوک الکلام جل جلالہ تعالی شانہ ماہر فطن
اور خبردار حقیقت و معرفت لطافت اور رعایات اصلی اور حقیقی کو کلام جناب
باریکی غور اور خیال کرے سوا اسکے آگے چون وچرا اور توجیہات رکیکہ و بارِدہ علماء
ظواہر کے قابل کان دہرنے کے نہین اصل اصل ہے اور بناوٹ بناوٹ ہے
رتبہ شناس اہلبیت کو بے خوف ملامت کرنیوالونکے اقوال پر غور و تامل چاہیے
خیال کرے کہ آیت مذکور مین حق سبحانہ تعالے نے بیت کو بغیر اضافت اور تقید کے
طرف مضاف الیہ کے فرمایا یعنی یون نہین ہے کہ اہلبیت رسول یا اہلبیت
نبی یا اہلبیت محمد جیسا کہ اسی آیت سے پہلی کی آیت مین جو خطاب تہا امہات
مومنین یعنی ازواج معظمات پیغمبر خدا کی طرف تو فرمایا یا نساء النبی یعنی اے
بیبیو نبی کی اور اس آیہ مین صرف اہلبیت فرمایا یعنی اے اہلبیت اور تفاسیر
و یقین سے کہ اوپر بہی دیکہہ چکے ہو یہ بات ظاہر ہے کہ چہ مہینے بلکہ بعضون نے
لکہا ہے دس مہینے تک پیغمبر صاحب دروازہ پر جناب سیدہ دوجہان کے صبح کے
وقت فرمایا کئے کہ الصلوٰۃ الصلوٰۃ یا اہل بیت النبوۃ چنانچہ اوپر مفصل لکہا گیا

کیونکہ صاف مخالفِ قرآن اور خلاف اقوال و افعال رسولِ منان ہی جو بحد تواتر کو
پہنچے ہین اکثر علمائے اپنی اپنی طرح اس مقام مین لکہا ہے فقیر اگرچہ اوپر لکہہ آیا ہی
لیکن چونکہ اس تذکار طاہرہ کو اور تکرار ذکر کو بہترین عبادت بموجب احادیث
رسول مقبول جانتا ہے اس لئے اکثر دنکی قول کہ ہر ایک مین اپنی طرح کی تازگی
اور لذت ہی لکہتا ہے چنانچہ واضح ہو کہ شیخ شہاب الدین دولت آبادی
نے باب ششم دہ باب مین جو لکہا ہے ترجمہ اسکا یہ ہے انما کلمہ واسطے حصر کے
ہی اور ثابت کرنے مابعد اور نفی ماسوا اسکے اور یرید ارادہ سے ہی مراد اُسکی
یہ ہی کہ بے شک ارادہ ہونیوالا ہے اللّٰہ اسم ذات ہی جو مستجمع ہے جمیع
صفات کمال کو لیذہب لام بمعنی کے ہی اور وہ واسطے حکمت کے ہی اور وہ
حکمت ہے ہونیوالی اس لئے کہ افعال جناب باری معلل باغراض نہین اور
یذہب اذہاب سی ہی اور واسطے مبالغہ کے اور اسی سے مذہوب بہی ہے
اور یہ ذکر کیا جاتا ہے محل عدم مین اور عنکم واسطے دوری اور تجاوز کے ہی اور کم
واسطے خطاب کے جسوقت کہ بیچ حق مومنو کے ہو تو واسطے کمال لطف کے ہے
اور جسوقت بیچ حق کافرون کے ہو تو واسطے کمال قہر کے اور رجس عذاب اور
پلیدی اور گندگی اور جو شے کہ نجس ہو اور اہل البیت اے علیؑ و فاطمہؑ و ابناہما
اور تخصیص ذکر کی قرآن مین مقتضے ہے تعظیم کی کہ قول ہے اللّٰہ تعالےٰ کا
اربعۃ حرم یعنی چار بزرگ ہین یطہرکم تطہیرا تاکید ہے اولیٰ کی کیونکہ جب رجس لیگیا
تو پاک ہوئے پہر جو تطہیر مکرر ہے تو تاکید ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ
پاکی آدمیونکی ایمان سے ہی اور یہی ہے زاہدیہ مین یہان تمام ہوا ترجمہ بعینہا

مقام مقصود کا۔ الحق صدق اللہ جل جلالہٗ لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین
کلام ایزد منان ہر قسم کے لوگونکی تشفی اور تسکین دینے والا ہے یعنی اگر اہل حقیقت
بمقتضاے صفائی طینت اور حقیقت کے بموجب اپنی عقول کے سمجہین تب بہی
کلام ایزد منان سے اصل حقیقت ظاہر ہوتی ہے اور جو اہل ظواہر بموجب اپنی
عقول کے سمجہہ سکین تب بہی اصل حقیقت کہلجاتی ہے وللہ در القائل فی رخانہ
اگر کس ہست یک حرف بس ست عنایت الہی شرط ہے اگر منصف باخبر غور
کرے تو بموجب مذاق اور فہمید اہل ظواہر کے بہی یعنی بیت سے اگر مراد چار دیواری
اور مکانات خشت وگل اور چوب کڑی وغیرہ کہے جاوے تو بہی اصل حقیقت
پوشیدہ نہین رہتی اور حقیت خاص اہلبیت طاہرہ خاصان حضرت باریمین
کسیطرح کا خلل اور خدشہ نہین آسکتا ہے اور منصف باخبر حق تلفی اہلبیت مین
کسیطرح نہین خیال کرسکتا کسواسطے کہ حدیث ام المومنین حضرت ام سلمہ اور
واثلہ بن اصقع روایات متواترہ متکاثرہ موجودہ کتب فریقین سے یہ بات بعیدا
ہے کہ یہ آیت اسدن نازل ہوئی جسدن کہ پیغمبر صاحب جناب ام المومنین
معظمہ منظورہ کے گہر مین تشریف رکہتے تہے اگرچہ حدیث مسطور بہت طویل ہے
فقیر حرزا للطوالت لطریق اختصار اور خلاصہ لکہتا ہے المختصر یہ کہ ام المومنین
حضرت ام سلمہ فرماتی ہین کہ علیؑ و فاطمہؑ اور حسنینؑ کہ دونو صاحبزادہ صغیر سن
تہے دروازہ پر تہے سو اسوقت آنحضرت نے مجکو حکم دیا کہ تم کہڑے ہو دُ
دروازہ پر جاؤ اور میری اہلبیت کو میری پاس بہیجدو مسند احمد حنبل مین ہے
بہی روایت ہے کہ ام المومنین ام سلمہ فرماتی ہین کہ مین دروازہ پر نماز پڑہتی تہی

الغرض دونو صاحبزادہ اور جناب شاہ ولایت اور جناب سیدہ دوجہان حضور
آنحضرت مین حاضر ہوئے آپ نے صاحبزادونکو بغل مین لے لیا اور چومتے تھے
دونو صاحبزادونکو۔ اور ایک ہاتھہ گلے مین حضرت علی کے ڈالدیا اور ایک ہاتھہ
گلے مین جناب سیدہ دوجہان کے اور چومتے تھے پیشانی جناب سیدہ دوجہان کی
غرض آگے پیچھے بٹھایا ان چارون صاحبونکو اور اپنی عبائے مبارک یا چادر علے
اختلاف الروایات ان چارون نوری جسمون کو اوڑہا کر یہ فرمایا اللھم الیک لا
الی النار انا و اھلبیتی یعنی یا بار خدایا طرف تیری نہ طرف آگ کے اور ہین اہلبیت
میری اور بموجب ایک روایت کے فرمایا اللھم انا ھولار آل محمد فاجعل صلوٰتک
برکاتک علی محمد و علی آل محمد انک حمید مجید یعنی اے بار خدایا یہ ہین آل محمد کی گردان
تو درود اور رحمت اپنی اور برکتین اپنی اوپر محمد اور آل محمد کی تحقیق تو حمد کیا گیا ہے
بزرگ اور بموجب ایک روایت کے فرمایا اللھم ھولار اہلی اللھم ھولار احق یعنی یا بار خدایا یہ ہین
اہلبیت میری یا بار خدایا یہ ہین حقدار اور بموجب ایک روایت کے فرمایا اللھم
ھولار اہلبیتی یعنی اے بار خدایا یہ ہین اہلبیت میری اور بالجملہ معلوم ہوتا ہے کہ
اُس دن اُسی وقت یہ آیت وافی الھدایت نازل ہوئی تھے کہ یہ کلمات آپ
فرماتے تھے اور یہ آیت آپ تلاوت کرتے تھے انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس
اہل البیت و یطہرکم تطہیرا۔ جناب ام المومنین فرماتے ہین کہ مینے مدد انہ پر سے
انکو چاہا کہ چادر کا کونہ اُٹھا کر داخل اِس چادر کے ہوون آپنے فرمایا کہ تم داخل ہو ساتھ
اِن کے مینے عرض کی کہ یا حضرت کیا مین نہین ہون اہلبیت تمہاری ارشاد
کیا کہ تم بی بی ہو میری البتہ تم بھی نیکی پر ہو اہلبیت میری یہ ہین یعنی داخل اِس

فضیلت آیۂ تطہیر مین ساتہہ میرے یہ ہین غرض طُرق متواترہ سے یہ حدیث بحد
تواتر کو پہنچی ہے بلکہ بموجب تصریح صحیح مسلم وغیرہ اوپر بہی گذرا کہ حضرت عائیشہ
نے بہی چادر کا کونہ دوڑ کر اہٹا کے اندر داخل ہونا چاہا تہا کہ آنحضرت نے چادر کہسیٹ
کے صرف اتنا فرمایا کہ تم باہر چادر کے ہو جاؤ اور تمام طُرق احادیث کے مضامین سے
واضح ہی کہ گہر مین تو جناب ام سلمہ کے حجرہ مین یہ نازل ہوئی اور یہ حضرت عائیشہ
سے جو روایت ہی تو روز مباہلہ کا اور اور دونوکا ذکر ہے کہ جب حضرت نے ان
چارون نوری جسمون کو چادر مین لیا تب یہ آیت پڑہے اور اللہم ان ہولاء اہلبیتی
فرمایا اور یہ اسوقت کا ذکر ہے جسوقت واسطے مباہلہ کے آنحضرت تشریف لیچلی
تہے بالجملہ یہان جو مقصود و مطلوب ہے وہ صرف اتنا ہی اور ہویدا ہے کہ لیکن
جو آیت نازل ہوئی تو ام المومنین حضرت ام سلمہ کے گہر مین ہوئی اور اسوقت
انہین بہی دروازہ پر بیٹہا دیا تہا اور حال انہین ام المومنین تک کی عرض کرنیکا
بلکہ جدا اسکی بہی حضرت عائشہ ام المومنین تک کی عرض کرنیکا اور آنحضرت کا
جواب دینا بلکہ چادر کا کہسیٹ لینا سابق بہی اور اب بہی مکرر اور مفصل ظاہر
ہے تو بموجب مذاق اہل ظواہر کے بہی جو صرف اینٹ مٹی ہی سے گہر مراد ہونیکا
[illegible] کہین حقیر عرض کرتا ہے کہ نظر بر مصرحات تمام معانی مصرحہ آیت مذکورہ
یعنی اذہاب رجس اور تطہیر تمام عیوب ظاہری اور باطنی کے اور وقت نزول آیت کی
خصوصیت گہر مین ہونا صرف انہین پانچون نوری جسمونکا اور ام المومنین تک دروازہ
پر بیٹہا دینا یا خبر کر دینا پیغمبر صاحب کا منصف جبیر دیکہی کہ سوا ان پانچون اجسام
نوری موجودہ اندرون بیت مذکورہ کے اور کون داخل ہو سکتا ہے اور تصریحات

اور تفسیرات خود پیغمبر صاحب کی اور اجماع تمام بنی ہاشم اور اہلبیتؑ کا اور گواہیان
امہات مومنین کی جو کہ مفصل مذکور ہین علاوہ اسکے ۔ غرض فقیر کی معاذ اللہ کسر
شان امہات مومنین نہین بلکہ غرض فقیر کی اظہار فضایل اہل بیت حقیقی اور اصلی
کا ہے اس آیت مین سوا ان پانچون نوری جسمون کے غیر کو تصور کرنا کسر شان
بلکہ غصب حقیت انکی ہے فضائل امہات مومنین علاوہ اسکے اور اپنی جگہہ مذکور
ہین مثلا وہ بموجب حکم پاک پروردگار کے امہات مومنین پکاری گئین کیا
طلاق دینے پر پیغمبر صاحب کے کیا بعد وفات حضرت کی ہر حال مین اور ون پر
نکاح بہی انسے حرام ہے لیکن اُن نوری جسمون اور حقیقی اہلبیتؑ سے کیا امہات
مومنین اور کیا غیر ان کے کوئی بشر کیا ذات مین اور کیا صفات مین کوئی لگا
نہین کہا سکتا چنانچہ حدیث لا یقاس بنا احد یعنی فرمایا آنحضرتؐ نے کہ نہین
قیاس کیا جاتا کوئی شخص اوپر ہمارے چنانچہ مفصل اوپر ذکر کیا گیا کہ یہ کلمہ نسبت
انہین پانچون نوری جسمون کے فرمایا شاہد عادل قول فقیر ہے اور نزول آیات
عتاب اور صدور مناکر ومنا ہے انکی اغیار کا تا بعضی امہات مومنین اور اکثر
صحابہ کبار مشہور مقربین تک بہی بسا اوقات از بس ہویدا ہے ای عزیز تو تو
مین مین نفسانی اور منازعات وساوس شیطانی مین پڑنا محض خانہ ایمان کو
برباد دینا اور اینٹ کا گھر مٹی کرنا ہے غور چاہیے کہ علم الٰہی مین موجود تہا کہ ہماری
مخلوقات مین اس فرقات وصفات کے لوگ بہی پیدا ہونگے کہ وہ ایسے پیارے
پیغمبر کی خاص عترت واہلبیتؑ طاہرہ کی حقیت فضائل خاصہ مین امتی اسکی ہو کر
قصور کرین گے تو اسنے سب قسم کے لوگونکی صفا شکنی اور تشفی کے واسطے

کوئی دقیقہ اور درجہ باقی نہ چھوڑا تاکہ کسیکو چون وچرا اور لیت ولعل کی گنجایش
نہو ہے ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور بالجملہ نظر بر مصرحات صدر اگر گھر ہی
اینٹ مٹی کا خیال کیا جاوے تو بہی واضح ہوا کہ وہ اسوقت کا گھر خاص ہو گیا تہین
یہ پانچون نوری جسم اسوقت تشریف رکہتے تہے اور آیت نازل ہوئی تو آیت
نسبت ان خمسہ موجودہ کے نازل ہوئی یعنی یہ معنی ہوئے کہ اے جو لوگ اسوقت
اس گھر مین ہو اور وہ یہی پانچون نوری جسم تہے بلکہ حضرت ام سلمہ کہ خاص
گھر انکا تہا دروازہ پر تشریف رکہتی تہین وقت تلاوت کرنے آنحضرت کے
اسی آیت کو حجرہ کے اندر تشریف لیگئین اور چادر کا کونہ اٹھایا۔ اہل ظواہر
دیکہہ لین اوپر بہی ذکر ہو چکا ہے کہ اضافت بیت یعنی گھر کی طرف نام نامی
نبی کا اسجگہہ نہین ہے کہ وہ اہلبیت ازواج نبی کو تصور کرکے انکی طرف خطاب
اہلبیت خیال کرسکین جیسا کہ اسی آیت کے سابق جو آیہ کہ خاص ازواج مطہرہ
کے حق مین ہے صاف اضافت نسار کی طرف نام نامی آنحضرت موجود ہے
یعنی خدا تعالے فرماتا ہے یا نساء النبی اور بہت ظاہر بات ہے کہ ضمیر خطاب
بہی جمع مذکر کی ہے سب کوئی جانتا ہے کہ ازواج معظمات نبی کی مذکر نہین اور
یہ بہی اہل ظواہر نہین کہہ سکتے کہ مخاطبین چند اشخاص مذکر ہین چند مونث تاکہ
احتمال تغلیب بہے کافی ہو اگر ایک مونث اور چند مذکر ہوتی تو بہی احتمال اہل ظواہر قابل
کان دہرنے کے ہوتا اور قطع نظر ان باتون کے اگر کوئی بسبب غباوت طبع اور
وساوس طمع و ہوا نفس محبت دین و اقوال اسلاف اپنی کے بالفرض والتقدیر
صراحتہ انکار بداہتہ کا کرے اور تحکماً یہان اہلبیت کو اہلبیت نبی اہالی خانہ نبی

ظاہر کرے تو بھی ظاہر ہے کہ معنی نہایت بے ربط بلکہ خبط ہو جاتی ہین کیونکہ اہل
خانہ نبی کیطرف خطاب ہوگا تو پھر ظاہر ہے کہ نبی خود نیچے اس خطاب کے داخل نہین
ہو سکتے کیونکہ کیا عرب کیا عجم کیا ہندی کیا کسی زبان والا ہو سب کوئی جانتا ہے
کہ مثلاً جب کوئی شخص کہے کہ اے نبی کی بیبیو تو خطاب اُن بیبیون کی طرف ہوے گا
نہ نبی کی طرف تو جا ہے کہ نبی شامل اس خطاب مین نہون تو اس فضیلت اذہاب
رجس اور تطہیر مین بھی نبی معاذ اللہ بموجب تجویز رائی اہل ظواہر کے داخل
نہون اور یہ بات بھی سب مسلمانونکے ہان باطل ہے بلکہ کتب فریقین کی احادیث
متواترہ و متکاثرہ سے ہویدا ہے کہ پیغمبر صاحب خود بھی اس آیت مین شامل ہین
اور چار نوری جسم علی و فاطمہ اور حسنین اور اگر بفرض و تقدیر اقوال منکرین ہدایت
بموجب عقیدہ اور ظن فاسد مکذبین احادیث متواترہ خاتم الرسالۃ کے اہلبیت
سے تمام رہنے والے بیت نبی کے مراد لئے جائین تو کچھہ تخصیص صرف ازواج مطہرات
نبی یا اولاد نبی یا اقربا نبی کی نہین ظاہر ہوتی بلکہ جو رہنے والے نبی کے گھر کے ہون
خواہ بی بی خواہ بیٹے خواہ لے پالک خواہ لونڈی خواہ غلام سب شامل ہوتے ہین
کیونکہ لفظ اہلبیت اہل ظواہر پر بھی ظاہر ہے کہ عام ہے تو معنی یون ہونگے کہ خدا
ارادہ کرتا ہے کہ لیجاوے سب قسم کے گناہ اور عیوب تمسے اے نبی کے گھر کے رہنے والو
یعنی جو لوگ نبی کے گھر مین رہتے ہو یعنی کیا بی بی کیا لونڈی کیا غلام کیا نوکر کیا چاکر
غرض جو پیغمبر کے گھر مین رہتے ہون وہ اذہاب رجس اور تطہیر مین سب یکسان ہون
یعنی ہر قسم کے گناہ سے طاہر ہون اور یہ بات بالاتفاق کیا سنی کیا شیعہ سب
مسلمانونکے نزدیک محض باطل ہے کیونکہ تفسیر زاہدی اور مدارک وغیرہ تفاسیر کثیرہ

اور کتب صحاح احادیث اہل سنت جماعت اور کتب تفاسیر و حدیث شیعہ اور سب کے
ہا لتیسی ہویدا ہی کہ بعد نزول اِس آیت کے خاص بعض بعض اصحاب کبار اور امہات مومنین
سے خاص حالت حیات آنحضرت مین اکثر ایسی باتین خلاف حکم خدا اور رسول کے
اس قسم کی صادر ہوئین کہ آیات عتاب اونکے لیے بارہا نازل ہوئین اور بعد وفات آنحضرت
کے بہی ایسی باتین اکثر ونسے واقع ہوئین کہ وہ بالصراحتہ خلاف حکم خدا اور رسول ہین
چونکہ فقیر کو غرض تفصیل بیان مثالب اور معایب سے نہین اسلیئے تشریح اور تصریح
ایسی باتون کی خلاف مقصود عقیدہ جانتا ہے لیکن حسب ضرورت بطریق بیان
واقع نظر بر ابطال مساوات اہلبیتِ طاہرہ اور انکی اغیار کی یہ مقصودِ اظہار فضایل
اہلبیتِ طاہرہ اصلی اور حقیقی کے مناسب مقام اور ضروری اصل بہام مختصراً
اور مجملاً مجبور لکہدیتا ہے ۔ تفسیر زاہدی وغیرہ کتب سنت جماعت سے بیچ تفسیر
آیہ وقد صغت قلوبکما کی ہویدا ہے کہ یہ آیت بیچ حق جناب ام المومنین حضرت
عائشہ اور حضرت حفصہ کے نازل ہوئی جسوقت کہ اِن دونو ام المومنین سے نے
خلاف فرمان رسولِ منان آنحضرت کے بہید کی باتین افشا کرین تو خدا تعالیٰ نے
نے پیغمبر صاحب کو خبر دی اور اِس آیت سے اِن دونون بیبیون کے حق مین
خطابِ عتاب فرمایا یعنی اے بی بی عائشہ اور اے بی بی حفصہ تحقیق قلب تمہاری
تو اور راہ صلاح حق سے منحرف ہو گئے یعنی پہر گئے اور ابتدا اِس قصہ کی جمال الدین
محدث نے دفتر اول روضۃ الاحباب مین اور محقق دہلوی شیخ عبد الحق صاحب
مدارج اور عبد البر صاحب استیعاب وغیرہم نے جو بہت تفصیل سے لکہی ہی خلاصہ
سبکا یہ ہے کہ پیغمبر صاحب شہد کو بہت برغبت تناول فرماتے تہے اور ام المومنین

زینب بنت جحش اکثر حضرت کے لیے واسطے رضا جوئی آنحضرت کے
چھوڑتی تہین تو حضرت کو بسبب اس کام کے اُن کے پاس زیادہ دیر لگتی تہی
ان دونو ام المومنین نے آپسمین موافقت کر کے یہ بات بنائی کہ معاذ اللہ
ہم دونو مین سے جسکے پاس پیغمبر صاحب تشریف لاوین تو ہر ایک کہوے کہ یا
حضرت آپ کے دہن مبارک سے مغافیر کی بو آتی ہے کہ جسکی بو کو کر ہنگرہ کی سی ہوتی ہے
چونکہ اُسکی بو بہت مکروہ طبع ہوتی ہے اور پیغمبر صاحب ایسی بو سے پرہیز کرتے تہے
تو آپ اُنکی پاس کا جانا چھوڑ دینگے غرض انہون نے بموجب اپنے مشورہ کے کام
فرمایا اور انجام کار پیغمبر صاحب نے جو کچھ بطور راز کی فرمایا اُسے افشا کر دیا تب آیت
عتاب نازل ہوئی چنانچہ عبارت جمال الدین محدث دفتر اول روضۃ الاحباب کی
کہ فارسی بہت صاف ہے بعینہ اس مقام کے لکھی جاتی ہے کہ واقعہ سال نہم
از ہجرت مین ہے عسل برای زینب جحش بہ ہدیہ آوردہ بودند و وے برای
آن سرور نگاہ داشتہ بود چہ عسل را دوست میداشت وچون حضرت بہ نزد
او می رفت شربت عسل برای وی میکرد و بنا بر آنکہ عسل دیر آب میشود زیادہ بر بود
در خانہ او توقفی واقع میشد عائشہ گوید من و حفصہ باہم موافقت نمودہ با یکدیگر
گفتیم کہ حضرت بر ہر کدام از ما کہ در آید باید کہ بگوید از تو بوئے مغافیر می شنویم مگر
مغافیر خوردہ و مغافیر جمع مغفور است و مغفور صمغ درخت عرفط است و عرفط درختی ست از قسم گون
کہ رائحہ کریہہ دارد وحال آنکہ حضرت از چیزہائے کہ بوئی بد داشت محترز میبود کہ چہ با ملایکہ
در گفت وشنید بود و ایشان از روائح خبیثہ متاذی می شوند چنانچہ بنی آدم
متاذی مے شوند القصہ حضرت بر یکے از ایشان در آمد وے آن سخن را چنانکہ

مغفور بود گفت حضرت فرمود مغافیر نخورده ام بلکه شربت عسل آشامیده ام پیش
زینب بنت جحش آن زن گفت جرست نحلته العرفط یعنی چریده است زنبور
این عسل در درخت عرفط فرمود چون چنین است دیگر هرگز ازان عسل نیاشامم
ودر روایتی آنکه فرمود سوگند خوردم که ازان عسل دیگر نیاشامم ولیکن این سخن را با
هیچکس مگوئے آن زن قبول نمود فاما بقول خویش وفا نکرده بان دیگرے گفت
جبرئیل آمد و آیت آورد انتہے کلامہ۔ اور احادیث صحیحہ میں ظاہر ہے کہ بسبب ام المومنین
ماریہ قبطیہ کی پیغمبر صاحب کی خدمت میں حاضر ہونیکی حضرت حفصہ بہت خفا
ہوئیں اور آخر خود بھی اور حضرت عائشہ بھی مرتکب خلاف فرمان رسول مقبول
اور مورد عتاب الٰہی ہوئیں چنانچہ صحیح مسلم وغیرہ کتب احادیث اور تفسیر زاہدی
سے ہویدا ہے عبارت دفتر اول روضۃ الاحباب اس مقام کی بھی حفظ اللطوالت
لکھی جاتی ہے یہ عبارت بھی عبارۃ و معانقہ کے بعد قریب ہے سید عالم در خانہ حفصہ
بود وے باذن آن سرور بدیدن پدر از خانہ برون رفت حضرت فرستاد و
کنیز کے سریہ خود را ماریہ قبطیہ بآنجا طلبید و باوے صحبت داشت چون حفصہ
مراجعت نمود دید کہ در حجرہ وے بستہ است لحظہ توقف کرد آن سرور در خانہ
را کشاد و بیرون آمد حفصہ گریہ آغاز کرد دیا حضرت معاتبہ نمود و در روایتے آنکہ
گفت یا رسول اللہ در خانہ من در فراش من با کنیز کے صحبت میداری و در روایتی
آنکہ گفت از میان ازواج اینکار بہ نسبت با من بجائے آرے پیغمبر گفت
راضی نیستی بکہ او را بر خود حرام گردانم گفت ہستم پس فرمود کہ او را بر خود حرام گردانیدم
حفصہ گفت چگونہ حرام می سازی بر خود چیزے کہ خداوند تعالٰے بر تو حلال گردانیدہ

فرمود که بخدا سوگند که بوے نزدیکی نکنم ولیکن این سخن نزد تو امانت باشد باید که با
هیچکس نگوئی حفصه قبول نمود و چون حضرت برون رفت دیواریکه میانه او و عایشه
بود بدست خویش بزد تا عائیشه واقف شد و بیاید و حفصه آن سخن را با وے گفت
و در روایتے آنکه حفصه بخانه عائشه رفت و گفت بشارت باد ترا که حضرت کنیزک قبطیه
خود را بر خویشتن حرام ساخت و از و خلاص گشتیم و چون عائشه با آنحضرت ملاقات
نمود بر سبیل تعریض گفت یا رسول الله روز نوبت من با کنیزک یعنی ماریه صحبت دار تا
باقی روزہاے مرزنان ترا سالم ماند جبرئیل آمد و آیات اوایل سورۂ تحریم آورد چنانچه سابقا
مذکور شد آن سرور حفصه را فرمود نگفته بودم که هیچکس را خبردار نکنی روا باشد که این
سر را افاش کردی گفت ترا که خبردار گردانیده فرمود خداوند دانا و باریک بین مرا خبرداد
چنانچه آیت کریمه وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ
وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ
اَنْبَاَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ اِنْ تَتُوْبَا اِلَی اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا
وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَیْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ
بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ از آن خبر میدهد۔ تمام ہوا کلام صاحب روضۃ الاحباب کا اور معنی
تمام آیت مذکورہ کے یہ ہیں جس وقت بھید کہا نبی نے طرف بعض کے بیبیوں اپنی سے
یعنی بھید کی طرح سے بات کہی پس ظاہر کر دیا اُس بی بی نے اُسے اور ظاہر کیا خدا نے
اس بات کو اوپر پیغمبر کے تو جتایا پیغمبر نے بعضے بات کو اور روگردانی کی بعض سے
پس جبکہ خبردار کیا پیغمبر نے اُس بی بی کو ساتھ اُس افشا کرنے کے تو کہنے لگی کس نے
جتایا ہی تجھ کو یہ بات پیغمبر صاحب نے کہا جتایا مجھکو جاننے والے خبردار نے یعنی

خدا تعالے نے اگر توبہ کرو تم دونو طرف خدا تعالے کے پس تحقیق خوار اور برگشتہ ہو گئی
قلب تمہارے اور اگر مدد کرو تم دونو اوپر اُسی ارادہ کی پس تحقیق اللہ تعالے وہ یار و
مددگار ہے اُسکا اور جبرئیل اور صالح المومنین اُسکے یار و مددگار ہیں اور تمام فرشتے
بعد اُسکے مددگار ہیں پیغمبر صاحب کے۔ واضح ہو کہ تفسیر کواشی اور کتاب حلیۃ الاولیاء
حافظ ابی نعیم اصفہانی وغیرہ کتب علماء سنت جماعت میں اور تمام کتب تفاسیر
شیعہ میں ہے کہ مراد صالح المومنین سے امیر المومنین علی ابن ابیطالب ہیں۔ اور تفسیر زاہدی
میں بھی ہے وَاِنْ تَظَاہَرَا اَیْ تَتَعَاوَنَا اے حفصہ و عائشہ فی معصیۃ الرسول و ایذائہٖ
یعنی اگر آپس میں مددگاری کریں عائشہ اور حفصہ بیچ نافرمانی رسول کی اور اذیت دینے
اُسکے تو تحقیق خدا تعالے حافظ و ناصر اُسکا ہے اور جبرئیل اور علی اور ملائکہ اور علی ابن العباس
قصہ ایلا یعنی قسم کھانا پیغمبر صاحب کا کہ ایک مہینے تک کسی ام المومنین کے گھر تشریف
نہ لیگئے بلکہ ام المومنین جناب حفصہ کو ایک دفعہ طلاق تک دیدی اور جب حضرت عمر باپ
اُنکے پیغمبر صاحب کے سامنے بہت روئے تب حضرت رجوع فرمائی اور آیتہ یا ایہا النبی
قل لازواجک اِن کنتن تردنا الحیوٰۃ الدنیا و زینتہا فتعالین امتعکن و اسرحکن سراحاً
جمیلا نازل ہوئی یعنی اے پیغمبر اپنی بیبیوں کو کہو کہ اگر تم چاہتی ہو زندگانی دنیا کی اور
زینت اُسکی یعنی عیش و آرائش دنیا تو آؤ کہ فائدہ دوں تمکو اور رخصت کروں میں
تمکو یعنی طلاق دیدوں۔ اور علاوہ اسکے یہ آیت عتاب بھی ازواج مطہرہ کی شان میں
ہے عسیٰ ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجاً خیراً منکن مسلمات مومنات قانتات
تائبات عابدات سائحات ثیبات و ابکارا یعنی نزدیک ہے کہ اگر طلاق دے پیغمبر
تمکو تو پروردگار اُسکا بدلا دیوے اُسکو جوروین بہتر تمسے مسلمانیاں ایمان والیاں

فرمان برداری کرنیوالیان توبہ کرنیوالیان عبادت کرنیوالیان اور چلنے والیان
طاعت خدا ورسول مین بیوائین اور کواریان خلاصہ یہ کہ ان سب سے بہتر بی بیان
خدا تعالی اور اپنے پیغمبرؐ کو دیویگا اور علاوہ اسکے جو آیات عتاب اُنکی حق مین نازل
ہوئی ہین اور قصص مفصل اُنکی کتب تفاسیر و تواریخ فریقین مین لکھے ہین بہت طول
طویل ہین فقیر کو تفصیل بیان ایسی باتونکی اور تطویل مقصود نہین مگر خلاصہ مطلب
تمام کتب مذکورۃ الصدر سے ہویدا ہے کہ اصل بنا را سقدر عتاب اور خطاب
کی بیشتر یہ دو توام المومنین رہی ہین کہ ان کے لئے خطاب خاص بصیغہ تثنیہ یعنی
صرف دو نو صاحبہ کیواسطے آیہ و ان تتوبا مین ظاہر ہے بالجملہ یہ باتین تو حال
حیات آنحضرت کی ہین اور بعد وفات آنحضرت کے بہی جو کچھہ پیش آیا کتب تفاسیر
و تواریخ فریقین سے ہویدا ہے کہ اسی آیہ تطہیر سے پہلی کی آیت مین خدا تعالی
تمامی ازواج نبی کی حق مین فرماتا ہے وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاہلیۃ الاولی
واقمن الصلوٰۃ واتین الزکوٰۃ واطعن اللہ و رسولہ یعنی بیٹہو تم بیچ گہرون اپنی کے
اور نہ آراستہ اور تیار کرو تم اپنے تئین آراستہ اور تیار کرنے جاہلیتہ پہلی کا یعنی جیسا
کہ حضرت ادریسؑ اور حضرت نوحؑ کے درمیان کے وقت مین عورتین کرتی تہین اور
بعضے تفسیرون مین حضرت داودؑ کا بعض مین حضرت ابراہیم کا وقت لکہا ہے اور حضرت
موسیٰ کی بی بی صفورا نام لڑائی پر چڑہکر حضرت یوشع بن نون وصی موسیٰ سے جدال
اور قتال کے ساتہہ پیش آئین یہ ہین جاہلیت اولی کی باتین اور قایم رکہو نماز کو
اور دو تم زکوٰۃ اور فرمان برداری کرو تم خدا کی اور رسول اُسکے کی ۔ واضح ہو کہ ساری
باتونکی بعد پہر اطاعت خدا ورسول کی خدا تعالی نے تاکید فرمائی ہے یعنی حد ضمنی حکم اور

گذرے سب بموجب حکم خداہی کے ہین لیکن ظاہر ہے کہ باوصف اداکرنے اُن
تمام حکمون کے سوا اسکے پہر جو خدا اور رسول اُسکا فرمان دیوے اُسکا بجالانا بہی
واجب ہے اور جو نماز روزہ عبادت بہت کچہ باتین ہر چند تہ الصدر عمل مین آوین باوجو
سوا انکی نافرمانی پیغمبر صاحب کی معاذ اللہ عمل مین آوی تو پہر مرتکب نافرمانی کا وہی
حال ہے جیسے کہ نافرمان کا ہوتا ہے۔ کتب فریقین سے ظاہر ہے کہ حضرت علیؑ
کی تابعداری اور محبت کو سب یکو پیغمبر صاحب نے بہت تاکید کی ہوئی تہی
خصوص ام المومنین حضرت عائشہ سب سے زیادہ اور بہتر یہ بات جانتی تہین کیونکہ
یہ بہت صغر سن سے پیغمبر صاحب کے پاس تہین اور بہت نزدیکی رکھتی تہین بارہا
پیغمبر صاحب سے سُن چکی تہی کہ لڑائی علیؑ کی لڑائی پیغمبر صاحب کی ہے اور آیہ مباہلہ
مین سُن چکین تہین دیکہہ چکین تہین کہ علی بموجب حکم خدا تعالے کے نفس رسول
ہین اور وقت مباہلہ انکو ساتہہ پیغمبر کے دیکہا خطاب اہلبیتی مین پیغمبر صاحب کی
زبانی سُنا چنانچہ صحیح مسلم اور کشاف مین خود انسے حدیث موجود ہے کہ سابقاً ذکر ہوئی
اور بارہا سنا کہ فرمایا پیغمبر صاحب نے یا علیؑ لا یبغضک الا منافق یعنی یا علیؑ نہین
بغض رکہنے کا تجہسے کوئی شخص مگر منافق چنانچہ مستدرک حاکم اور معجم کبیر طبرانی اور
صواعق محرقہ ابن حجر وغیرہ کتب سنت جماعت مین اور شیعہ سبکے ہان بالاتفاق یہ
سب کچہہ مفصل ہے چنانچہ خاص فضائل علیؑ مین خاص انہین کے مرویات باسانید
معتبرہ کتب صحاح سے ہدایت فضائل مولائے مومنین مین انشاء اللہ تعالے قریب
دیکہو گے۔ کتاب تمام النعمت کتاب معتبر سنت جماعت مین ہے کہ جاہلیۃ الاولی
خروج زن موسیٰ کہ نام انکا صفورا ہے واسطے جنگ یوشع بن نون کے ہے بعد وفات

موسیٰ کے اور جاہلیۃ آخری خروج ام المومنین حضرت عائیشہ کا ہی واسطے جنگ حضرت
امیر المومنین علی ابن ابیطالب کے بعد انتقال حضرت رسالت پناہ کی۔ عبد اللہ ابن
مسعود سے ایک بڑی حدیث وہ لکھتا ہے جس سے ہویدا ہے کہ فرمایا پیغمبر صاحب
نے کہ یوشع بن نون حضرت موسیٰ کے وصی سنے بعد وفات حضرت موسیٰ کی تیس
برس زندگانی کے سو صفوا دختر حضرت شعیب نے کہ بی بی تہی حضرت موسیٰ کی خروج
کیا اور یوشع سے کہا کہ مین اولیٰ اور حقدار ہون امر وصایۃ مین اور اسواسطے
مقابلہ ہوا اور حضرت یوشع نے فتح پائی اُنکی لشکر کو قتل کیا اور اونکو قید کیا
بعد اُسکے پیغمبر صاحب نے فرمایا کہ عائیشہ بی بی بیٹی حضرت ابوبکر کی قریب ہی
کہ امیر المومنین علیؑ پر خروج کریگی اور وہ مثل یوشع کی اُسکی لشکر کو قتل اور اونکو
قید کرینگے اور بہی استیعاب ابن عبد البر اور مدارج النبوۃ شیخ عبد الحق دہلوی وغیرہما
کتب صحاح سنت جماعت اور کتب شیعہ مین بہ تواتر ہے کہ بی بی عائیشہ کو تاکید
پیغمبر صاحب فرمایا گئی ہین کہ خبردار پرہیز رکہنا تو نہ ہو وہ بی بی میری جو کہ علیؑ سے لڑے
مگر با این ہمہ تاریخ طبری ابن جریر مین کہ عربی ہے لکہتا ہے حال ہین ان بی بی
صاحبہ کے لا تقدر علی ان تذکرہ بخیر یعنی قادر نہ تہین بی بی عائیشہ کہ ذکر کرین علیؑ
کا ساتہہ نیکی کے اور فتح الباری وغیرہ شرح وصحیح بخاری مین ہے کہ لا تطیب لہ نفسا
ان تذکرہ بخیر یعنی خوش نہین ہوتین تہین بی بی عائیشہ کہ ذکر کرین علیؑ کو ساتہہ
نیکی کے اور فی الواقع کہ ایسی ہی نوبت ہوتی ہے جب جدال وقتال کی نوبت پہنچتی
ہے۔ ای عزیز فقیر کی این التماس کو کچہہ سعایتہ لنظر بر اظہار عیوب نہین خیال
کیا چاہیے بلکہ بیان واقعیہ ہے کہ خاص ان بی بی صاحبہ سی بعد پیغمبر کے جو کچہہ کہ وقوع

مین آیا از بس ظاہر اور ہویدا ہے کہ کسقدر جدال اور قتال نفس رسول مقبول سے وقوع
مین آیا اور کتنے اصحاب کبار رسول مقبول کے مجروح اور مقتول ہوئے تاریخ ابن عساکر
مین عجب طرح سے اس مضمون ملالت مشحون کو لکہا ہے جسکو دیکہہ کر انسان کے
رونگٹے کہڑے ہو گئے ہین یہ مورخ بہی بہت معتبر سنت جماعت کا ہے لکہتا ہے

کہ عروہ نے ایک روز بی بی عائشہ صاحبہ سے کہا کہ من کان احب الناس الی رسول اللہ
یعنی کون شخص تہا محبوب زیادہ محبوب خدا کا بی بی صاحبہ نے جواب دیا کہ علی ابن ابیطالب
پہر اسنے سوال کیا کہ ای شئی کان سبب خروجک الیہ ۔ یعنی کون چیز تہی سبب خروج
کرنے تیرے کا طرف اسکے یعنی پہر کیونکہ لڑائی کی علی ابن ابیطالب سے بی بی عائشہ نے
جواب دیا لم تزوج ابوک امک یعنی کیونکہ جورو بنایا تیرے باپ نے تیری ماں کو اسنے
کہا ذالک من قدر اللہ یعنی یہ بات تقدیر خدا تعالے سے ہوی بی بی صاحبہ نے
جواب دیا کان ذالک من قدر اللہ یعنی یہ لڑائی بہی تقدیر خدا تعالے سے ہوئی
اے عزیز یہ مقام استعاذہ اور رجوع بخدا ہے کون شخص چاہتا ہے کہ پیغمبر صاحب کو یا ان کے
اہلبیت پیغمبر کا جان بوجہہ کر خلاف کرے اور قرآن کا اعتقاد کرکے کون چاہتا ہے کہ احکام
اور امر نواہی کا منکر ہو اور تعمیل نکرے غرض مقام دم مارنیکا نہین خیر مقدر مین جو
ہونا تہا سو ہوا فقیر کو یہان اسقدر مقصود ہے کہ بعد پیغمبر صاحب کے بہی خاص ان
ام المومنین ممدوحہ سے جو کچہہ کہ صادر ہوا اگر آیہ تطہیر انکی شان مین بہی اہل ظواہر اب
اعتقاد کرین تو از راہ انصاف کے دیکہہ لین کہ معاذ اللہ معاذ اللہ صاف خدا تعالی
کے فرمان کی تکذیب لازم آتی ہے کیونکہ معنی آیت بالصراحت دیکہہ چکے ہو کہ خدا تعالے
نے ارادہ کیا تطہیر مخاطبین آیت کا اور لیجانے ہر قسم کے گناہ کا انسے اور یہان بعد

نزولِ آیت پے در پے جو جو کچھ کہ صادر ہوتا گیا کالشمس فی وسط السماء ظاہر اور ہویدا ہے من البصر لنفسہ و من عمی فعلیہ رمز آگاہ آگاہِ دل اور اہل اللہ فنا فی اللہ فنا فی الرسول و اہلبیت کو چاہئے کہ استعاذہ بجدار کہو اور وساوس شیطانی آویں تو لاحول اور درود پڑہے اور دعا کرے کہ خداوند اتباع خدا و رسول و آل رسول پر مستحکم رکھ اور مخالفت اور مخالفین احکام خدا و رسول سے بری رکھ۔ اے عزیز فقیر کو بیان فضائل اہلبیت مقصود ہے نہ اظہار مثالب اور معایب کسے اور کی لیکن اگر توضیح و اثبات فضائل میں اہلبیت کے التزاماً ظہور ایسے امر کا نسبت کسیکے مستنبط ہو تو فقیر معذور ہے اور بے قصور ہے فقیر التماس کرچکا ہے اور خالصۃً للہ پھر کہتا ہے کہ فقیر کے التماس کو بے شائبہ تعصب و عناد خالی شر و فساد سے تصور کرکے بگوش دل طرف فضائل اور حقوق اہلبیتؑ کے بدون محبت رسم و اعتقاد مخالفِ حقیقت حقیت اہلبیت کی متوجہ ہوکر سماعت چاہیے۔ فقیر کی کیا حقیقت اور کیا ذی ہے کہ کسی بنی نوع انسان کی نسبت کلمہ اہانت اور طعن و ملامت کا زبان پر لاسکے کیا خوب کہا ہے شاعر نے بند کے۔

تجکو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو۔ خصوصاً امہات مومنین یا اور ستالہا سال قریب رہی ہوئے پیغمبر صاحب کے کہ ہزارہا بلکہ بے شمار اعمال حسنہ ہم تمسے زیادہ انسے صادر ہوئے ہوں بلکہ فقیر کا یہ رنگ ڈھنگ ہے کہ میاں شیطان صاحب کہ کبھی مقرب بارگاہ حضرت سبحان تھے بلکہ امر کذا میں وظالمان منصوصی تک کا بھی نام بجز اوقات قرات آیات قرآن خواہ نماز میں خواہ تلاوت قرآن و احادیث و ادعیہ ماثورہ فریقین میں باتصاف سب و لعن

نزولِ آیت پے درپے جو کچھ کہ صادر ہوتا گیا کالشمس فی وسط السماء ظاہر اور ہویدا ہے من البصر فلنفسہ ومن عمی فعلیہا مرزا گاہِ آگاہِ دل اور اہل اللہ فنافی اللہ فنافی الرسول واہلبیت کو چاہیے کہ استعاذہ بجد ارکہے اور وساوس شیطانی آویں تو لاحول اور درود پڑھے اور دعا کرے کہ خداوند اتباع خدا اور رسول و آل رسول پر مستحکم رکھ اور مخالفت اور مخالفین احکام خدا اور رسول سے بری رکھ اے عزیز فقیر کو بیان فضائل اہلبیت مقصود ہے نہ اظہار مثالب اور معایب کسی اور کی لیکن اگر توثیق واثبات فضائل میں اہلبیت کے التزاماً ظہور ایسے امر کا نسبت کسیکے مستنبط ہو تو فقیر معذور ہے اور بے قصور ہے فقیر التماس کرچکا ہے اور قالعشہ للہ پھر کہتا ہے کہ فقیر کے التماس کو بے شائبہ تعصب و عناد خالی شر و فساد سے تصور کرکے بگوشِ دل طرف فضائل اور حقوق اہلبیت کے بدون محبت رسم و اعتقاد مخالفِ حقیقتِ حقیت اہلبیت کی متوجہ ہو کر سماعت چاہیے۔ فقیر کی کیا حقیقت اور کیا ذی ہے کہ کسی بنی نوع انسان کی نسبت کلمہ اہانت اور طعن وملامت کا زبان پر لاسکے کیا خوب کہا ہے شاعر نے بند کے۔

تجکو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو۔ خصوص امہات مومنین یا اور سنا لہا سال قریب رہی ہوئے پیغمبر صاحب کے کہ ہزارہا بلکہ بے شمار اعمال حسنہ ہم تمسے زیادہ اونسے صادر ہوئے ہوں بلکہ فقیر کا یہ رنگ ڈھنگ ہے کہ میاں شیطان صاحب کہ کبھی مقرب بارگاہ حضرت سبحان تھے بلکہ امدکذا مین وظالمان منصوصی تک کا بھی نام بجز اوقات قرات آیات قرآن خواہ نماز مین خواہ تلاوت قرآن واحادیث وادعیہ ماثورہ فریقین میں باتصاف تتبع ولعن

اتباع پہر مخالفت ہی خدا ورسول و اہلبیت رسول کی تفصیل اس اجمال کے رسالہ ہدایۃ الصوم
مین ذیل حدیث صحیح بخاری و مسلم سیجاء امتی مین فقیر نے بہی بتشریح لکہی ہے جو
شخص بتفصیل دیکہنا چاہے وہان دیکہے مختصرا بیان اتنا بس ہے کہ پیغمبر صاحب نے
خود فرمایا کہ روز قیامت کو بعض اصحاب اولٹے ہاتہہ کی طرف ہی پکڑے آوین گے
یعنی جدہر کو اصحاب نار یعنی مستحق جہنم آوین گے تو مین انہین دیکہکر خدا تعالے
سے عرض کرونگا کہ بار الہا یہ تو میرے اصحاب ہین تب درگاہ الہی سے حکم ہوگا کہ
تم نہین جانتے جو کچہہ تمہارے بعد انہون نے احداث کیا آپ عرض کرین گے کہ
مین گواہی دیتا ہون انکی جب تک کہ مین زندہ رہا یعنی یہ ایمان لاے نماز پڑہتے
تہے روزہ رکہتے تہے زکواۃ دیتے تہے سب ایمان والون کی باتین میری روبرو
تک کرتے تہے تب یہ حکم الہی ہوگا کہ یہ مرتد ہوگئے اور اپنے پچہلے پانون پہر گئے
بفور تمہاری مفارقت کے یعنی تمہاری اطاعت سے باہر نکل گئے بمجرد تمہاری وفات
کے یعنی تمنے ادہر وفات پائی ادہر یہ خلاف حکم کرنے لگے اے عزیز کتب سیر و
حدیث فریقین سے ہویدا ہے کہ اکثر لوگ بعد پیغمبر صاحب کے انکی اہلبیت سے برگشتہ
ہوگئے اور کتب فریقین دیکہنے سے واضح ہوگا بالاتفاق کہ بعضے بعضے انمین بہت
مقرب تہے مگر نفسانیت بد بلا ہے خدا محفوظ رکہے ہر بلا سے از بس ہویدا ہے کہ
وہ جو باوصف اصحاب ہونے پیغمبر صاحب کے اس طرح جانب شمال سے آوین گے
جنکا ذکر پیغمبر صاحب نے یہ کچہہ فرمایا وہ وہ لوگ ہون گے جو اہلبیت رسول کی اطاعت
سے یعنی رسول مقبول اور خدا تعالے کی اطاعت سے باہر ہوگئے اے عزیز یہ وہ اصحاب
ہونگے جو پیغمبر صاحب سے سن چکے تہے کہ خود فرمایا کہ یہ آیت تطہیر میرے اور علی اور

فاطمہؑ اور حسنینؑ کے حق مین نازل ہوئی اور دس مہینے تک یہہ چلتے تھے کہ خود
دروازہ پر جناب سیدۂ دوجہان کے ہر صبح کو الصلوٰۃ الصلوٰۃ یا اہل بیت النبوۃ فرماتے
تھے اور یہہ آیت تلاوت کرتے تھے اور پھر یہہ صاحب بعد پیغمبر صاحب کے اِس آیت کو ازواج
کی شان کی آیات مین شامل کرنے لگے اور اجماع بنی ہاشم اور اہلبیت کے خلاف رائے
ظاہر کرنے لگے جن اہلبیت کا خلاف بعینہ خلاف رسول خداؐ ہے کیونکہ احادیث متواترہ
فریقین سے مثل حدیث ثقلین اور حدیث سفینہ اور حدیث منزلت اور آیات قرآنی
وغیرہا سب کہ اپنی اپنی جگہہ سب تشریح لکہی گئی ہین ازبس ہویدا ہے کہ ان
نوری اجسام اہلبیت طاہرہ یعنی علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ کے حق مین کیا کیا کچھہ
فرمایا چنانچہ اوپر بہی تہوڑا سا ذکر کیا گیا یہانتک کہ ان اہلبیت کے اتباع کو عین
اتباع خدا و رسول فرمایا انکی عظمت اور فرمانبرداری کو برابر تعظیم و فرمانبرداری قرآن
ایزد منان کے ارشاد کیا ان سے لڑنیکو بعینہ لڑنا اپنا ارشاد کیا انسے صلح رکھنی
بعینہ اپنے سے صلح ارشاد کی بالاجمال اور بالعموم کے علاوہ واسطے ہر ایک اس
نوری جسم کے جداگانہ جو جو کچھہ ارشاد کیا ہر ایک کی ہدایت فضیلت مین تفصیل مذکور
ہے المختصر کہ صواعق محرقہ اور معجم طبرانی اور مسند احمد حنبل وغیرہا اکثر کتب سنت جماعت
اور تمام شیعہ سنی سب کے یہان سچ ہویدا ہے کہ اگر تمام عمر کوئی شخص عبادت مین گذرانے
اور حج بیشمار کئے ہون اور نماز پڑہتے پڑہتے پاؤن سوج گئے ہون لیکن ایک سرمو
مخالفت علیؑ کی یا کسی اہلبیت کی ان پانچون نوری جسمون مین سے معاذ اللہ اس
شخص کے دل مین ہو تو خاتمہ اسکا بخیر نہین حشر اسکا منافق اور کفار کا ہوگا مولوی
محمد سالم دہلوی البخاری حنفی اپنی کتاب اصول ایمان مین جو فصل فضیلت م

محبت مولائے مومنین علیہ السلام مین اور ذکر آیۂ تطہیر مین لکھتے ہین عبارت
فارسی بہت صاف پُرمذاق ہے فقیر بعینہ نقل اُسکی جو کہ مناسب مقام ہے
لکھتا ہے - حضرت اُویس قرنی کہ کبار اولیاء اللہ و بہترین تابعین بودند بکمال محبت
کہ در جناب اہلبیت داشتند چون در کنارہ آب آواز طبل شنیدند پرسیدند کہ چہ واقعست
گفتند کہ میان علیؑ و معاویہ محاربہ ہست و حال بنصرت علی متوجہ شدند درین اثنا
شہادت یافتند رحمت اللہ تعالیٰ علیہ الٰہی تو باحق خیر الانام بشیر خدا شاہ عالیمقام
بحق بتولؑ و حسینؑ و حسنؑ بداری مرا با امان و ہمین آنچہ از احادیثؑ و اقوال علما بثبوت
پیوستہ ہست در ذخایر عقبےٰ از عمر بن وشاس الاسلمی آمدہ کہ فرمود رسول خدا ہر کہ
دوست دارد علیؑ را بدرستیکہ دوست دارد مرا و ہر کہ دشمنی دارد بعلی دشمنی دارد بمن
و ہر کہ رنجانید او را پس بدرستیکہ رنجانید مرا و ہر کہ رنجانید مرا پس بدرستیکہ او
رنجانید خدائے عز و جل را و اَخْرَجَ الدَّیْلَمِیّ عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم حُبُّ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ یعنی دوستی علی عبادت است
قطعہ حب حیدر عبادت حق است - حب حیدر عنایت حق ہست ❊ ہر کرا حب حیدری
باشد - وایما سوئے بہتری باشد ❊ نیز طبرانی از جابر آوردہ کہ فرمود رسول خدا اَلنَّاسُ
مِنْ شَجَرَۃٍ شَتّٰی وَ اَنَا وَ عَلِیٌّ مِنْ شَجَرَۃٍ وَّاحِدَۃٍ یعنی مردمان از درخت متفرق اند و من
و علی از یک درخت ہستیم و فرمود رسول خدا اَنَا سَیِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ وَ عَلِیٌّ سَیِّدُ الْعَرَبِ
رواہ الحاکم عن ابن عباسؓ یعنی من سردار اولاد آدم ام و علیؑ سردار عرب است

چون حب مصطفےٰ بہمہ خلق واجب است	حب علی و آل علی نیز واجب است
بین نبی و علی ہیچ تفاوت مبین	جز کہ نبوت بر وست ہست و لایت برین

پیمبر گو بُد سرور انبیا — علیؑ را بدان سرور اولیا

بدر تحفهٔ اثنا عشریه مذکور است که محبت علیؑ فرض است مثل محبت
پیغمبر و دشمنی او حرام است مثل دشمنی پیغمبر بیت جز علیؑ بعد از محمدؐ نیست
پیمبر او ست در دنیا و عقبیٰ دستگیر و نیز گفته اند بیت حق حب احمدؐ و مرتضیٰ مستقیم
در ولائے آل شان بودن فدا هر که او شد منحرف از این طریق دایما در عذاب و بلا
حریق آمد در ذخایر عقبیٰ از عبد المطلب بن عبد الله بن حطب آمده که گفت فرمود
رسولؐ خدا اے مردمان وصیت میکنم شما را بحب خدا و حب برادر من علی کرم الله
وجهه که ابن عم من است بدرستیکه نه دوست دارد او را مگر مومن خالص و نه
دشمن دارد او را مگر منافق و از ابن عباس آمده که فرمود رسول خدا دوستی علیؑ
میخورد گناهان را چنانچه میخورد هیزم را آتش ـ اسد الله ساقی کوثر اسد الله حامی
محشر + اسد الله مظهر اسرار ـ اسد الله مظهر انوار + اسد الله هادی رهبر ـ اسد الله کاسر خیبر
اسد الله سرور غالب + اسد الله رهبر طالب + یا علیؑ یا علیؑ بخوان هر دم تا رهائی شود
ترا از غم لیستی گر تو با خدا داری حب احمد و مرتضیٰ داری + حب احمد ترا شود شافع
حب حیدر ترا شود نافع + روایت کرد ابی متوکل الباجی از ابی سعید خدری فرمود
رسول خدا فرمود حق تعالیٰ برائے من و مر علیؑ را داخل کنید در جنت کسی را که دوست
دارد شما را و داخل کنید در نار کسی را که دشمن دارد شما را ـ رساله ملا علی قاری بعد ذخایر
عقبیٰ از انس آمده که گفت رسول خدا بالا بر آمد بر منبر و ذکر کرد کلام بسیار پس فرمود
کجا است علی ابن ابیطالب کرم الله وجهه پس گفت علی حاضرم یا رسول الله پس
ضم کرد وی را بسینه خود و بوسه داد میان هر دو چشم وی و فرمود باواز بلند یا معشر المسلمین

این برادر من است و ابن عم من و هذا لحمی و دمی و شعرے

چه عجب وصل آنجناب باو لحمک لحمی است خطاب بدو

پس چو فضلے کند کسے بمیان ﴿ کرد برباد دین خود لعیان ﴿ این پدر حسن و حسین است که سید جوانان اہل بہشت اند این کشایندۂ دردہاے زمن و شیر خدا و تیغ وی بر زمین بر دشمنان علیؑ لعنت خدا و لعنت کنندگان و حق تعا از دشمن وی بری است و من نیز بیزارم پس کسیکه دوست دارد که خدا و رسولخدا بیزار شوا از وے پس بیزار شود از علیؑ پس باید که برسانند جمیع حاضران این خبر را به غایب و نیز از ابن عباس آمد هر که دشمن دارد علی را لعنت خدا بر وے و لعنت لعنت کنندگان تا روز قیامت پس ازین معلوم شد که بغض حضرت علی کرم الله وجهه موجب کفر و خران آخرة است چنانچه گفته اند آنرا که دوستی بعلیؑ نیست کافر است

گو مرشد زمانه و گو شیخ راه باش ✚ کسے را که بغض علی در سر است ✚ بتحقیق دانی که او کافر است ✚ حب حیدر را بیار در دل بدار ✚ تا بیابی عیش در دار القرار ✚ حب حیدر هر کرا در دل بود ✚ او ز دنیا مومن کامل رود ✚ حب حیدر هر که باشد در دلش ✚ در جنان باید همیشه پرورش ✚ حب حیدر کن بهر دم حرز جان ✚ تا ز هر رنج و بلا یابی امان ✚ پند این مسکین را در گوش کن ✚ جام حب حیدری را نوش کن ✚ و گفت امام احمد ما جاء لاحد من الفضائل ما جاء لعلیؑ کرم الله وجهه یعنی نیامده کسی را از فضایل و مراتب آنچه آمده است مر علی را و وجه کثرت ورود اخبار و آثار در فضایل وی آنکه چون طایفه بنی امیه در شان وی کرم الله وجهه تقصیر کرده و بغض و عداوت را راه داده و بالا آمده بر منابر سب میکردند و باعث سب دیگران می شدند و موافقت

کردند ایشان را خوارج بلکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ را نسبت بکفر میکردند معاذ اللہ
پس علمائے امیہ در اظہار فضائل وے بقصد رد و زجر کوشیدہ و ہر جا کہ درین باب
حدیثے یافتہ نقل کردند۔ گفت ابن عمر برادرے داد رسول خدا یکدیگر و عقد مودت
و اخوت بست میان ایشان بعد از پنجاہ روز از قدوم مدینہ بود کہ آمد حضرت علی کرم اللہ وجہہ
درحالیکہ اشک میریخت ہر دو چشم او و لپس گفت برادرے دادی میان یاران خود
و برادرے ندادی میان با ہیچ یکے را پس فرمود رسول خدا تو برادر منی در دنیا و
آخرت و نیز وارد است کہ فرمود رسول خدا مَنْ لَمْ يَقُلْ عَلِيٌّ خَيْرُ النَّاسِ فَقَدْ كَفَرَ
كَذَا فِي مُخْتَصَرِ تَنْزِيهِ الشَّرِيعَةِ لِلشَّيْخِ رَحِمَهُ اللهُ چنانچہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ
فرمودہ ؎ علی ز بعد محمد ز ہر کہ ہست بہ است ٭ اگر تو مومن پاکی نظر بغیر مدار ٭ و نیز
گفتہ اند کہ ؎ بعد از خدا بزرگ نبی بعد از ان علی ٭ آگاہ شد کسے نہ ازین نکتہ
جز ولی ٭ و نیز بو علی قلندر گفتہ اند ؎ ذکر علی و آل علی ہست خوش گوار ٭ بر قلب
عارفان خدا نقش استوار ٭ و نیز گفتہ اند ؎ ہیچکس از جز علی بہرۂ عرفان نیافت
ہر کہ توسل گرفت حکمت لقمان بیافت ٭ راہ ہمین است یار گر تو بدانی بحق۔ ہر کہ بدین
راہ رفت روضۂ رضوان بیافت۔ و سند المحدثین عبد الحق دہلوی نور اللہ
مرقدہ در قصاید خود ذکر کردہ اند **فرد** و بعد نبی عالم اسرار غیب
غیر علی ہیچ یکے را مگو۔ حب علی ہر کہ ندارد دلش۔ گرچہ مصلی است
مسلمان مگو۔ یہ ہیں بعینہا عبارت مولوی محمد عالم صاحب کی کتاب
کی اور فاضل عارف شیخ ابو بکر التاشبادی کہتا ہے۔ گر منزل افلاک شود
منزل تو۔ و ز کوثر اگر سرشتہ گردد گل تو۔ چون مہر علی نباشد اندر دل تو

مسکین تو و رنجہائے بے حاصل تو۔ اے عزیز یہ مضمون سراسر موافق احادیث
فریقین اور غیر مودۃ ربِ خافقین کے ہے تفصیل اس کی آیۃ مودۃ فی القربیٰ مین بہ
تشریح مذکور ہے شاعر ہندی مناسب اسی محل کے خوب کہتا ہے۔ بے حبِ اہلبیت
عبادت حرام ہے۔ زاہد تیری نماز کو میرا سلام ہے۔ بالجملہ مقام غور سے
منصف خیر دیکھے یہ اہلبیت طاہرین وہ ہین جو خداتعالے کے طاہر کیے ہوئے
ہین اور فریقین کے بیان سے واضح ہے کہ انکے حق مین ایک آیت بلکہ ایک کلمہ تک
عتاب کا کبھی نہین نازل ہوا برخلاف اور لوگونکے یہانتک کہ امہات معظمہ مومنین تک
کے حق مین آیات عتاب کی دیکھ لین تو انکی فضیلتِ طہارت مین شامل کرنا ان کا
انکی کسر شان صریح اور حق تلفی ظاہر ہے اے عزیز ایمان کا وجود انھین پر منحصر ہے
قرآن کے برابر انھین کے حق مین پیغمبر صاحب فرماتے ہین انکا منکر کہ حدیث ثقلین
مین تشریح ہے خدا کا منکر انکا مخالف انکا منکر خدا کا مخالف غرض انکی تطہیر کا خدا
وعدہ کرتا ہے تو انھین پاک صاف طیب طاہر جاننا چاہیے اور اس فضیلت عطائے
ایزدی اور موعود باری مین ان کے غیر کو ہوائے نفسانی سے شامل کرنا صاف
حق تلفی اور کسر شان ان کی ہے یعنی انکو مساوی کردینا ہے انکی کم رتبہ والون سے
یعنی صاف انکا رتبہ گھٹا دینا ہے اور احادیث کثیرہ متواترہ مرقومۂ صدر وغیرہا متفقہ
فریقین سے دیکھ لے کہ انکا حق تلفی کرنیوالا خدا اور رسول کا دشمن اور خدا و
رسول اسکے دشمن اور مستحق جہنم کا ہے۔ مولوی محمد سالم بخاری حنفی نے ذیل آیت
تطہیر مین ثقات معتبرین اہل حق سے یہ ابیات لکھی ہین ؂

چہ گوئیم توصیف اہل عبا	فزون ست ز تحریر و تقریر ما

چگفتہ شود وصفِ شان اے پسر	کہ انوار حق اند لصورت بشر
گر آنہا نبودے جہان ہم نبود	نہ بودے کسے را ظہور و جود
نبود انس وجن و نبودی ملک	نبودے زمین و نہ بودے فلک
نہ بودے زمان و نہ بودی مکان	برائے ہمین شد ہمہ در عیان

رباعی

مقبولِ اللہ اہل بیت اند	محبوب اللہ اہل بیت اند
نورے کہ ازان ظہور عالم	آن نور اللہ اہل بیت اند

شیخ فرید الدین احمد نیشاپوری گفتہ - فلا تعدل باھل البیت خلقا فاَھلَ البیتِ ھُم اَھلُ السَّعادَۃ فبغضھم من الانسان خسر حقیقی وحبھم عبادۃ یعنی برابر مت کر کسی مخلوق کو ساتھہ اہلبیت کے پس اہلبیت وہ اہل سعادت ہین پس عداوت انکی جو انسان کرے وہ زیان کار حقیقی ہے یعنی نقصان دینی ہے اور محبت اُن کی عبادت ہے - ای عزیز جب ترجمہ اور تمام معانی بموجب مذاق اہل بواطن ومعانی اور مذاق اہل ظواہر کے اور تصریح وتشریح اذہاب رجس اور تطہیر اور تاکید تطہیر اور سب نکات و لطافتِ مصرحہ صدر ظاہر ہوچکے تو منصف خبیر بدون تعصب نفسانیت کی بے شک وشایبۂ ریب غور کرے کہ صاف اور صریح ظاہر ہے کہ یہ پانچون تن سب شتم ہمہ کے گناہ کبیرہ اور صغیرہ اور خشم وعقاب اور غیظ وغضب اور غصہ ناحق اور نفسانی سے پاک اور مبرا ہوئے بموجب نص خدا تعالے کے یعنی معصوم اور پاک ہین ان سب باتون سے اور جو کچھہ جس حالت مین ارشاد فرماوین عین صدق ہے

اور مسئلہ کا جواب بموجب رضائے حضرت باری کے ہی اور جسکو یہ معصوم کہین وہ معصوم اور جسکو
غیر معصوم کہین وہ غیر معصوم یہ جسے مقبول کہین وہ مقبول جسے یہ مردود کہین
وہ مردود مغضوب انکا مغضوب الٰہی اور مقبول انکا مقبول الٰہی نافرمان انکا
نافرمان حق جل وعلیٰ اور تابع فرمان انکا تابع فرمان کبریا چنانچہ اسی جگہہ سے ہی
کہ فرمایا رسول خدا نے انا اہل البیت اذہب اللہ عنا الفواحش چنانچہ اشارہ طرف
تشریح اسکے ہدایت اوّل مین گذرا یعنی فرمایا حضرت نے کہ ہم اہلبیت جو وہ
ہین کہ خدا تعالےٰ نے سب بیہودہ اور بیفائدہ باتین ہم سے لیگیا اور صدور کسی
قسم کے گناہ کا یا صدور کلمہ لغو کسیطرحکا حالتِ غیظ و غضب مین بموجب ہوای
نفس اور غلطی نفسانی کی معاذ اللہ اگر ہم سے ہووے تو فرمانِ خدا کہ صاف محتوی
اذہاب رجس اور تطہیر ہے اور ارشاد پیغمبر صاحب کہ متضمن اذہاب فواحش
یعنی لیجانا بیہودہ باتونکا ہے معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد خلاف واقع
ہووے نعوذ باللہ من ہذا الوساوس اے عزیز شیطان بڑا دشمن ہے انسان کا
چونکہ اعتقاد فضائل اہلبیت مصطفوی اعظم ترین ذریعہ نجاتِ انسانی ہے تو
اسمین زیادہ تر یہ اغوا اور وسوسہ کوشش سے کرتا ہے جناب ہادی مطلق
اور حافظ حقیقی کے جناب مین رجوع اور الحاج ضرور ہے کہ آلہ العالمین بتصدق
اپنے پیارے محبوب اور اہلبیت کی رجز شیطانی اور وسوسہ نفسانی سے اپنی
حفظ اور حمایت مین سب مسلمانونکو رکھے فقیر نے اکثر علما کے اقوال دیکھے وسوسہ
شیطانی سے کبھی آدمی کو ایسا بھی خیال آتا ہے اور شیطان یہ دہوکا دیتا ہے
کہ اس آیت سے عصمت معاذ اللہ ثابت نہین کیونکہ خدا تعالےٰ نے قرآن مین

سب اصحاب بدر کے حق مین بھی فرماتا ہے ولکن یرید لیطہرکم ولیتم نعمتہ علیکم
لعلکم تشکرون اور ایک جگہہ فرماتا ہے ویذہب عنکم رجز الشیطان تو اگر
ایسے کلمون سے عصمت ثابت ہووی تو چاہیے سارے اصحاب بدر وغیرہ اور
لوگونکو بھی معصوم کہا جاوے اور اکثر دیکھنے مین آیا کہ بعضے لوگ اس قسم کے
دہوکے کھاتے ہین اور دہوکے دیتے ہین لیکن نفس الامر مین تائید ایزدی سے
اگر انسان لاحول پڑہے تو واضح ہوتا ہے کہ یہ دہوکا محض بی اصل اور صرف وسوسہ
شیطانی ہے ای عزیزان آیتون کو بغیر آیات ماقبل ومابعد ان کے زبان پر لانا
مثل اسکے ہے جیسے آدمی صرف لاتقربوا الصلوۃ تو کہے اور وانتم سکاریٰ کو
نوش کر جاوے۔ آیتہ تطہیر اور ان آیتون مین زمین و آسمان کا فرق اور قیاس
مع الفارق ہے محض جہالت اور سفسطہ ہے انسان دیکھے کہ تطہیر کے معنی مین پاکی
نجاست ظاہری سے اور عیب سے اور پاکی گناہ سے تو جہان نجاست ظاہری
اور عیب کا قرینہ ہو تو وہان یہ مراد ہے جہان گناہ کا ہو تو وہان وہ مراد ہے پہلی حجت
ایک ٹکڑا ہے اُس آیت کا جو درباب وضو اور غسل اور تیمم کے نازل ہوئی ہے
چنانچہ حق تعالے بعد حکم وضو اور غسل اور تیمم کے ارشاد فرماتا ہے۔ مایرید اللہ
لیجعل علیکم من حرج ولکن یرید لیطہرکم ولیتم نعمتہ علیکم لعلکم تشکرون یعنی خدا تعالے
ان احکام سے ارادہ تمہارے حرج کا نہین رکھتا لکن چاہتا ہے کہ تمکو پاک
و پاکیزہ کرے اور تمام کرے نعمتین اپنی تم پر کاش کہ تم شکر کرو اور اس سے پہلی ہی
آیت مین غسل اور وضو اور تیمم کے احکام ہین تو صاف ظاہر ہے کہ اس آیت
مین وہ طہارت مراد ہے جو وضو اور غسل اور تیمم سے بہم پہنچتی ہے نہ طہارت

گناہ ہونے کو عصمت لازم آئی اور یہی اون احکام کی قرینو نسے ظاہر ہے کہ اتمام نعمت
اتمام احکام دین ہے کہ ہر حکم برائے خود نعمت ہے کیونکہ مکلف اُس سے مستحق ثواب
کا ہوتا ہے چنانچہ آیتہ اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی سے کہ تمام مسلمانوں کے
حق مین ہے ہویدا ہے اور دوسری آیت کی حقیقت کتب تفاسیر فریقین دیکھنے
سے واضح ہوتی ہے کہ بالاتفاق سفر بدر مین پانی نہین میسر آیا اور اکثر اصحاب کو
نہانی کی حاجت ہو گئی اور بسبب احتیاج غسل اور شدت پیاس اور ضرورت
استنجا کی بہت حیرانی ہوئی اُسوقت شیطان نے اکثرون کے دل مین وسوسہ
ڈالا کہ بہت تعجب کی بات ہے کہ ہم مسلمان ہین اور پیغمبر صاحب کے ساتھ ہین اور
جہاد کو جاتے ہین اور ایسی حالت مین مبتلا ہین سو حق تعالے نے اُس حالت مین
نزول باران رحمت کو حکم فرمایا اور سب سیراب ہوئے اور غسل کیا اور وسوسہ شیطانی
رفع ہوا تب خدا تعالے نے آیت نازل کی وینزل من السماء ماء لیطہرکم بہ ویذہب
عنکم رجز الشیطان یعنی خدا تعالیٰ نازل کرتا ہے تمپر آسمان سے پانی تاکہ پاک کرے
تمکو ساتھ اُس پانی کے اور لیجاوے تمسے وسوسہ شیطان کو پس ظاہر ہے کہ یہان
طہارت نجاست بول و غایت اور جنابت سے صاف مراد ہے کیونکہ صاف پانی کا
نام خدا تعالے نے لیا ہے اور پانی سے پاک کرنا معنی عصمت کی نہین دیتا اور اذہاب
وسوسہ جو کہ وہان پانی کے نہونے سے اُسوقت عارض ہوا تھا اذہاب عموم گناہ و
عیوب نہین وہ وہی وسوسہ تھا جو پانی نہ میسر ہونے سے آگیا تھا جب پانی میسر ہو گیا
وسوسہ رفع ہو گیا۔ اِس آیت مین بھی صرف یذہب عنکم رجز الشیطان کو بغیر جملہ
سابق کے زبان پر لانا بمنزلہ اُسی کے ہے کہ لا تقربوا الصلوٰۃ کہنا اور وانتم سکارےٰ

کو کہا جانا اے عزیز آیت تطہیر مین غور کر کہ اذہاب رجس بہی کن معنون مین ہے اور تطہیر بہی کن معنون مین اور پہر تطہیر کی تاکید کس طرح پر ہے چنانچہ اوپر بہی ذکر ہوا اور آگے بہی انشاء اللہ ظاہر ہوتا ہے اور آیات مذکور الصدر کی اور اس قسم کے وہمو کو محض وساوس شیطانی سے ہین اے عزیز غور کر یہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا آیت تطہیر مین اذہاب رجس اول مذکور ہے اور بعد اسکے لفظ لیطہر اور بعد اسکو پہر تطہیرا اور پہر تفسیر کرنا پیغمبر صاحب کا ساتہہ اذہاب فواحش کے اور پہر علاوہ ان سب باتون کے اور ایات و احادیث متفق علیہا فریقین کے وجہ خاص ان اہلبیت کے لئے ہین کب کسیکو نصیب ہین بالجملہ صاحب بصیرت اور منصف صفا طینت پر ان سب مراتب عشرہ و منحصرہ سے ہویدا ہے کہ ان پانچون نوری جسمون سے حق تعالے نے ہر طرح کی برائی کیا ظاہری کیا باطنی سب قسم کی مذموم باتین معصیت کی اور غصہ اور سختی اور تندی اور تیزی نفسانیت کی غرض گناہ صغیرہ کبیرہ عمداً او سہواً وغیرہ سب بری باتین ہے لین یہی انکا غضب و غصہ بحسب ظاہر بسبب لحوق و عروض جسمیت ظاہری کے اگر اہل ظاہر کو تغیر اور تبدیل رنگ اور وضع گفتگو سے کسی بات مین ظاہر ہوتا ہی تہا تو وہ بحیثیت نفسانیت نہین تہا بلکہ اوسے غصہ اور غضب الہی جاننا چاہیے چنانچہ احادیث متواترہ یغضب اللہ لغضب الفاطمہؑ یعنی غضب ہوتا ہے خدا تعالے کو ساتہہ غضب فاطمہؑ کے اور حدیث من اغضبنی فقد اغضب اللہ اور یا علیؑ حربک حربی اور انا و علیؑ من نور واحد اور الحسنؑ و الحسینؑ نوران من نور رب العالمین وغیرہا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور مدارج النبوت شیخ عبد الحق دہلوی اور مصابیح اور شرف النبوۃ اور مسند احمد حنبل وغیرہا مین کہ جو

سب کتب سنت جماعت کی ہان کی ہین اور کتب شیعہ مین بھی بالاتفاق موجود ہین بہت تفصیل و تشریح
سے اپنی جگہہ پر مرقوم ہین تفصیل اسی اجمال کی ہے ای عزیز قرآن مجمل ہے اور قول رسول اور اہلبیت
اُن کی کا اُسکا مفسر اور مفصل ہے ارشاد ان بزرگونکا عین معانی قرآن ہے تفسیر آیہ
فاسئلوا اہل الذکر مین مفسرین فریقین کے ماننے سے واضح ہی کہ اہل ذکر اہلبیت ہین اور
فی الحقیقت اگر خدا تعالی ہر قسم کی معصیت اور خشم و عقاب انسی نلیتا تو کیونکہ اُن کا
غضب عین غضب الہی ہوتا ای عزیز دیکھہ یغضب اللہ لغضب الفاطمۃ مین غضب مقید
کسی وقت کا نہین معلوم ہوتا ہے اگر معاذ اللہ کبھی غضب انکا خطائے بشریت سے
غیر حق ہوتا یعنی انسے عمداً یا سہواً خطا ممکن الصدور ہوتے تو ہر ظاہر ہے کہ کیونکہ
پیغمبر صاحب ایسا کلمہ فرماتے اور معاذ اللہ انکی غضب ناحق سے کیونکر خدا غضب
ہوتا اسی جگہہ سے واضح ہے کہ مومن راسخ الاعتقاد تابع فرمان خدا اور رسول کو کبھی
نہین چاہیے کہ انکی غصہ اور غضب کو نفسانیت اور حیثیت بشریت سے خیال کرے بلکہ
معاذ اللہ ایسے خیال سے صاف اتباع حکم خدا اور رسول سے باہر ہو جاتا ہے معاذ اللہ
جس پر یہ غضب ہون اگرچہ بظاہر بیحد و بے انتہا محاسن ظاہری اور زہد اور پرہیزگاری
ظاہری رکہتا ہو لیکن بموجب حکم خدا اور رسول وہ مغضوب الہی ہے دل سے اس سے
بیزاری واجب اور لازم ہے اور دعا کرنی چاہیے کہ خدا محفوظ رکہے اپنے اور اپنے رسول
اور آل رسول کی غضب سے آمین رب العالمین فقیر نے دیکہا ہے بعضے علمائے ظواہر
سنت جماعت کو کہ وہ مقابلہ مین علمائے شیعہ کے غضب جناب سیدۂ دوجہان کو
غضب نفسانی بشریت معاذ اللہ تعبیر کرتے ہین بلکہ بعضی کتابون مین بطریق رد و
کد دیکہا گیا اے عزیز فقیر کو اس تنازع سنی اور شیعہ اور منازعت لفظی تعصب سے

کچھہ غرض نہین غرض فقیر کی صرف ہدایت ہی خالصتہً للہ منصف کو لازم ہے غور کرے
کہ اہلبیت کی فضیلت کیسیکے جاننے سی اور صراط مستقیم اختیار کرنے سی فقیر کو کوئی عناد
دنیاوی کسیطرحکا نہین متصور ہان جو فقیر کی التماس تصریح اور تفصیل سے کہ بوٗ شائبہ
نفسانیت کرتاہے اگر کسی بنی نوع انسانکو کہ اشرف مخلوق خالق عالم ہے راہ ہدایت
اور اعتقاد درست باعث ذریعہ نجات اخروی اُسکا ملگیا تو امید ہے کہ فقیر بہی روبرو
حبیب و محبوب پروردگار عالم کے سرخرو ہووی ہر لبشر کو لازم ہے کہ بغیر رسم و تلقین
اسلاف کے اصل حقیقت اور ماہیت پر غور کرے جو بات سنی و شیعہ فریقین کی ہانسے
ہویدا ہی پہر خواہ عالم یا جاہل کوئی کسی فرقہ کا مان باپ یا بہائی یا جورو یا خصم غرض کوئی
خویش و اقربا خلاف اِسکے کہے یا بُرا مانے آ سے ناچیز محض سمجھے شفاعت حشر کو
پیغمبر اور انکی ان اہلبیت نوری اجسام پر منحصر ہے وہان کوئی عالم غیر عالم کنبہ قبیلہ
کام نہین آئیگا غور کیا چاہیے سنی و شیعہ سبکے ہانسے جب واضح ہی یغضب اللہ
بغضب الفاطمتہ پہر کیونکر کوئی مسلمان غضب فاطمہؑ کو غضب نفسانی مثل اور بشر و نکے
خیال کرسکتا ہے مگر یہ کہ درحقیقت منکر ہو خدا اور رسول کا اور حقیقت مین وہ
خود دشمن ہے جناب سیدہ دوجہان کا کیونکہ سوا دشمن کے کسے اور کے مُنہہ سی
ایسا کلمہ نکل نہین سکتا ہان دشمن بشدت اور غلبہ غیظ و غضب مین ایسا کلمہ
کفر کا بہی کہہ سکتا ہے غرض جب یہ ہر قسم کی برائی اور عصیان و گناہ نفسانی سی
بری اور پاک طاہر ہوئے تو یہی معنی ہین عصمت کے ۔ اے عزیزا نہین معصوم
طیب طاہر جاننا چاہیے یعنی جیسے کہ بچہ ماں کی پیٹ سے پیدا ہوتا ہے اور جمیع گناہ
صغیرہ و کبیرہ سے پاک اور بری ہوتا ہے وہی حال ہے اِن پانچون نوری جسمونکا

کیونکہ جب ذات واجب الوجود ان سے اذہاب رجس اور تطہیر پہ مستقیم ہو تو پہر
توہم ایقاع صدور گناہ صغیرہ وکبیرہ خواہ عمداً خواہ سہواً یعنی چہ بلکہ انسان کو
ایسا خیال وسوسہ شیطانی کفرستان مین پہنچاتا ہے کبہی شر شیطان سے
بعض بنی نوع انسانکو یہ وسوسہ ہوتا ہے کہ معاذ اللہ اس آیتہ سے افادہ عصمت
اصلا نہین اور شیطان اپنے استحکام وسوسہ کے لئے انسان کو یہ خطرہ ڈالتا ہے
کہ اگر خدا تعالے انکو عصمت منظور ہوتی تو بہ صیغہ ماضی فرماتا یعنی یون فرماتا واذہب
عنکم الرجس وطہرکم تطہیرا۔ اور آیہ مذکور مین خدائے تعالیٰ بہ صیغہ مضارع فرماتا ہے یعنی
بہ صیغہ یذہب اور یطہر۔ ای عزیز خدا محفوظ رکہے وساوس شیطانی اور شامت نفس سے
اگر انسانکو تائید ازلی سے ہدایتہ نصیب مین ہے تو غور کر سکتا ہے کہ یہ وسوسہ
محض سفسطہ ہے کیا پوچ پر خطرہ ہے اس مبتلائے اغوائے شیطانیکا کسواسطے کہ
عقیل وخبیر تہوڑا سا پڑہا لکہا آدمی بہی ادنی غور وتامل سے جان بوجہ سکتا ہے
کہ ارادہ جو زمان ماضی مین بہم پہنچا ہو جبکہ اظہار بقا اور استمرار اسکا زمانہ حال و
استقبال مین منظور ہوتا ہے تو اسکو بہ صیغہ مضارع لاتے ہین چنانچہ اگر کوئی شخص
مثلاً اکیسو برس سے ارادہ کسی بات کا رکہتا ہو تو عربی مین کہتا ہے کہ ارید اور
فارسی مین کہتا ہے کہ ارادہ دارم اور ہندی مین کہتا ہے کہ ارادہ رکہتا ہون مین
اور اسیطرح سے جب کہ افادہ تجدد اور دوام کا مراد ومقصود مین مطلوب ہوتا ہے
تو اسکو بہی بہ صیغہ مضارع استعمال کرتے ہین مثلاً قول حق تعالیٰ جل جلالہ۔ انما یرید
الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء ویرید الشیطان ان یضلہم اور
سوا اسکے بہتیری ایسی مثالین لاتعد ولاتحصٰے مین پر ظاہر ہے کہ ارادہ شیطان کا

واقع کرنمین بغض اور عداوت کی اور گمراہ کرنیکی ابتداسی ہی لیکن اس ارشاد کیواسطے
اظہار اور استمرار اس ارادہ کو اور واسطے فائدہ دینے اس بات کی کہ ارادہ اوسکا سطرح
کا ہی کہ مجدداً القاع عداوت اور ضلال کرتا رہے ارادہ اور مراد اُسکے دونو بہ صیغہ
مضارع استعمال فرمائی اے عزیز غور کر تو صاف واضح ہے کہ یہان نکتہ از بس لطیف
ہے از بسکہ ملکہ عصیان جب تک کہ موجود ہے صدور معاصی ہر صورت انسانی
سے ممکن معلوم ہوتا ہی اسیواسطے واسطے اظہار امتناع اسکے آیہ کریمہ تطہیر مین حق
جل علےٰ سلنے ارادہ اور مراد دونو بصیغہ مضارع استعمال فرمائے تاکہ دلالت اوپر تجدد
اور دوام کے کرے یعنی ای اہلبیت جسوقت کوئی رجس چاہے کہ تم تک پہنچے حق تعالیٰ
مجدداً اذہاب مین اُسکے ارادہ رکھتا ہے اور رکھیگا اور پاکیزہ رکھتا ہے اور رکھیگا
پاکیزہ رکھنا اور بالاتفاق ملکہ عصیان معصوم سے معدوم نہین کہ انتفاء اُسکا موجب
انتفاء ترتیب خبر اکا ہو ہر عاقل لطافت مین ان معنونکی غور کرے تو کیفیت اٹھا
سکتا ہی کہ آیہ تطہیر اس طرح دلالت اوپر افادہ معنی عصمت کے رکھتا ہے کہ بہتر اس سے
کوئی معنی نہین اطفال میزان خوان تک بجانتے ہین کہ صیغہ مضارع حال اور استقبال
دونو کیواسطے بہی ہے کبہی شر شیطان سے ایسا وسوسہ بعض انسان کو ہوتا ہی
کہ خیر بعد نزول اس آیت کے یہ سب باتین درست لیکن قبل از ورود اس آیتہ
کے وقت تولد سے تا حین نزول آیہ مذکور معاذ اللہ صدور گناہ البتہ ہوا ہو اور
معاذ اللہ وسوسہ شیطانی سے ایسا خدشہ ایسے انسان ڈالتے ہین کہ توبہ توبہ اگر پہلے
سے بہی یہ نورانی جسم طاہر اور پاک سب طرحکی رجس سے ہوتی تو معاذ اللہ فرمان
حضرت سبحان کیہہ معنی نرکہے کیونکہ پاک کو کوئی نہین کہتا کہ مین چاہتا ہون کہ پاک

کرون اے عزیز یہ خدشہ بھی محض وسوسہ شیطانی ہے ہو خبردار ہو شیار ہو شان رسول
وآل رسول وہ شان ہے کہ ایک ذرا سو عقیدگی سے انکی جناب مین آدمی کا۔
مطلق ٹھکانا نہین نرا کافر ہو جاتا ہے اوّل تو جاننا چاہیئے کہ جب ارادہ ماضی زمانیکا
یعنی قدیمی ارادہ بصیغہ مضارع لاتے ہین تو یہ وسوسہ بھی مردود ہے دوسرے
جاننا چاہیے کہ صرف اور اذہاب کا جیسا کہ ازالہ امر موجود مین استعمال کرتے ہین
ایسا ہی منع طریان مین بھی استعمال کرتے ہین جیسے کہ قول عرب مین کہتے ہین
صرف اللہ عنک کل سوء یعنی پھیر دیوے خدا تعالیٰ تجسے ہر بدیکو۔ اور اذہب اللہ
عنک کل محذور یعنی لیجاوے تجھسے خدا ہر محذور کو تو مقصود اس دعا مین یہی ہوتا ہے
کہ اللہ تعالےٰ کوئی بدی اور کوئی محذور تجھے نہ پہنچاوے کسواسطے کہ اس دعا
کو خاص واسطے صاحب سوء اور محذور کے مختص نہین کیا ہے یعنی جو کہ بدی
اور محذور مین مبتلا ہین اسکو بھی یہ دعا کہتے ہین اور جو کہ مبتلا نہین ہین اُنکے
لئے بھی کہتے ہین اور یہ ظاہر ہے کہ مفسرین اور محدثین فریقین خاصتہً فخر رازی
اور امام زاہدی وغیرہ جیسے ذی علم وذی رتبہ مشہور مفسر سنت جماعت کے
اور تمام مفسرین شیعہ کے لکھتے ہین کہ مراد رجس سے جمیع گناہ ہین تو ظاہر ہے
کہ اذہاب رجس یہان منع طریان مین مستعمل ہے تو معنی تطہیر طاہر رکھنے کے
ہین یعنی خدا تمکو ارادہ رکھتا ہے کہ طاہر رکھے تمکو طاہر رکھنا چنانچہ فقیر نے اسکو
ترجمہ مین بسط وتفصیل سے لکھا ہے اور گواہی اُسکی خود پیغمبر صاحب کی زبان
مبارک کی دعا ہے جو جامع الاصول مین بیچ حرف دال کے لکھی ہوئی ہے اور
یہ کتاب بہت معتمد سنت جماعت کے ہان کی ہے وہ یہ ہے کہ آپ دعا کرتے تھے

اللہم طہرنی من الذنوب یعنی اے بار خدایا طاہر رکہہ تو مجھکو گناہونسے ۔ اے
عزیز اگر کوئی مبتلائے اغوائے شیطان دہوکا دیوے تو اُسکو یہ دعا خاص زبان
مبارک کی جو بعد مشرف ہونے خلعت پیغمبری کی بارگاہ حضرت باری مین از
راہ عجز و نیاز کے اکثر کرتے تہے پڑہکر سُناوے ظاہر ہے کہ پیغمبر صاحب بعد مشرف
ہونے پیغمبری کے تو اُس مبتلائے اغوائے شیطانی کے نزدیک بہی معصوم تہے
جو قبل بعثت پیغمبری اغوائے شیطان سے اپنی طیب طاہر پیغمبر کو معصوم
نہ سمجہے اب وہ غور کرے کہ پیغمبر صاحب جبکہ حالت پیغمبری مین طاہر تہے تو اس
دعا کی کیا معنی ہونگے اُس مبتلائے وسوسہ اور غضب الہی کے عقیدہ مین ارشاد
پیغمبر صاحب کو ایسی حالت مین کیا تصور کیا چاہیئے بموجب اسکے قول کے تو پاکیزہ
کو نہین چاہیئے کہنا کہ الٰہی مجھے پاک کر ۔ اے عزیز دیکہہ لے تو معنے یہان بہی یہی ہین
کہ بار خدایا پاک رکہہ تو مجھے گناہونسے یعنی پاک تو کیا ہے تو نے ہمیشہ پاک رکہہ
اسیطرح جیسے خدا تعالیٰ کے ارشاد مین مراد ہے کہ اہلبیت کو جمیع گناہون سے ابتدا ہی
سے پاک کیا ہے اور آیندہ بہی پاک رکہے گا اور دعا کرنے پیغمبر صاحب کے واسطے
اظہار عجز و انکسار عبدیت اور تعلیم تہذیب اخلاق امت کی ہے چنانچہ اکثر
دعائین اہلبیت کی اس اس مضمون عجز و انکسار کی ہین کہ انسان کی رونگٹے کہڑے
ہو جاوین ۔ اے عزیز اس قسم کی مضامین محض واسطے اظہار عجز و انکسار لوازمہ
عبدیتہ کی جناب معبود حقیقی مین اور واسطے عبرت اپنی امتی اور پیرودن کے اور
انکی تعلیم کے لئے ہین ورنہ وہ نوری جسم طاہر ہے آیات قرآنی اور خود اُن کے
احادیث سے کہ سب قسم کی گناہون سے پاک اور مبرا ہین جیسے کہ اوپر تفصیل سے

لکھا گیا صدق اللہ وصدق رسولہ بالجملہ یہ پاک اور طاہر ہین وقت تولد سے وقت
وفات تک غور کر کر سنی شیعہ سبکی ماننے واضح ہو چکا کہ اجماع ہے تمام اہلبیت
اور بنی ہاشم کا اور امہات مومنین اور اصحاب رسول امین کی مرویات سے بھی
واضح ہو چکا کہ یہ آیتہ پانچون نوری جسمون کے حق مین ہے جن مین خود پیغمبر
صاحب بھی شامل ہین اب اگر معاذ اللہ ایسا خیال کیا جاوے کہ قبل از ورود
آیۃ یہ جناب معصوم نہین تھے تو دیکھہ ہوشیار رہو ایسا خیال کرنیوالا ہرگز دائرہ
ایمان مین داخل نہین رہ سکتا غور کر کہ پیغمبر بھیجا ہوا خدا تعالیٰ کا ایمان انسانکو
تب نصیب ہی جب پیغمبر کو دلسے سچا پیغامبر جانے یعنی پیغمبر صاحب جس حالت
مین جسطرحکا حکم لاوین اور فرماوے خواہ اسکو نفس بمقتضائے بشریت کی قبول
کرے یا انکار سے فرمان پیغمبر صاحب کو عین فرمانِ خدا واجب الاطاعت سمجھے
اے عزیز دیکھہ تفسیر آیتہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول مین کہ اطاعت رسول کو
کسی وقت کا مقید خدا تعالیٰ نہین فرماتا اگر معاذ اللہ معاذ اللہ پیغمبر تا قبل از ورود
آیہ معصوم نہ تصور کئے جاوین تو غیر معصوم کے اطاعت مثل اطاعت اپنے کے
خدا تعالیٰ کیونکر ارشاد فرماتا معاذ اللہ معاذ اللہ پھر ہم مین اور تم مین اور پیغمبر
صاحب مین کیا فرق رہتا۔ یہ بات تمام کتب تفاسیر و تواریخ واحادیث سب
فرقون مسلمانونسے ہویدا ہے کہ پیغمبر صاحب چالیس برسکے عمر مین نامور اظہار
بعثت دعوت و نبوت اور محکوم انذار ہوئے اور تیرہوین سال مین بعد اسکے
مکہ معظمہ سے ہجرت فرمائی اور مدینہ منورہ مین یہ آیہ نازل ہوئی تو بفرض و
تقدیر معتقد وساوس اور مبتلائے شر شیطانی کے اگر قبل از ورود آیہ معاذ اللہ

پیغمبر صاحب کو مصدر عصیان صغیرہ و کبیرہ عمداً یا سہواً کوئی بشر غیر شیطان
سے تصور کرے تو ظاہر ہے کہ اتنے دنون تک باوصف مبعوث بنبوت
اور واجب الاطاعت ہونے پیغمبر صاحب کے قول اور فعل پیغمبر صاحب کا
قابل اعتماد و اتباع نرہے اعوذ باللہ من ہذا الوساوس کسواسطے کہ جب قول
انکا جایز الخطا ہوا تو کیا معلوم ہے کونسا قول نفسانیت سے ہے اور کونسا بموجب
حکم خدا تعالیٰ کے کونسا خطا ہے کونسا صواب پر ظاہر ہے کہ کسی پیغمبر کی امت مین
سے کوئی شخص ایسا نہوگا جو اپنی مانے ہوئے پیغمبر کو معاذ اللہ کبھی دروغ گو بھی
تصور کر سکے یا کسی طرحکا عیب لگاوے الا مبتلائے وسوسہ شیطان ہو ایسے
نابکار لوگونکو ہرگز قطار مین اہل ایمان کی شمار کرنا نہین چاہیئے اے عزیز طالب
ایمان کو لازم ہے کہ قول اقوال اس قسم کے مبتلائے وساوس شیطانی کے
جب سُنے یا دیکھے تو قایل اسکا کیسا ہی ظاہر العلم عالم فاضل ذی رتبہ دیکھلائی
دیوے اور کیسا ہی شیخ یا شاہ مشہور ہو تب بھی اصلاً و مطلقاً اعتماد اُسکا
نہ کرے اُسی شیخ بخدی جاوے اور لازم ہے کہ لاحول پڑھے کتب تفاسیر اور احادیث
مرویہ اہلبیت و اصحاب شیعہ سنی سبکے ماننے بالاتفاق ہویدا ہے کہ پیغمبر صاحب
اور اونکی اہلبیت نوری جسم مہد سے لحد تک معصوم تھے صرف ایک فرقہ کا
کوئی ملا مولوی اگر ایکبات کہے اور وہ مخالف ہو عقل و نقل یعنی قرآن و احادیث کے
تو اسپر ہرگز اعتماد و اعتقاد نہین چاہیئے حدیث کا مقدمہ بہت نازک ہے ہزارہا
احادیث بنی امیہ کی حکومت مین وضع ہوگئی ہین اور ہزارہا احادیث مین
غلط ملط نسخ مسخ ہوگیا ہے قربان جائیے اپنے پیارے پیغمبر کے اسی لیئے وہ تدارک

ان حرکات کا پہلے ہی سے فرما گئے یہ بہی معجزہ ہے پیغمبر صاحب کا فریقین کے ہان سے واضح ہے
کہ فرمایا آپ نے کہ جسوقت کوئی حدیث تم سنو تو اسکو رد کرو طرف قرآن کی یعنی رجوع
کرو اور تطبیق دو قرآن کے موافق ہے تو جانو کہ میرا فرمودہ ہے اور نہین تو جانو کہ
جہوٹ ہے اور قرآن مین موجود ہے خدا تعالے فرماتا ہے فان تنازعتم فی شئی فردوہ
الی اللہ والرسول ان کنتم تومنون باللہ والیوم الاخر ذلک خیر واحسن تاویلا یعنی اگر
منازعت واقع ہو تم مین بیچ کسی چیز کے امور دین و دنیا کی پس پہیر دو تم اسکو طرف خدا
و رسول کے اگر تم ہو ایمان لانیوالے ساتہہ خدا اور روز قیامت کے یہ بات بہتر ہے
اور نیک زیادہ از راہ تاویل یعنی عاقبت اور انجام کے اے عزیز جو حدیث خلاف قرآن
اور احادیث متفق علیہا ہو اوسے قرآن اور احادیث متفق علیہا سے تطبیق ضرور ہے
اے عزیز اس جگہہ سے بہی ظاہر ہے کہ فرمودہ رسول مقبول عین فرمودہ حضرت باری تعالے
ہے۔ اے عزیز یاد رہے کہ فقیر وہ حدیث اور وہ روایت لکہتا ہے جو فریقین کے
ہان باتفاق موجود ہے مین نے کتب احادیث شیعہ مین کہ ان کے ہان یعنی احادیث
موثقہ مین سند توثیق ان کے اہلبیت طاہرین رسول مقبول سے ہے جو حدیث دیکہی
اور اسکو متروک العمل اور برخلاف پایا رسم و رواج سنت جماعت سے تو مینے بہت
کوشش کی اسکی تلاش مین بیچ کتب سنت جماعت کے بعد سعی اور کوشش کے
یہ بات مین نے اختیار کی کہ جو حدیث کہ شیعہ کی کتاب مین پائی خواہ بعینہ خواہ قریب
اور موافق اسکے جو مضمون سنت جماعت کی کتب احادیث و تفسیر مین
پایا تو ساتہہ حوالہ لفظ متفق علیہا اور پہر بہی بحوالہ نام کتاب کے لکہا اور یہی نیت
تہی جو ایک ہی فرقہ کی ہان ہے اسے نہ لکہتا لیکن اے عزیز مین نے فضائل رسول

و اہلبیت رسول مین بہی عجب معجزہ دیکہا باوصفیکہ دونو فرقون کی کتابون سے ہویدا ہی
کہ بنی امیہ خصوص یزید کے باپ کے وقت مین اہلبیت کے فضائل کے مٹنے مین
اور برخلاف انکی وضع احادیث مین بہت کوشش ہوئی لیکن یہ ایک ذرا سا
نمونہ ہے دلائل فضائل سے ان افضلان اشرف المخلوقات خالق ارض و
سمٰوات کے کہ انکی فضائل مین کوئی مضمون حدیث نہین دیکہا جو فریقین کے
ہان نہو اگرچہ رسم و رواج اکثر سنت جماعت مین خلاف اسکے دیکہا جاتا ہے
بلکہ کتب عقائد مین انکی صاف خلاف احادیث موجودہ ان کی کتب کے پایا جاتا ہے
اے عزیز فقیر کو اصلا و مطلقاً غرض مناظرہ اور تعصب مذہبی سے نہین یہ مقولہ فقیر کا
صرف بیان واقع بغیر لاگ لپیٹ کے بے قصد تعریض و کنایہ کے جان بلکہ
فقیر بفحوائے مضمون مقال شاعر شیراز علیہ الرحمہ خواہی سپید جامہ شو خواہی
سیاہ پوش + تعرض لقب سے کچہ غرض نہین رکہتا یہ جو حوالہ کتب مین بہ تعبیر قید و
تصریح القاب شیعہ اور سنی عرض کیا کرتا ہے یہ محض نظر بر شہرت ان دونو
فرقون کے اور صفرا شکنی علمائے ظاہری کے ہے کہ وہ خاص حوالہ سے اپنے علماء
کے کتابون کے سرنگون ہوسکتی ہین اور چون و چرا نہین کرسکتی اے عزیز فقیر کو
خالصۃً للہ صرف ہدایت عام مقصود ہے اے عزیز یاد رہے کہ مرید کو لازم ہے کہ
بجان و دل پیرو ہو اپنی پیر کا طالب ایمان غور کرے کہ پیغمبر صاحب اور اہلبیت
انکی سب اہل اسلام کے پیر اور پیرزادہ ہین کتب سیر اور حدیث سے ظاہر ہے
کہ ہدایت کرنے مین کسقدر صرف ہمت تہی انکو باوجودیکہ لوگ انکو اذیت پہنچاتی
تہے اور کس کس طرح کی تکلیفین دیتے تہے لیکن وہ خیرخواہی مین ان نادان اور

ناوافقون کے باوصف اپنی تکلیف اٹھانیکے کوتاہی نہین کرتے تھے اے عزیز
عقلاً بھی دیکھہ لی کہ خالصتہً للہ وہی امر ہے جسمین اپنا کوئی فائدہ دنیاوی نہو
اے عزیز جو جامہ کہ اُن کو خدا تعالےٰ نے عطا کیا تہا وہ کیا جان ہے کسی کی کہ
مثل ایک سر تار اسکی کام مین لا سکے لیکن مرید اور پیر کو واجب اور لازم ہے کہ
حتی الوسع اپنے پیر کی پیروی مین کوشش رکہے اور مضمون ہدایت مشحون
لایخافون لامۃ لایم کو ہمیشہ پیش نظر رکہے خوشنودی خدا اور رسول کو ہر وقت اور ہر لمحہ
سب باتون پر مقدم رکہنا چاہیئے فقیر نے اختیار عقیدہ باپ دادا بہائی بند
کنبہ قبیلہ کی عقاید دیکھہ کر نہین کیا اور قرآن اور احادیث سے بھی یہی ظاہر
ہے کہ اختیار عقائد بفحوائے انا وجدنا ابارنا کہ یہ مقولہ کفار کا تہا نہین کرنا چاہیئے بلکہ
جو کچھہ پیغمبر صاحب پروردگار عالم کے ہان سے لائے ہین اور انہون نے اور اُن کی
اہلبیتؑ نے کیا اور فرمایا اُسپر عمل کرنا چاہیئے اور اُن عقائد کو دل مین مستقیم کرنا چاہیئے
اس مین مان باپ خویش اقربا بُرا مانین یا چھوٹ جاوین تو پرواہ کرنی نہین
چاہیئے اے عزیز یہ مقام بہت نازک ہے کتب سیر اور تواریخ دیکہنے سے بشرطیکہ
انسان عقل اور ادراک صحیح رکہتا ہو کو کیفیت اٹھا سکتا ہے فقیر نے اکثر فرقون
کی کتابین دیکھین کتب تاریخ سے عجب عجب طرح کی حال ظاہر ہین فقیر کو ابتدا
حال سے تحقیق کی طرف بہت نظر رہی اکثر علما فریقین اور بیشتر فقرا اسی بد نظر
اسی غایت اور غرض کی ملاقات کی استفادہ علوم رسمی و ظاہری بہی شیعہ سنی
دونو فرقہ کے عالمون سے کیا علما کو بیشتر مبتلائے نفسانیت پایا ہان فریقین مین
جس عالم کو فقیر کے صحبت کا کچھہ چسکا لگا ہوا پایا اسمین کچھہ کیفیت پائی ورنہ الا ما شاء اللہ

ہی خوب جو غور کیا تو واضح ہے کہ علمانے مختلف حیثیات نفسانی سے کہ تفصیل
مین اسکے وقت صرف کرنا فقیر محض تضیع اوقات اور خلاف مقصود ماخن فیہ جانتا ہے
عجب طرحکی افراط تفریط کر ڈالی ہے اگر تفصیل اور تصریح اس قسم کے امورات کی
اس جگہہ لکہی جاتی ہے تو مقدمہ طول کو پہنچتا ہے اور اصل مقصود بیان فضائل فوت
ہوتا ہے اس مقدمہ مین رسالہ ہدایت العوام مین فقیر نے کچہہ تفصیل سے لکہا ہے
جس کسیکو دیکہنا منظور ہو تو اسمین دیکہے اور اختیار لقب مین ہدایت فضیلت
اتباع و دوستداران اہلبیت مین انشاء اللہ لکہا جاویگا۔ کتب عقاید اور تفاسیر
و احادیث فرقہ شیعہ مین بالاتفاق پایا گیا اور عند المذاکرہ بعض شیعہ صاحبون سے
جو سنا بہی گیا تو واضح ہوا کہ یہ البتہ پیغمبر کو اور انکی اہلبیت کو بے شک و شبہہ
وقت تولد سے وقت وفات و شہادت تک معصوم جانتے ہین اور کسی طرحکا
سہو اور خطا عمداً یا سہواً کبہی کسیطرح کسی حالت مین ان سے نسبت نہین دیتے
کتب عقاید سنت جماعت مین جو دیکہا گیا اور عند التحقیق علماء سے بہی کہ بعضونسے
خاص فقیر نسبت تلمذ رکہتا ہے سنا گیا تو واضح ہوا کہ انکی ہان صرف پیغمبر کو
بعد مبعوث ہونے کے پیغمبری پر معصوم جانتے ہین سو بہی قصداً گناہ سے اور اہلبیت
رسول کو اصلاً معصوم نہین جانتے مگر بعضے محفوظ لکہتے ہین چنانچہ کتب احادیث
مثل صحاح الستہ سے سنت جماعت کی بعضی حدیثون سے ہویدا ہے کہ بعد پیغمبری بہی
پیغمبر صاحب سے سہواً معاذ اللہ خطائین صادر ہوئین اور نماز مین سہو واقع ہوا
نماز قضا ہوئے بسبب سو جانے کے جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین ہے لیکن
انکی ہان بہی بعضے وہ ہی علماء جو حقیقت آگاہ اور فقر کا چسکا رکہتے ہین جنکی طرف فقیر نے

اوپر اشارہ کیا البتہ اُن کے اقوال سے ہویدا ہی کہ عقیدہ اونکا درباب عصمت مثل
عقیدہ شیعون کے واضح ہے یعنی وہ پیغمبر صاحب اور انکی اہلبیت کو ہمیشہ صغایر و
کبایر سے عمداً سہواً مہد سے لحد تک معصوم جانتے ہین۔ بعضے فی زماننا بہی جن سے
خاص فقیر سے اتحاد و بے تکلفی کی ملاقات رہی ہویدا ہوا کہ اگرچہ ظاہر مین لقب
اور عقیدہ اونکا بموجب مندرجہ کتب عقاید اُن کے کی ہی لیکن اظہار ایسے عقاید
کا کچہہ تو بوجوہات مختلفہ مفاد و مضار دنیوی سے اور کچہہ بپاس شرم ترک رسومات
قدیمہ آبا و اجداد و اسلاف اور کنبہ قبیلہ موجودہ کے۔ اکثر احادیثین کتب سنت جماعت
مین بہی موجود ہین کہ جنسے عصمت پیغمبر صاحب اور انکی اہلبیت کے جنکا ذکر لبسط و
تفصیل سے اوپر ہوا ہویدا ہے اور مطابق اسکے کتب شیعہ مین اہلبیت سے احادیث
مرویہ دیکہی گئین کہ اُن مین صاف صاف تصریح ہے کہ کسیطرح کی گنجایش اور محل
تاویل نہین قریب وہ بہی لکہی جاتی ہین اور یہی سبب ہے کہ بعض علما حقیقت
آگاہ اِن کے بہی قایل عصمت بموجب تصریح صدر پائے جاتے ہین اور جو عالم
ہوکر اِس نصیب سے بے بہرہ پایا جاوے تو جانو کہ مقہور و مغضوب الہی ہے۔
وہ حدیثین جو علی العموم و اطلاق عصمت رسول و اہلبیت رسول پر کتب سنت جماعت
مین بہی ہین اون کی تطبیق تو البتہ کتب شیعہ مین پائی جاتی ہے اور جو حدیثین
سہو و خطا کی ہین وہ صرف کتب سنت جماعت مین پائی گئین اسسے عقیل و
فہیم قطع نظر تحقیقات عقلی اور نقلی وغیرہ مراتب کے خیال کرسکتا ہے کہ ازبسکہ
وہ حدیثین ہم خلاف عقل و نص قرآنی اور ہم خلاف نقل یعنی احادیث متفق علیہا
فریقین کے ہین تو پر ظاہر ہے کہ قابل اعتماد نہین لیکن فقیر نے فریقین کی کتابون کی

بہت سعی و کوشش کر کے انکی بہی تحقیقات کی اور اُن کے راوی کتب رجال مین
سے بہت تفتیش سے نکالی واضح ہوا کہ یہ اُسی قسم کی احادیث مین سے ہین
جو زمان حکومت بنی امیہ مین موضوع ہوئی ہین اور تمین وہ وہ راوی ہین جن
کو یزید کے باپ نے ہزار ہا روپے اسی کام کے لئے دئیے ہین تفصیل اسکی فقیر لکھ چکا ہے
کہ یہان غیر مقصود مورث تطویل ہے ہدایت العوام مین کتب معتبر سیر و
تواریخ اور اسمائے رجال سنت جماعت سے بہی فقیر نے بہ تشریح لکھا ہے جس
طالب تحقیق کو دیکہنا منظور ہو اُسمین دیکھے یہان مختصراً اتنا بس ہے کہ قاضی
عیاض مالکی اور محقق دہلوی اور نووی شارح صحیح مسلم وغیرہم اکثر علمائے معتبرہ
سنت جماعت سے بہی تکذیب وجہ جان احادیث کے مضمون اور اون کے راویونکی
صاف واضح ہے اور کتب شیعہ سے قاطبتہً بلکہ بعضے راوی اس حدیث کی وہ ہین
کہ چہہ سات برس بعد اس واقعہ کے جسکا وقوع معاذ اللہ روایت کرتے ہین
خود مشرف بحضوری پیغمبر صاحب ہوئے اور اسلام ظاہر کیا اور فی الحقیقت بہلا
سہو کرنا پیغمبر صاحب کا نماز مین اور سو جانا اور قضا ہو جانا نماز کا کسطرح عقل و
اعتقاد معتقد پیغمبر صاحب کا گوارا کرے جبکہ خدا تعالیٰ اپنے اس افضل اور
خاتم النبیین کے حق مین فرماوے ۔ الم نشرح لک صدرک اور فرماوے سنقرئک
فلا تنسیٰ اور امثال اسکے اور ام المومنین حضرت عائشہ سے یہ حدیث مروی
ہو جو متفق علیہا فریقین کی ہے خصایص پیغمبر صاحب مین کہ عالم ظاہری
مین کہ بمقتضائے عروض بشریت ظہور لحوق اُسکا ضرور ہے آپ کی آنکہین
سوتی تہین اور قلب جاگتا تہا اور صدہا حدیثین فریقین کی متفق علیہا اسی قسم

کی ہون کہ ہر ایک اپنی جگہہ مذکور ہے پھر کیونکہ دل صاحب ایمان کا اور زبان اہل
ایقان کی یاری دے کہ ایسے پیغمبرؐ کو نسبت سہو و خطا کی دے سکے اے عزیز
بات یہ ہے کہ سلاطین بنی امیہ وغیرہ جابرین کا حال کتب تواریخ فریقین سے
ظاہر ہوتا ہے کہ شراب پی پی کر مسند نبوی پر بیٹھتے تھے نماز مین سہو
اور خطا کرتے تھے اِن عیبون کے چھپانیکو رسول اور اہلبیتؑ رسول کے
فضائل چھٹنے کو اور اپنی اکثر احباب اور احباب اصحاب نبی کے یکسان کرنیکو ساتھ
اہلبیتؑ کے کہ بیشتر اونمین کو ئی چالیس برس کی عمر مین کوئی اس سے بھی زیادہ
کوئی کم اس سے مشرف باسلام ہوا اور اتنی مدت عمر تک علی الاعلان
بت پرستی اور شراب نوشی وغیرہ ساری اس قسم کی باتون مین گذرانی
اور اُن مین سے سوائے اہلبیتؑ نبوی کے کسی کے لئے کوئی عصمت یا حفظ
کا قایل نہین ہوا بلکہ خطا مین پے در پے اکثر اُنسے صادر ہوتی تہین اور اہلبیتؑ
اور خود جناب نبوی پر ظاہر ہے کہ حقیقۃً اِن سب باتونسے ابتدا ہی سے پاک اور مبرا
تھے اور سب کے دلونپر یہ بات ہویدا تہی اگرچہ ظاہر مین بسبب خوف حکومت
کے دم نہ مارتے تھے سو واسطے آنیوالی نادیدہ اور ناواقف جماعتون کی غرض
بسبب چند در چند اسباب و اغراض مختلفہ کے وضع احادیث اس قسم کی کروائین
اور ہوئین خصوص یزید کے باپ نے اس قسم کی باتین جو جو کچہ کروائین کتب
تواریخ دیکہنے سے ہویدا ہوتا ہے اُن دنونمین جو شخص اتباع و ہوا خواہ اہلبیتؑ
معلوم ہوتا تہا وہ جانسے مارا جاتا تہا بلکہ کوئی شخص غیر اتباع و مقلد اہلبیتؑ کا
بہی اگر فضائل مین کوئی حدیث ظاہر کرتا تہا تو جانپر آ بنتی تہی - چنانچہ حال صاحب

صحیح نسائی کا کتب فریقین سے ہویدا ہے کہ اُسنے کتاب لکھی جس مین کچھ فضائل
اہلبیت تھے آخر غریب یہان تک تنگ ہوا کہ پھر صحیح نسائی لکھی اور پھر بھی
ستھم مارا گیا ابن عرفہ معروف قضویہ کہ محدثین معتبرہ سنت جماعت سے ہے اپنی
تاریخ مین لکھتا ہے کہ اکثر احادیث زمان بنی امیہ موضوع ہوئین تقرب کے لئے اُسنے
برخلاف مین بنی ہاشم کے فضایل مین انکی اعتبار کے صاحب خلاصتہ الخلاصہ اور
صاحب جامع الاصول بہت تفصیل سے لکھتے ہین کہ جماعت کثیر نے بسبب مختلف
اغراض و مقاصد کے بہت احادیث وضع کین صاحب جامع الاصول بعد کلام
طویل کے لکھتا ہے کہ واسطے ملوک کے بہت حدیثین وضع ہوئین سب عقیل
سلیم الاذہان اور ماہرین تجربہ کار زمان غور کر سکتے ہین کہ بفحوائے مقولہ حضرت
سعدی شیرازرحمہ اللہ الناس علی دین ملوکھم خاص وعام کا اس زمانہ کیا
حال ہوگا ہم دیکھتے ہین اس زمانہ مین بھی کہ بہتیری لوگ مسلمان ہین امت محمدی
مین کہ قرآن وحدیث کی اعتقاد کا ادعا کرتے ہین لیکن جبکہ کام غیر دین سلام
تنخواہ بیش قرار دیتی ہین اور سند افتا یعنی تجویز انفصال مقدمات سپرد
کرتے ہین اور حکم انہین دیتی ہین کہ ہمارے آئین وقانون کے بموجب فتوٰی جاری
کرو یعنی تجویز انفصال اس آئین پر جو مخالف ہے قرآن اور احادیث کے تو یہ لوگ
باوصف علم وفضل کامل صاف آیہ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون
کو پس پشت نطاق نسیان پر رکھ کر بطمع حکومت زخارف دنیوی کہ فی الحال
وبالفعل حاصل ہوتی ہے بموجب خوشنودی حکام کے صاف اور بے کھٹکے عمل
کرتے ہین ہر روز دیکھنے مین آتا ہے کہ اکثر ظاہر الاسلام مفتی ڈگریان سود کی

یعنی حکم دلوانے سود کا اور صدہا احکام برخلاف اپنے مانے ہوئے دین کے دہڑا دہڑ
جاری کرتے ہین اور دعوا ایمان وعمل کا قرآن اور حدیث پر گویا سجدہ کا ماتھے پر مصداق
رسول اللہ جامع الاصول کتاب معتبرہ احادیث صحاح سنت جماعت مین اور بہی
کتب شیعہ مین جو مضمون ہے فی الحقیقت منجملہ معجزات پیغمبر صاحب کے ہے
آپ پہلی ہی سے فرما گئے تھے کہ میرے بعد ایسے لوگ پیدا ہونگے کہ نمازین اوس
قرآن پڑہین گے مسجدون مین آوینگے بالجملہ سب باتین ایمان کی اون سے
بہت ظاہر مین ہونگے لیکن درحقیقت ایمان سے ایسے معزور اور دور ہونگے
جیسے تیر بعد انفصال کے کمان سے اے عزیز یہی حال کتب تواریخ دیکہنے سے جب کا بہی
ظاہر ہے نفسانیت اور طمع دنیوی بد بلا ہے خدا محفوظ رکہے حال شہادت جناب
سید الشہدا جگر گوشہ رسول مقبول پر کہ وہ بہت واضح ہے کہ پیغمبر صاحب کی سب
امتی معتقد رسالت اہل ایمان کہلاتے تہے جنہون نے یہ کچہہ کو تنگ کیے اور عترت
طاہرہ سے کس تعظیم اور رحم دلی سے پیش آئے اور حرمت خانہ نبوی کیا ملحوظ رکہی
امام حسن کہ اشبہ ترین صورت مطہر رسول مقبول تہے حال اونکی شہادت کا زہر سے
اور زہر دلوانا اور خوشی ہونا ساتہہ استماع خبر شہادت کی یزید کے باپ کا کنز العباد
اور استیعاب ابن عبد البر اور فصل الخطاب احمد پارسا اور اعتراف صاحب خزینۃ الجلالیہ
اور ملا نور الدین جامی اور مولفان وفار الوفا فی اخبار دار مصطفے اور تصریح نزل الابرار
مرزا محمد معتمد خان بدخشی وغیرہم کتب سنت جماعت اور اکثر کتب شیعہ سے از بس
واضح ہے یہان تک کہ فاختہ بن قرظہ نے اوسکے مسرت کرنے پر کیسی عزت دار
فضیحت کی معاذ اللہ منبر پر سب کرنا ہوا امیر المومنین علی ابن ابیطالب

اور دونو شاہزادون اور اونکی ہمراہی مثل حضرت محمد بن ابی بکر وغیرہ کو مستقصدے اور
استیحاب ملے کو رالصدر وغیرہما سے از بس واضح حال حدیث متفق علیہا فریقین کے
نہایت صحیح موثق سب جانتے تھے کہ فرمایا رسولخدا نے من سب علیاً فقد سبنی
ومن سبنی فقد سب اللہ یعنی جس شخص نے سب کیا علیؑ کو اوسنے مجھے سب کیا اور جسنے
مجھے سب کیا اوسنے اللہ کو سب کیا یعنی برا کہا تحفۃ المحبین مرزا محمد معتمد خان بدخشی
اور دارقطنی وغیرہ کتب معتبرہ سنت جماعت مین صاف لکھا ہے کہ مروان وغیرہ بموجب
حکم یزید کے باپ کے جو مرتکب اس حرکت شنیعہ کے ہوتے تھے اونسے پوچھا گیا کہ تم
کیونکر باوصف جاننے اس حدیث کے ایسی حرکت شنیعہ کرتے ہو مروان نے جواب
دیا کہ سچ حدیث ہم جانتے ہین لیکن کام ہمارا بغیر اسکے مستقیم نہین ہوتا اور یہ سب
اصحاب نبی کے تھے اے عزیز جب یہ نوبتین تھین تو وضع احادیث ان باتون سے
محل تعجب نہین۔ اکثر مابعد کے علما کچھہ تو بسبب اتباع کذابی کے کچھہ بسبب ذہن نشین
ہوجانے مضامین مندرجہ کتب سابقین اپنی سمجھے کہ یہی غرض اور غایت تھی وضاع
وبانی وضع کی اور کچھہ بسبب پائی جانے باپ دادا اپنے کے ایسی حالت پر اور کچھہ
بسبب کثرت اور اجماع بہت سے لوگون کے کہ مدت سے ایک حال پر چلے آتے ہین
اور سالہا سال چلے آنے حکومت اور اقتدار حکام مخالف اہلبیت کے کہ اسی اوپر کئی
برس تو خاص حکومت بنی امیہ کی رہی اور بعد اون کے عباسیہ وغیرہ کی بھی صدہا
سال اسیطرح پر غرض بوجوہات گوناگون و بوقلمون اسی قسم کے عقاید یعنی ایسی
احادیث پر قایم رہے ہان جن کو تائید ازلی شامل حال رہی وہ اگرچہ ظاہر مین
ایسے ہی کچھہ دیکھلائی دیتے رہے لیکن باطن مین احادیث موثقہ اہلبیت و عترت نبوی

پر دلیسے قایم رہی بلکہ بعضون نے وقت مرگ باعلان ظاہر بھی کردیا چنانچہ بعضے
شافعیہ کے حالسے انہین کی کتابو نسے ظاہر ہے اور بعضون نے تا بہ مرگ بجز اپنے
رازدارون کے بھید نہین کہولا اے عزیز نفسانیت بد بلا ہے انسان از بس
ضعیف البنیان ہے ہر وقت اور ہر لمحہ استعاذہ پروردگار عالم سے چاہیئے کچھ
طمع جاہ و منصب اور مال و متال دنیوی ہی پر نہین منحصر ہے بعضے وقت طمع نام
آوری اور مناظرہ اور مکابرہ مین بھی نفسانیت آجاتی ہے چنانچہ اکثر علما ر ایسی
بلا مین بھی گرفتار ہو گئے ہین اور ہر عاقل صاحب ادراک سلیم بتجربہ بھی بخوبی جان سکتا ہے
کہ بسا اوقات وقت مناظرہ و مقابلہ بعضے لوگ بلکہ خاص علما ر تک دیکھے جاتے ہین
کہ اپنے مخالف کے قایل کرنیکو اظہار خلاف واقع بلکہ خلاف معتقد اپنا بھی بسبب زیادہ
پسند اور مستحسن معلوم ہونے غلبہ اور سرسبزی سخن کے نفس کو پسند و مختار کرتے
ہین لیکن جہلا اور ناواقف بیچارے بیحد و شمار بسبب اسکے مفت گمراہ اور خوار
ہوتے ہین کیونکہ جو کہ موجود ہین سو تو خود باستماع تقاریر کے اور جو اس قسم کی باتین
تحریر مین آیئن تو جب تک وہ تحریر روئے زمین پر موجود رہی گمراہی لوگونکی جاری ہے
کسواسطے کہ یہ دیکھنے والے بیچارے یہ خیال کرتے ہین کہ ایک بڑے مشہور عالم نے
جو ایسا لکھا ہے البتہ یہ صحیح ہوگا۔ فقیر نے کتاب تحفہ اثنا عشریہ جناب حضرت مولانا
مولوی شاہ عبد العزیز صاحب رحمہ اللہ مین جو بہت مشہور عالم تھے سنت جماعت
کے دیکھا وہ لکھتے ہین کہ حدیث سہو اور قضائے نماز کافی کلینی اور تہذیب ابو جعفر
طوسی شیعون کی کتابو نمین بھی ہے سو بموجب حوالہ اُن کے فقیر نے تلاش کیے
اگرچہ جناب معظم اللہ میرے استاد کے استاد تھے لیکن ایمان کی بات یہ ہے

کہ انجام کار صداقت مقال اُن کے واضح ہوئی یا تو یہ تحریر ارشاد انکا بسبب
تعصب مذہب کے معلوم ہوتا ہے یا یہ بات ہے کہ مدار اس کتاب کا انکی ایک کتاب
ہے نصر اللہ کابلی کی جسکا نام ہے صواقع کیونکہ انہون نے کچھہ قدر ہی قلیل تو اپنی طرف
سے تقریر کو تفصیل دی ہے ورنہ باقی سراسر ترجمہ ہی اُسی کتاب کا اور وہ بھی بڑا
عالم تھا سنت جماعت کا اُسنے بھی مقابلہ مین علماے شیعہ کے یہ تصنیف مناظرانہ
بطریق ردوکد کی ہے اور انکی بھی ماموو غیرہ بعضے اقربا عالم مشہور شیعون کے تھے
تو ظاہر اسباب یہی ہویدا ہی کہ یا تو انہون نے نصر اللہ کابلی کی تحریر پر اعتماد کیا
کہ علمائے مشاہیر سلف سے انکی تھا یا اپنی ہمسر ہم عہد علمار ہمچشمونکی اعلان الزام و قابلیت
کیواسطے اظہار قابلیت کو کام فرمایا بہر کیف یاد ہو کہ کہا تا اگلونکی تحریر پا نفسانیت کچھہ نکچھہ
اس سے ظاہر ہوتی ہے کیونکہ عند التحقیق و تفتیش واضح ہوا کہ کتب شیعہ محولہ جناب
ممدوح مین یہ حدیثین بطریق نقل کی ہین سنت جماعت سے نہ بطریق صحت اعتقادی
بلکہ کتاب تہذیب الاحکام محولۂ مذکور الصدر مین صاف یون لکھا ہے کہ زرارہ نے
پوچھا امام محمد باقرؑ سے کہ وہ شیعون کے ہان بارۂ امامون عترت معصومین مین ہین
کہ یا امامؑ آیا پیغمبر صاحبؐ نے دو سجدہ سہو کے کئے ہین آپنے فرمایا کہ نہین اور نہین
کرتا سجدہ سہو کا کوئی امام یعنی سہو معصوم سے ہرگز صادر نہین ہوتا کہ محتاج
سجدہ سہو کے تدارک کا ہووی اور پہر ابو جعفر محمد بن حسن طوسی مصنف تہذیب
مذکور اسی جگہہ کہتا ہے کہ ہم یعنی سب علمار شیعہ کے جو فتوا دیتے ہین تو اسی بات
پر کہ متضمن ہے اس خبر کو اور وہ خبر جو متضمن سہو پیغمبر صاحبؐ کی نماز مین ادر
واسطے سجدہ تین مین ہے وہ خبر بموجب اخبار سنیون کے ہے اور اسیطرح خبر لیلة التعریس

یعنی قضائے نماز کی حدیث کو علمار شیعہ نے صاف وضعی لکہا ہی اے عزیز جب فقیر نے
اپنی آنکہہ سی یہ بات دیکہی تو کمال متعجب ہوا اور اکثر باتین اور اسی قسم کی کہ شیعون کی
کتابون مین بحوالہ کتب سنت جماعت کی فقیر نے دیکہین تہین تحفہ مین انکا جواب ورد
جو دیکہا تو مجہے ایسا خیال ہوا کہ شاید جیسے انہون نے حوالہ دیدیا ہے ایسا ہی حوالہ علمائے
شیعہ نے بہی دیدیا ہوگا چنانچہ تحفہ مین مین نے بیچ شروع باب مطاعن کی
تیسرے طعن مین دیکہا کہ انہون نے صاف لکہا کہ علمائے شیعہ جو تذکار جیش اسامہ
مین لکہتے ہین کہ پیغمبر صاحب نے فرمایا جہزوا جیش اسامۃ لعن اللہ من تخلف عنہا
کتب سنت جماعت مین ہے یعنی سامان کرو لشکر اسامہ کا لعنت کرے خدا
اُس پر کہ واپس آئے اُس لشکر سے سو یہ جملہ لعن اللہ من تخلف عنہا ہرگز کتب
سنت جماعت مین موجود نہین یعنی اس سے صاف ظاہر ہوا کہ شیعہ غلط حوالہ
کتب سنت جماعت کا دیتے ہین اے عزیز چونکہ میرے استاد کے استاد
اور نہایت ثقہ اور معتبر عالم مشہور تہے فقیر بہی ایک زمانہ مین کہ عالم جوانی تہا
اِس اعتماد پر بعضے شیعون سے اکثر بحث اٹہا لیکن چونکہ عطائے ایزدی سے
ہمیشہ سے فقیر کو مقصود اور نظر تحقیق پر رہی اکثر جگہہ سے کتابین تلاش کین اور
دیکہا تو واضح ہوا کہ ملل نحل وغیرہ اکثر کتب معتبرہ سنت جماعت مین بے شک
و شبہہ جملہ منکرہ حضرت ممدوح موجود ہے فقیر کو کمال عبرت ہوئی اور خدا سے
پناہ مانگی کہ خداوند اتو اپنی عین عنایت اور تصدق سے اپنے حبیب اور اُسکی
محبوبین طاہرین کی شر نفسانیت سے محفوظ رکہہ اے عزیز یاد رکہہ قطع نظر اپنے استاد
کے استاد ہونے کے بِتصنع مین کہتا ہون کہ یہ عالم متبحر اپنے وقت کے اقران و

امثال مین یکہ زمان اور نہایت بے طمع اور متوکل شخص منتخب روزگار مشہور
تھے لیکن پھر یہ حرکتین بحسب ظاہر بجز ہوائے غلبہ اور گوئی سبقت میدان مناظرہ
اور ہوا ہئی پرورش سخن کہ یہ بھی ایک شعبہ ہی نفسانیت کا کوئی اور امر نہین معلوم
ہوتا کیونکہ اسی قبیل کے اور بھی اکثر باتین دیکھین علی الخصوص آیہ تطہیر مین بھی ایسا
ہی کچھ دیکھنے مین آیا کہ ظاہر مین کمال نمائش تبحر اور سخن پردازی اور سبقت گوئی
غلبہ خصم پر لیکن انجام اُسکا عند التحقیق و تنقیش ہر محقق طالب حق کی منتج ظہور
خلف مدعا اور مخالفت احادیث متفق علیہاے فریقین اور مآل اُسکا موجب
شرمساری روبرو رسول خدا اور انکی اہلبیت کے اور باعث رہزنی و واماندگی
جہلا چنانچہ صدہا چھوٹے موٹے طالب علم بلکہ اکثر علماے ظاہری معتقدین اُنکی
طرف انکی اعتماد پر انہین کو مضمون مصرح بر مصرح معلوم ہوتی ہین اصل حقیقت
یہ ہی کہ توفیق ایزدی شامل حال نہوتی اور اس تحقیق و تدقیق سے فقیر کو خیال
تطبیق نہ دل مین اٹھتا تو صرف بنظر انکی اعتماد ارشاد کے فقیر بھی ویسا ہی غافل
حقوق اہلبیت سے رہتا جیسا کہ انکی ارشادات کے اعتماد و اعتقاد سے ہر بے تحقیق
بشر خوار و بیخبر رہ سکتا ہی اے عزیز توفیق ہدایت ایزدی تو مقدم ہے لیکن ظاہر
اسباب بھی طالب حق کو ضرور ہے کہ تحقیق حق مین دل و جان سے سعی اور کوشش
ہمیشہ رکھی اور نفس الامر مین دیکھے کہ حقیقۃً اپنے لئے بھی یہ عیش دوام ہے تحقیقات
دونو فرقونکی جانچے کرے تو انجام کار بفحواے مضمون جوینده یابنده راہ راست
مستقیم پر آجاویگا اتنا یاد رہے کہ اطاعت خدا و رسول اور تمسک اہلبیت رسول
ہمیشہ منتقش خاطر اور اہم مقاصد و مہام دینی سمجھے اُسکے ادا و انجام مین رسوم اسلاف

اور کنبہ قبیلہ کا ہرگز خیال نکرے یہ یاد رہے کہ احادیث متفق علیہا اور موثقہ اہلبیت
سے عصمت پیغمبر صاحب اور اُن کی اہلبیت کی مہد سے لحد تک واضح ہے
اور بہی تطبیق و توفیق اُسکی احادیث موجودہ کتب سنت جماعت سے ہے
تو پہر انکو غیر معصوم خیال کرنا اور احادیث موضوعہ زمان بنی امیہ جو نفی آیات
و احادیث اور فرمودہ اہلبیت ہوا اُسپر متمسک اور اعتقاد کرنا صاف مخالفت ہے
ثقلین کی۔ اکثر فقہاے صوفیہ کی ملفوظات و مقولات خاصۃً فرقہ چشتیہ
کے کہ وہ بہی باسباب ظاہر فرقہ سنت جماعت مین منسوب و مشہور ہین اور انہین
مین شمار کیئے جاتے ہین جو دیکہے گئے اور اکثر اُس خاندان کی فقرا سے فقیر کو
صحبت خلوت اور جلوت کی بہی رہی واضح ہوا کہ خواص کُمّل جو ہین وہ بہی پیغمبر صاحب
اور اہلبیت کو بموجب مفسرہ صدر بے شک و شبہہ معصوم اعتقاد کرتے رہے
ہین اور اِس آیت کو خاص عصمت طہارت مین ان معصومین طاہرین کے
دلائل تخصوص سے جانتے ہین اے عزیز فقرا و اولیاے کمّل جو ہین انکا عجب
طرح کا حال ہے فقیر نے بیشتر کتب سیر و تواریخ اور اُنکی مقولات و ملفوظات
سے بہی پایا اور بعضے کاملین زمان سے بہی جنسے فقیر کو ملازمت نصیب ہوئی
اُنسے بہی یہی تحقیق و منکشف ہوا کہ اِن لوگونکو اگرچہ ظاہر مین سنت جماعت
سنت جماعت جانتے تہے اور ظاہر برتاو بیشتر انہین کا جو ظاہر مین صوم و صلوٰۃ ادا
کرتے تہے اسی قسم کا ہے کہ شیعہ سنی سب انہین سنی جانین اور بعضے انہین کے
ایسے کہ اعمالِ صوم و صلواۃ نہین کرتے تہے وہ اگرچہ باعتبارِ اعمال و افعال
شرعی مجہول الحال اور مذبذب رہے ہین لیکن بیشتر سُنی انکو سُنی سمجہتے رہے

اور شیعہ نہ سنی نہ شیعہ بلکہ بعضے شیعہ کہ زبان انکی بہت روان ہی انہین ملامت کرتے ہین لیکن نفس الامر مین حال انکا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بیشتر مستغرق اور محویت اور حالت جذب مین رہتے تھے جب ہوش و حواس مین ہوتے تھے تو صوم و صلواۃ کے قایل اور مقید تھے چنانچہ اب بھی فقیر نے بعض بعض کو ایسا پایا بہر کیف اس قسم کے لوگ کہ سنت جماعت زیادہ تر شیعو نسے جنہین اولیاے کمل مین گنتے ہین اون کے عقاید انکی ملفوظات و مقولات سے بھی پائی جاتی ہین کہ رسول و اہلبیت کو بے شک معصوم جانتے ہین نفس الامر مین جو خوب غور سے دیکھا جاتا ہے تو بسبب ضد اور نفسانیت کے شیعہ سنی بیشتر اپنی حد اعتدال اور استقامت جادہ اصول عقائد دین مختار اور مانی ہوئے سے بسبب افراط و تفریط نفسانی کے باہر ہوگئے ہین کتب عقاید اور احادیث سنت جماعت سے صاف واضح ہے کہ خروج کرنے والا امام پر خارجی ہے اور حضرت علی کو سب سنت جماعت چوتھا خلیفہ یعنی امام ہونیکا اقرار رکھتے ہین اور پھر اونپر خروج کرنیوالیکو کوئی پوچھے تو کبھی خارجی نہین کہنے کے حدیث ثقلین حدیث تمسک حدیث سفینہ کو کہ شرح ہر ایک کی اپنی اپنی جگہہ لکھی گئی ہے کہ انکی کتابون مین بھی یہ حدیثین مسلمات سے ہین اور عند التحریر اور عند المذاکرہ تمام خاص و عام انکی پاؤگی کہ دعوے اتباع اہلبیت کا کرینگے لیکن انجام کار نفس الامر مین جو دیکھو تو درحقیقت اس دعوے و اعتقاد پر قایم نہین صدہا باتین عقاید اور اعمال صوم و صلواۃ مین دیکھی جاتی ہین کہ صاف اور صریح انکی کتابون مین لکھا ہے کہ اہلبیت کا اس بات پر اجماع

تہا اور باقی یزید کے باپ وغیرہ اور گروہ اصحاب کا یون اجماع ہے اور بہتیرے
دیکہے جاتے ہین صاف اسیطرح پر جوکہ بموجب انکے اقرار کے خلاف مختار اہلبیتؑ
ہے اے عزیز تفصیل ایسے امور کی بہت طویل ہے اور یہان غیر مقصود طالب
حق کو اگر دیکہنا منظور ہو تو مستقصی اور استیعاب ابن عبد البر اور تاریخ ابن
اعثم کوفی جامع الاصول وغیرہا کتب سیر و حدیث اور تفسیر فخر رازی وغیرہ اور
تفاسیر انہین کے ہان کی دیکہے فقیر نے بہی ہدایت العوام مین کچہہ تفصیل لکہی
ہے اسکے دیکہنے سے مفصل و اضح ہوگا یہان مختصراً اتنا بس ہے کہ فخر رازی
وغیرہ جو بہت معتبر اُن کے ہان ہین خود لکہتے ہین کہ حضرت علیؑ کہ بعد نبی اعظم
اہلبیتؑ ہین بسم اللہ کو نماز مین جہر سے یعنی پکار کر پڑہتے تہے مگر یزید کے باپ
نے برخلاف اسکے حکم جاری کیا اے عزیز ظاہر ہے کہ کسی سنت جماعت کو بسم اللہ
بطریق اہلبیتؑ پڑہتے نہ سُنا ہوگا یعنی جہر سے بلکہ بہتیرے علمار کا فتوے جو کہ
آئمہ اربعہ سے انکی بین امتناع کا دیکہا جاتا ہے اور اسی فخر رازی وغیرہ اور دن
نے بہی لکہا ہے کہ حضرت علیؑ داہنے ہاتہہ مین انگوٹہی پہنتے تہے یزید کے باپ
نے بائین ہاتہہ مین جاری کی صاحب مستقصی وغیرہ خود سب لکہتے ہین کہ اہلبیتؑ
کا اجماع ہے کہ حضرت ابو طالب باپ حضرت علیؑ کے مسلمان مرے لیکن اجماع
حضرات سنت جماعت اور مقتداؤن انکے کا برخلاف اسکے کتب فقہ اور
حدیث مین فریقین کے پاؤ گے کہ خرگوش کے لئے ائمہ اہلبیتؑ فتوی حرمت
و امتناع کا دیتے تہے اور علمار بنی امیہ و عباسیہ اسکی حلت کا اور تمام سنی پاؤگے
اور پر فتوائے مخالفِ اہلبیتؑ کے الاوہ ہی بعضے اہل باطن کہ ظاہر مین نظر معرفت

مسبوق الذکر سنی کہلاتے تھے لیکن باطن مین اتباع اہلبیتؑ سے تھے چنانچہ حال شیخ علاء الدولہ سمنانی وغیرہ کا خاص سنت جماعت ہی کی کتابون سے ہویدا ہی اے عزیز اور صدہا ایسی ہی باتین اور اسی قسم کی ہین کہ بیان مختصر بھی انکا کلام کو مطول کرتا ہے اس سے لئے یہان اتنا ہی بطریق مشتے نمونہ از خروار کافی و لبس ہے۔ اور حال شیعہ صاحبونکا پر ظاہر ہے کہ مسلم اور معتقد علیہا اصول دین انکی پانچ ہین توحید عدل نبوت امامت معاد۔ کہ بسط و تفصیل انکی اپنی جگہہ پر مذکور ہے لیکن فی زماننا اکثرون نے انکی یہ حال کر دیا ہے کہ اصول دین اور اور فروع و لوازم اُن کے تو بالائے طاق مگر لعن اور برا کہنا مجلسون مین ممبر و نبر بے تحقیق و تدقیق مستحق اور غیر مستحق اُسکی اپنا شعار پکڑا ہے اور اُسکا نام شعار مذہب حقہ ظاہر کرتے ہین اور نفس الامر مین جو کتب تاریخ و سیر سے ہویدا ہی اور اوپر بھی ذکر ہو چکا تو واضح ہے کہ یہ شعار یزید کے باپ وغیرہ بنی امیہ کا ہے کہ وہ ممبر و نبر معاذ اللہ حضرت علیؑ اور حسنینؑ اور انکی ہمراہیونکو اسیطح علی الاعلان التبہ برا کہتے تھے اے عزیز اگرچہ انہین کتب سیر و تواریخ مصرحۂ صدر سے یہ بات بھی ہویدا ہے کہ اُس زمانہ مین جس زمانہ مین کہ یزید کے باپ نے یہ حرکت شروع کی تھی جناب امیرؑ نے بھی ہمبر پر بد دعا اُسکے اور اُسکے اعوان و انصار کے لئے فرمائی چنانچہ استیعاب ابن عبد البر اور مستقصی مین صاف ہی کہ جناب امیر نے بیچ قنوت کے یزید کے باپ اور عمرو عاص اور ابو الاعور سلمی وغیرہم اسکے اعوان و انصار پر بد شک بد دعا اور لعنت کی اور خطیبون کو بھی یہی حکم فرمایا اور مشکوٰۃ شریف سے بھی

بموجب احادیث متفق علیہا صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی جو نہایت معتبرہ کتب احادیث
سنت جماعت سے ہین ظاہر ہی کہ پیغمبر صاحب نے بہی جبکہ دعائی نجات کی ہے
واسطے سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ربیعہ وغیرہما کے کہ اصحاب قرار آنحضرت سے تہے
تب بددعا بہی کی ہے واسطے اُن موذیون اور انکی قبیلونکی جنہون نے اذیت
دی تہی ان قرار کو اور لعنت بہی کی نام بنام ای عزیز لعنت کرنا یزید کے باپ وغیرہ
اسکے ہمراہیون کو حضرت علیؑ کا حقیقۃً بموجب سنت پیغمبرؐ صاحب کے تہا او
نہایت مطابقت رکہتا تہا فعل پیغمبرؐ صاحب سے کیونکہ انہون نے جیسا اس بات
کو کام فرمایا تہا ویسی ہی بات یہان بہی ہوئی تہی کہ یزید کے باپ اور اسکے
اعوان و انصار نے جناب عمار یاسر کو کہ مقرب ترین اصحاب رسول تہے شہید کیا
جنکے حق مین بموجب تصریح صحیح بخاری وغیرہ کتب صحاح سے واضح ہے کہ فرمایا تہا
کہ اے عمار تمہین فرقہ ناری اپنی طرف بلائے گا تم اودہر نجانا اور ساتہہ علی کا دینا
اور فرقہ ناری تمہین قتل کریگا اور ہزارہا اتباع علیؑ کو کہ بیشتر اصحاب رسول
مقبول سے تابع امام و خلیفہ مقبول فریقین تہے انکو شہید کیا اور محمد بن ابی بکر
صحابی اور صحابی زادہ معظم کو بعد شہادت کیا کیا اذیتین دین تو بددعا حضرت علیؑ
کی کہ نفس رسول مقبول تہے اور لڑائی انکی بموجب تاویل قرآن کے بمنزلہ لڑائی پیغمبر صاحب
کے تہی مثل بددعا پیغمبر صاحب کے کہا چاہئے اے عزیز لعنت کرنا اور بددعا فرمانے
پیغمبرؐ صاحب اور جناب امیر کے بموجب مصرحہ صدر اور مفسرہ کتب فریقین البتہ
بے شک ثابت اور مسلم بلکہ قرآن مین بہی جابجا لعنۃ اللہ علی الظالمین اور لعنۃ اللہ
علی الکاذبین بے شک موجود۔ لیکن یہ حکم خدا و رسولِ مقبول یا جناب امیر المومنینؑ

حضرت علیؑ اور اہلبیت کا کسی کتاب شیعہ اثنا عشریہ سے بھی ظاہر نہین اور کبھی
ایسا حکم نہین دیا کہ خدا کیواسطے تم ہمیشہ نام کو تو مجلس امام حسین کی عزا کی کرو اور
ایک سرے سی مخالف یا غیر مخالف معاند یا غیر معاند اہلبیت کو بلا تحقیق اور بغیر انکشاف
حال کے لعنت کیا کرو اور جو ایسی ہی بات کرے تو اسی ایک لال روٹی دو نہین
تو ندو اور اسپر بھی لعنت کرو اور ایک غل اور شور زمین سے آسمان تک پہنچاؤ
فقیر نے فرقہ شیعہ اثنا عشریہ کے سوا کتب عقائد وغیرہ انکی اکثر جلسہ خلوت اور
جلوت کی بھی دیکھی اور انکی خواص وعوام سے بھی صحبت رہی خواص کو نہایت معقول
پایا اور واضح ہوا کہ اُن کے ہان بے شک اصول دین مین بھی پانچ اصول مین
جو اوپر کہے گئے یعنی یکہ اور لاشریک معبود جاننا ذات پاک پروردگار کا اور عادل
جاننا اسکا اور انبیاء ما سلف کی نبی ہونیکے بعد خاتم الانبیاء جاننا پیغمبر خدا محمد مصطفی
کا اور امام وخلیفہ جاننا جناب مولائے مومنین علیؑ کا بلافصل بعد پیغمبر صاحب کی اور خلافت
کو انکی اولاد مین تا قاسم آل محمدؐ امام محمد مہدی آخر الزمانؑ کے بموجب حدیث اثنا عشر
خلیفہ کے منحصر جاننا اور اعتقاد اس بات کا کہ خدا تعالےٰ بعد موت کے سب مخلوقات
عالم کو پھر زندہ کریگا اور بموجب حکم پروردگار قیامت کو جزا سزا ہوگی بالجملہ اعظم اور
اہم نزاع انمین اور سنیون مین امامت پر ہی یعنی سوا امامت کی چارون اصول
مذکور کے اعتقاد مین تو دونو گروہ مین ملتی جلتی ہوئی ہین کچھہ عنوان وتعبیر مین جو فرق
ہے سو اتنا محل نزاع نہین مگر امامت مین بکمال تفرقہ زمین آسمان اور بُعد مغرب
اور مشرق کا ہے کیونکہ سنی بعد پیغمبر صاحب کے حضرت ابوبکر اور پھر حضرت عمر
اور پھر حضرت عثمان کو امام وخلیفہ جانتے ہین اور بعد ان تینون صاحبون کے

حضرت علیؑ کو سو بہی قصہ حکمین تک اور انکی اولاد طاہرین مین کسیکو خلیفہ نہین جانتے
بلکہ حدیث اثنا عشر خلیفہ کے بموجب یزید کے باپ اور خود یزید اور عبد الملک بن
مروان اور اسکے چارون بیٹے اور ایک پوتے کو کہ حال اسکا مفصل قاضی عیاض مالکی
اور ابن حجر شارح صحیح بخاری اور جلال الدین سیوطی صاحب تاریخ الخلفا وغیرہم نے
بتشریح لکہا ہی فقیر بہی ذیل شرح حدیث اثنا عشر خلیفتی مین انشاء اللہ بتفصیل لکہیگا
بالجملہ بموجب اصل اصول دین مسلمہ اور کتب احادیث اور مختار خواص شیعون کے
بموجبات ظاہر اور مستنبط ہے تو یہ ہے کہ بعد پیغمبر صاحب کے چونکہ امام و خلیفہ منصوص
حضرت علیؑ ہین تو جس کسی نے انسے اس امر مین مزاحمت اور مضائقہ کو راہ دی
اور انہین امام اور خلیفہ نجانا وہ انکا مخالف ہوا اور مخالف علیؑ مخالف رسول ہے
اور مخالف رسول مخالف خدا ہی اس سے بیزاری عین ایمان ہے پر ظاہر ہے کہ بیزاری
مخالفین حضرت علیؑ کی بے شک اہل ایمان کے نزدیک عین ایمان ہے کیونکہ احادیث
متواترہ فریقین سے کہ ہر ایک حدیث اپنی جگہہ پر تشریح ہدایت فضائل علیؑ مین
مرقوم ہے ثابت ہے لیکن یہ بہی پر ظاہر ہے کہ بیزاری امر دیگر ہے اور برا کہنا مخلصون
بہ حیثیت مصرحہ کذائی صدر امر دیگر ہے بلکہ مخالف طریقہ مستحسنہ اخلاق اور مخالف
عادت اور طریقہ اپنی ملنے ہوئے پیغمبر صاحب اور امام اور خلفا کے چنانچہ تفسیر آیت
انک لعلیٰ خلق عظیم مین فقیر نے بتفصیل و تشریح پہلی ہدایت مین لکہا ہے اور
پہر ترقی اکثر عوام شیعہ کے یہان تک کہ بہتیرے لوگ کہ جنکو خاص علماے معتبر اور
مسلم انکی اور مجتہد اپنے عصر کے ذیل گروہ شیعہ مین لکہہ گئے ہین اور شمار شیعہ مین
کیا ہی انکی حق مین بہی لام و کاف بے تامل اور بے تحاشا جو جمین آتا ہے بولنے لگے ہین

اور اصلا تفتیش حقیقت حال مین توجہ اور سعی نہین بلکہ اگر کوئی ماہر اور واقف
حقیقت حال کا انہین کی گروہ مین سے مانع ہو تو وہ بھی جماعت سنیون مین اور
گروہ مردود دین مین شامل کیا جاتا ہے بعضے محفلونمین دیکھا گیا کہ خاص مخالفین
بدیہی اور نامی اہلبیت کے نام ہی بلائے طاق صرف نفسانیت سے اُن لوگون کی
لئے نام بنام لعن وتبرا باعلان عمل مین آتا ہے جو سنت جماعت کی عالم مشہور مین
یا بیشتر وہ لوگ جنکی مزار و پیرستی مجتمع ہوتے ہین اگرچہ وہ نفس الامر مین اتباع
اہلبیتؑ ہی مین سے کیون نہون حالانکہ خدا تعالےٰ صاف قرآن مین فرماتا ہے ولا تسبوا
الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ بغیر علم یعنی گالی ند دیعنی برا نکہو اُنکو جو بلاتے
ہین سوائے خدا کے پس برا کہین گے وہ خدا کو از روئے دشمنی اور ظلم کے اور حد سے
باہر جائینگے ساتہہ نادانیکے اے عزیز مقام سوچنیکا ہے خدا فرماتا ہے انکو نکہو جو سوا خدا کے
بلاتے ہین یعنی کفار کو پھر جو اہل اسلام کے لیئے اس طرح مجالس ومحافل مین اس
قسم کا طریقہ اختیار کرے تو صاف مخالفت ہی قرآن کی اور محض نفسانیت اور نفسانیت
مین لانا اور ونکا اور باعث ہونا حقیقت مین ترک اہلبیتؑ کا چنانچہ نتیجہ اسکا یہ ہی
کہ اُسکے مقابلہ مین نہایت بدتر اس سے خاص علمائے سنیونکا یہ حال دیکھا جاتا ہی
کہ انہین خاص اہلبیت رسول مقبول کی کسر شان مین کسر نہین یہان تک کہ
انواع انواع کی کسر شان اور ہتک مین صاف اور بالتصریح کوتاہی نہین بلکہ زمانہ
بنی امیہ کی علما سے بھی گوئی سبقت لیجاتے ہین حتی کہ اہلبیت کی تطہیر کا تو ذکر درکنار
خاص جناب سیدہؑ کی غضب کو معاذ اللہ نفسانیت اور ناحق تعبیر کرنا اور جناب سید الشہدا
جگر گوشہ رسول مقبول کو نسبت خروج خلیفہ زبان پر دینی ادنی شمہ ہے اے عزیز

تحفہ اثنا عشریہ مسبوق الذکر اور ازالۃ الخفا وغیرہما تصنیفات و تالیفات خاص علما مین
جو کوئی دیکھے تو رونگٹے کھڑے ہوتے ہین یہ مصنف اس قسم کے متین اور سلیم الطبع
مشاہیر علمائے محدثین سے تھے کہ باید اور شاید لیکن وقت مناظرہ و تکرار اس قسم
کے کلمات غیظ و غضب مین زبان قلم سے نکل گئے ہین کہ نہ دہرے جائین تو اچھا ہی
جاوین تحفہ مین معاذ اللہ مصرع حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ ہر عیب کہ سلطان
بپسند و ہنر است۔ نسبت خاص جناب عرش مآب حضرت خاتم الرسالت کے
ایک مقام پر باب کیود مین دیکھا کہ اہل ایقان بلکہ ہر مسلمان ناپسند کرے اور
توبہ استغفار پڑھے ایمان کا پنتا ہے سید مرتضیٰ وغیرہ اکثر سادات صحیح النسب
موثقہ کتب فریقین کی نسبت جو کلمات مشتبہ اور ایسے کہ کلمہ گو امت محمدی کو زبان
پر لانا انکا اولاد رسول کے حق مین از بس ناگوار معلوم ہوتا ہے دیکھی گئی کہ ہوش جاتے ہین
حتی کہ باب مطاعن مین جناب سیدۃ النساء العالمین بی بی فاطمہ خاتون قیامت
شفیعہ مذنبین کے حق مین غضب ناحق کی نسبت کر دی ہے ازالۃ الخفا مین علی ہذا القیاس
جناب شاہ ولایت کی جناب مین کیا کیا کچھ نہ کہا ہے اور یہانتک کہ ایک کتاب
تخطیۃ الانبیا صرف پیغمبرون کی خطاؤن ہی مین تصنیف ہے حتی کہ صاحب صواعق
نے شرح قصیدہ ہمزیہ مین احمد غزالی وغیرہ علمائے مشاہیر موثقہ سنت جماعت سے
جو جو کچھ لکھا ہے موجب حیرت اہل ایقان ہے یہانتک کہ ابن مالکی نے جناب
سید الشہدا امام ہمام شہید کربلا حضرت حسین ابن علی کی جناب مین معاذ اللہ
کہدیا کہ قتل الحسین بسیف جدہ اور بہت کلام طویل کہا ہے کہ تفصیل اسکی زبان
قلم پر لانی اہل ایقان کو ناگوار قلب معلوم ہوتی ہے خلاصہ مطلب یہ کہ معاذ اللہ

معاذ اللہ اسکی تحریر سے صاف ہویدا ہے کہ امام مظلوم جگر گوشہ رسول مقبول اپنے نانا
کی تلوار سے مارے گئے جنکی حق مین پیغمبر صاحب جناب سید جوانان بہشت فرمائے مین
اور گوشت پوست انکا اپنا گوشت و پوست فرمایا ہے یعنی توبہ توبہ کہتا ہے کیون خروج
کیا خلیفہ عصر پر یعنی یزید پر کہ اسپر اجماع کثیر امت کا ہوگیا تہا اور صدہا اس قسم کے
بلکہ ہزارہا باتین ہین کہان تک انکا شمار ہو اُن کے بیان مین مقصود اصلی فقیر
کا کہ بیان فضایل ہے فوت ہوتا ہے وقس علی ہذا شیعہ صاحب کی علما کہ وقت
مخاصمہ و مناظرہ زبان کو لگام نہین دیتے بے محابا بعضے صحابہ اور تابعین اور
ازواج نبی تر و خشک کو جو وہان و زبان پر گذرا بے دھڑک کہہ اٹھتے ہین
غرض ایک کو بعضے اصحاب و ازواج سے درگذر نہین ایک کو خود نبی و آل نبی
تک درگذر نہین اے عزیز اتنا یاد رکہہ کہ یہ سارے نتیجے ہین نفسانیت کو جہگڑو
کے جہگڑون مین پڑنا نہین چاہیئے استعاذہ بخدا ہر وقت لازم ہے وساوس
شیطانی و نفسانی سے پاک پروردگار صدقہ اپنے معصوم پیغمبر اور اسکے اہلبیت
معصومین کا اپنی حفظ و امان مین رکھے اے عزیز اکثر فرقہ صوفیہ نے ایسے ہی
جہگڑون کے مارے اپنا طریقہ اور وتیرہ سکوت کا اور علیحدہ ظاہر کر رکہا تہا اور
ایسا نکرتے تو نام بہی اہلبیت کا کوئی نہ لیتا وہ نام کو تو کچہہ دکھلائی دیتے تہے
اور باطن مین مودۃ اہلبیت مین چور رہتے اور جام عصمت آل عبا سے سرشار
کہ اکثر انکی ملفوظات و گفتار اور انکے خاص مریدان رازدار سے منکشف ہوسکے
عزیز مشک وہ ہے کہ خود خوشبو دیوے نہ کہ عطار کہوے اگر انسان غور سے دیکھے
تو عصمت ان پانچون نوری جسمون کی قرآن اور فریقین کی کتب احادیث و

تفسیر سے حدیث تک مثل آفتاب روشن ہے مگر چشم بصیرت چاہیے ذٰلک فضل اللہ
یعطیہ من یشاء ۔ ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور ۔ اگرچہ حدیث نور سے واضح ہے
کہ خدا تعالے نے اپنے نور سے خاص ہمارے پیارے پیغمبرؐ اور حضرت علیؑ کو پیدا
کیا اور پھر ایک نور سے لخت جگر بی بی فاطمہؑ اور پھر دو نور ان دونون کے دو لخت جگر دو نوشاہزاد
یعنی حسنینؑ پیدا کیے اور یہ ظاہر ہے کہ نور کبریا کو کسی حالت مین معاذ اللہ کوئی
بندہ خدا کا مرتکب معاصی کا سہواً یا عمداً نہین تصور کر سکتا یہ حدیث کہ مسند
احمد حنبل اور مناقب ابن مغازلی وغیرہ سے بتوثیق فریقین اپنی جگہہ بتفصیل شرح
ہے اکیلی کافی ہے ان نور کبریا کی عصمت پر ہر وقت ۔ لیکن واسطے صفر اشکنی
اہل ظواہر کے اور ہم نظر بر احبیت تکرار تذکار وثوق فضایل محبوبین اہل ایمان
عالم بل خالق عالمیان اکرم زیادہ تفصیل مرغوب اور بھلی معلوم ہوتی ہے اسلیے
حقیر یہ یاد دہی تفاسیر الم نشرح وغیرہ اور احادیث متفق علیہا کے اور لکھتا ہے
جس سے طالب حق کو عصمت پیغمبرؐ صاحب کی وقت تولد سے تا بعثت اور
عصمت باقی آل عبا کی بھی وقت تولد سے تا نزول آیت مذکور مثل آفتاب روشن
ہو تفسیر سورہ الم نشرح کو یاد کرنا چاہیے جو پہلی ہدایت مین اپنی جگہہ بتشریح
و تفصیل طویل تفسیر فتح العزیز سے بھی لکھا گیا ہے کہ آنحضرتؐ کا شرح صدر اگرچہ
باطن مین تو ازلی سے تھا لیکن ظاہر مین بھی بہ اسباب ظاہر لحوق و عروض جسمانی
کے سبب سے پانچ دفعہ شرح صدر ہوا ۔ پہلے تو مان کے پیٹ مین دوسری بی بی
حلیمہ آپ کی دائی کے ہان کہ دودھ پلانے کو دیئے گئے تھے تیسرے دس برس کی
عمر مین چوتھی جب زمانہ بعثت قریب ہوا ۔ پانچوین معراج کی رات اے عزیز

تفصیل ان سب دفعہ کی دیکھو اوس سے ظاہر ہے کہ ہر دفعہ واسطے حفظ ان حرکات کے جو بتقاضائے عوارض بشریت نسبت آنے والے زمانہ کے محل الصدور ہوتی ہین پہلی ہی سے شرح صدر بحکم حضرت حکیم علی الاطلاق حافظ حقیقی کے قبل از بلوغ اوس زمانہ کی نظر پر حفظ ما تقدم ہوتا رہا کہ کسی منکر کو مجال چون وچرا نرہے چنانچہ خصائص سے آنحضرت کے ظاہر ہے کہ بچپن مین لڑکپن مین عالم شباب جوانی مین غرض ہر زمانہ مین کوئی بات آپ مین بھی جو اور بچون اور لڑکون اور جوانونکو لاحق ہوتی ہین اور جوش مارتی ہین کیونکہ پہلی ہی خدا تعالےٰ نے سب ایسی ویسی باتونسے پاک صاف کردیا تہا اسی لقب کی توجیہ مین تفاسیر فریقین سے واضح ہے کہ یہ لقب خاص ہی مخبر ہے اوپر عصمت مخبر صادق کے یعنی آپ مہد سے لحد تک ایسے ہی معصوم تھے جیسے بچہ معصوم ماں کی گود مین پیٹ سے فوراً نکلا ہوا ہوتا ہے اور فی الواقع کیونکہ نہون جو نور خدا اور اسپر عالم بشریت مین بھی پانچ دفعہ شرح صدر ہووے اے عزیز یاد رکھہ کہ پھر ایسے طیب طاہر پیغمبر کو قبل از بعثت بھی کسی حالت مین غیر معصوم یعنی معاذ اللہ مرتکب معاصی سہواً یا عمداً کسی زمانہ مین صغیر سن یا قبل از بعثت یا بعد از بعثت تصور کرنا اور نوک زبان پر لانا صرف خانہ دین وایمان کو برباد کردینا ہے اور خدا تعالےٰ کو صاف جھٹلانا ہے کہ وہ تو شرح صدر کرے ملک کے پیٹ مین اور یہ اوسی معاذ اللہ لغو سمجھے اللھم احفظنا من شرور انفسنا وسیات

اعمالنا اللھم اہد جمیع القوم الجاہلین بحرمۃ سید المرسلین وآلہ الطاہرین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین جناب شاہ ولایت کا حال کتب تفاسیر وحدیث سے بدایت

فضایل علیؑ مین دیکھا چاہیے کہ بتشریح و تفصیل باسانید متفق علیہا فقیر بھی
کچھ لکھتا ہی یہان مختصراً بطریق یاد دہی اتنا کافی ہے کہ جب آپ ماکے پیٹ مین
تھے تب سی کیا کیا معجزات اور کرامات ظاہر ہوتی تھے یہان تک کہ پیغمبر صاحب تشریف
لاتے تو ماکے پیٹ مین کہڑے ہوکے بے تحاشا تعظیم کو اٹھا دیتے اور پیشانی پر خاک
بتون کی پیدا ہوتے ہی نہ لگانے دی منہ کسیکا پہلے نہ دیکھا الا پیغمبر صاحب
کے نہلانے کو فرشتے آئے پانی بہشت کا لائے نام خدا نے انکے ہاتھ سے عطا
ہوا اہتمام خود خدا کے ہوئے علی ہذا القیاس صدہا معجزی مین کہ دلایل النبوت
شرف النبوۃ مودات سید علی ہمدانی شافعی وغیرہ کتب سنت جماعت مین موجود
ہین تولد کعبہ شریف مین نام جنکا بموجب احادیث متفق علیہا عرش پر اور
دروازہ پر جنت کے پیغمبر صاحب کے پاس لکھا ہوا بالجملہ ماکے پیٹ سی پیدا
ہوئے تو کلمہ پڑہتے ہوئے اور خاص کعبہ مین جہان غیر طاہر کا حکم نہین اور زمان
پیشین مین بہی کسی کے لئے یہ حکم نہ تہا اور نجاست نفاس ازبس مشہور ہے
چنانچہ تفسیر وکیع اور تاریخ خطیب بغدادی مین کہ نہایت معتمد مفسر و محدث سنت
جماعت کے ہین اور راور کتب تفاسیر و حدیث شیعہ مین متفق علیہا حدیث ہے
کہ موکلان علیؑ فخر کرتے ہین تمام ملائک پر اسواسطے کہ کبھی کسیطرحکا کوئی گناہ
اُن کے لئے نہین لکھا یعنی نسبت اور تمام لوگونکی سوائے ان نوری اجسام کے
فخر کرتے ہین کیونکہ یہ نوری جسم جو اہلبیتؑ ہین یہ بمنزلہ نفس واحد کے ہین اور
امام غزالی صاحب کتاب سر العالمین مین کہ نہایت معتبر عالم ہین سنت جماعت
کے لکھتے ہین کہ کسی صاحب علم نے خطا نسبت حضرت علیؑ نہین کی۔ جناب

سیدۂ دوجہان کا حال فریقین کے ہان وقت تولد سے واضح ہے کہ وقتِ تولد
مریم وحوا وغیرہ نے بہشت کے پانی سے غسل دیا تہا جسسے معمولی تک سے
پاک ہتین جو مفصل اوپر لکہا گیا کوئی مخالف اور موافق کسیطرح کی خطا اور گناہ
کا واسطے اس پارۂ جگر ذات مصطفوی کے قایل نہین پیغمبر صاحب اپنا جگر کا
ٹکڑا فرمادین پر ظاہر ہے کہ جزو اور ٹکڑا ایسے طاہر کا طاہر ہے اور مکرر اوپر بہی
لکہا گیا کہ حدیث متفق علیہا ہے یغضب اللہ بغضب الفاطمہ یعنی غضب ہوتا ہی
خدا ساتہہ غضب فاطمہ کے ازبس ہویدا ہے کہ اگر سہواً یا خطاً یعنی ناحق بہی
غضب کہ ایک اقسام عصیان سے ہی السے صادر ہووی یعنی یہ معصوم نہوتین
توکیونکر خدا تعالے معاذ اللہ ایسے غضب سے غضب ہوتا امام الکا بموجب احادیث
متفق علیہا بشمول نام نبیؐ و علیؑ عرش پر لکہا ہے المختصر کہ پیدا ہوئین تو بہشت کے
پانی سے نہلائی گئین لقب بتول کافی ہے بموجب فرمودہ رسول مقبول کے
بچپن سے طہارت کو کیونکہ جرم سہواً یا عمداً سب امورات دنیا سے ہین اور
لقب مذکور سے واضح ہے کہ یہ دنیوی سب امورات سے محفوظ ہتین چنانچہ
بتصریح لکہا گیا ہے ۔ دونو شاہزادون یعنی حضرت امام حسنؑ اور امام حسینؑ کا
حال ازبس ظاہر ہے کتب فریقین سے کہ جب آیت نازل ہوئی تو نہایت صغیر
سن تہے کیونکہ تولد امام حسن کا سنہ ۳ ہجری اور تولد امام حسینؑ کا سنہ ۴ حد پانچ
کہ بموجب تصریح امام شافعی اور قرطبی وغیرہ سب مورخین کے بالاتفاق واضح ہی
اور اگرچہ تعیین تاریخ نزول آیت تطہیر نظر سے فقیر کے کسی کتاب مین شیعہ صاحب
یا سنی صاحب کے نہین گذری لیکن بموجب شہادت جناب امام المومنین حضرت

صدلقیہ وغیرہا کے مطابق مصرحات صدر بتواتر ظاہر ہے کہ روز مباہلہ کو پیغمبر صاحب
نے انہین چارون نوری جسمون کو چادر اوڑہائی جنمین پانچوین خود آنحضرت تھے
اورنیہ آیت پڑہے اور یہ بات تواریخ فریقین سے واضح ہے کہ مباہلہ سنہ دس
ہجری مین واقع ہوا تو صغارت سن یعنی معصومیت دونو صاحب زادون کی
ازبس ظاہر ہے بلکہ مباہلہ مین مخصوص انہین چارون نوری جسمونکو اپنی ساتہہ
لیجانا محبوب خدا کا بہی دلیل قاطع کافی اور وافی ہے طہارت اور نوری ہونے
اور معصوم ہونے پر اُن کے اُس شخص کے لئے جو ذرا بہی نور ایمان اور روشنی
اتباع دین محمدی رکہتا ہو چنانچہ تفسیر آیہ مباہلہ مین بہ بسط و تشریح مفصل
مرقوم ہے اور بہی احادیث معتبرہ سے واضح ہے کہ سنہ ۲ ہجری مین بہی یہ آیت
آنحضرت نے تلاوت فرمائی یعنی جبکہ دونو صاحبزادے تولد بہی نہین ہوئے تھے
چنانچہ تفصیل اسکی قریب مذکر ہوتی ہے تو نظر بر مصرحہ بالا یہ ظاہر ہے کہ تصور تجویز
نسبت صدور گناہ قبل از نزول آیت تطہیر کے یعنی ایسے اطفال صغیر سن کے
لئے معاذ اللہ عقلاً اور عادتاً اور عرفاً سب ہی نوع انسان ممنوع جانتے مین بلکہ عرف
مین اطفال فساق و فجار تک کو بہی معصوم کہتے ہین کیونکہ جب تکلیف شرعی ابہی
انپر جاری نہین ہوئی تو عصیان کیونکر ثابت ہو جنکے نام ساتہہ نام پیغمبر صاحب کے
بموجب احادیث متفق علیہا عرش پر لکہے ہوے ہین تو انسے صدور گناہ معاذ اللہ
قبل از نزول آیت بہی تصور کرنا حرف غضب الٰہی ہے اللہ بچاوے ہر غضب سے
اخطب خوارزم کہ نہایت معتبر ہے محدثین مین سنت جماعت کے بڑے محقق
محدث عالم ابن حجر صاحب صواعق نے کمال توثیق و تعظیم سے صواعق محرقہ مین

جس نے سندین پکڑی ہین لکہتا ہے ابی سعید خدری سے کہ بعد زفاف جناب
سیدۂ دوجہان کے پیغمبر صاحب چالیس صبح تک دروازہ پر حضرت علیؑ کی کہا کئے

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ الصلوٰۃ یرحمکم اللہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس
اہل البیت ویطہرکم تطہیرا۔ اس جگہہ سے واضح ہوتا ہے کہ اول یہ آیت اسی زمانہ مین
نازل ہوئی اور کتب سیر فریقین سے باتفاق ہویدا ہے کہ عقد جناب سیدہ معصومہ
کا سنہ دو ہجری مین ہوا سوا اس جگہہ سے بہی واضح ہے کہ یہ آیۃ وافی ہدایۃ کئی بار
نازل ہوئی ہے اور ظاہرا پہلی بار یہی ہے کیونکہ حال یوم عقد اور شب زفاف جناب
سیدۂ دوجہان فریقین کے کتب تفسیر وحدیث وسیر دیکہنے سے ظاہر ہوتا ہے
کہ ظہور نزول اس آیت کا اسی صبح کو اثر دعائے آنحضرت سے واسطے اظہار عصمت
وطہارت ان طیب طاہر نوری جسمون کے ہوا کتب حدیث و فریقین سے
جو حال روز مذکور کا مندرج ہے بہت طویل ہے صرف تحریر جمال الدین محدث کہ
سنہ ۲ ہجری دفتر اول روضۃ الاحباب مین جو لکہتا ہے یعنیہا عبارت اسکی لکہی جاتی ہے
کہ فارسی بہت صاف ہے جیسے جناب مولوی شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ مین بہی معتبر و
معتمد بیچ باب کیود کے لکہتے ہین اور مدارج شیخ عبد الحق دہلوی وغیرہ کتب کثیر
مین بہی یہ مضمون مفصل ہے عبارت روضۃ الاحباب یہ ہے۔ وہم درسال دوم
از ہجرت در ماہ رجب آن سال یا در ماہ صفر نکاح علی مرتضے کرم اللہ وجہہ با فاطمہ
واقع شد وزفاف ہم درین ماہ وبقولے بعد ازان بودہ وگویند فاطمہ در آن
روز ہژدہ سالہ بود مرویست کہ ابوبکر صدیق از پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فاطمہ را خواستگاری نمود حضرت فرمود درباب تزویج فاطمہ انتظار وحی میکشم۔

صدیق صورت حال را با عمر خطاب تقریر فرمود وے گفت ای ابوبکر خطبہ ترا رد کرد
و فاطمہ را بتو ندہد بعد از چند وقتی ابوبکر با عمر گفت تو خواستگاری نمای فاطمہ را
عمر بمجلس حضرت آمد و خواستگاری نمود ہمان جواب کہ ابوبکر شنیدہ بود وی
نیز شنید عمر بنزد ابوبکر آمد و حکایت گذشتہ باز گفت صدیق گفت یا عمر خطبہ
ترا نیز رد کردہ و دختر را بتو نمیدہد بعد از چند وقتی یاران علی مرتضے و اہل و خواص
وی با او گفتند تو خواستگاری نمائی فاطمہ را علی گفت بعد از انکہ ابوبکر و عمر درین
معرض در آمدند و با ایشان ندادہ بمن کے خواہد داد با او گفتند ترا با آن سرور خصوصیتی
ہست کہ دیگر را نیست قرابتہ قریبہ با وی داری شاید کہ خطبہ ترا قبول کند در روایتی
آنکہ علی مرتضے فرمود خواستم کہ فاطمہ را خواستگاری کنم با خود اندیشہ کردم کہ ہیچ
ندارم ہیچگونہ در معرض این امر توانم در آمد باز قرابت و صلہ رحم را ملاحظہ نمودم و بہ
نزد رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم رفتم و سلام کردم و ہیچ نگفتم حضرت جواب
سلامم باز داد فرمود اے علی حاجت تو چیست گفتم فاطمہ را خواستگاری مینمایم
پیغامبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمود مرحبا و اہلاً و دیگر ہیچ نگفت از مجلس آن سرور
بیرون آمدم گروہے از انصار با من ملاقی شدند و گفتند خواستگاری نمودی
دختر تو داد یا نہ گفتم نمیدانم اینقدر گفت مرحبا و اہلا گفتند اینقدر بس است
کہ حضرت فرمود ہم اہل تو داد و ہم خوشی و راحت حوالہ نمودہ و گویند آن سرور
با فاطمہ گفت کہ علی ترا خواستگاری مینماید فاطمہ ہیچ نگفت و ساکت بود حضرت
وی را بہ علی نکاح کرد و ازینجا است کہ فقہاے دین پناہ رحمہم اللہ گفتہ اند کہ مستحب است
ولی را کہ چون دختر کبیرہ خود را بکسے دہد استیذان از وے نماید و سکوت بکر

بمنزله اذن ویست. نقلست که چون علی خواستگاری فاطمه نمود حضرت فرمود
مهر او چه میکنی علی گفت یا رسول الله در دست من چیزی نیست که لائق مهر وی
باشد فرمودند هیچ خلعتی داشتی آنرا بفروش و بهایش آنرا مهر او ساز. و در روایتی
آنکه حضرت از علی پرسید که هیچ در دست داری علی گفت اسپی و زرهی دارم
فرمود یا علی اسپ ترا ضرور است ولیکن زره را بفروش و بهای آنرا مهر ساز
پس علی از مجلس نبی صلی الله علیه و آله وسلم بیرون آمد و زره را در بازار گرد تا
بفروشد عثمان بن عفان آنرا بخرید بچهار صد و هشتاد درم علی مرتضی آنرا در گوشه
ردا خود بسته به نزد پیغامبر صلی الله علیه و آله وسلم آورده و نظر حضرت بر زمین
اخلاص بماند فرمود چند است علی هیچ نگفت رسول صلی الله علیه و آله وسلم قبضه
ازان برگرفت و به بلال داد تا برای فاطمه ده بوی خوش صرف نماید آنگاه با ام سلمه
گفت این بقیه را بگرفت و بشمرد دو صد و بیست درهم بود. در روایتی آنکه دو دانگ
را در بوی خوش صرف کردند و چهار دانگ را ثیاب و متاع و اثاث البیت خریدند
دو جامه برد و دو بازو بند نقره و قطیفه که تمام بدن ایشان را می پوشید و تختی و قدحی
و یک آسیا دسته دار و چنبر و سبو و مشک آبی و مشربه و دو نهالی از کتان که
حشو یکی از خرما و حشو دیگری از تراشه سیبان و چهار عدد بالش که دو عدد را
ازان به پشم و دو دیگر را به لیف خرما پر کرده بودند بجهت فاطمه ترتیب کردند شیخ
زراوندی در کتاب نظم درر السمطین روایت میکند از انس بن مالک که گفت
نزد رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم نشسته بودم که آثار وحی در بشره مبارکش
ظاهر شد چون وحی منجلی گشت فرمود ای انس هیچ میدانی که جبرئیل از برای من

از نزد خداوند عرش چه پیغام آورد گفتم یا رسول اللہ پدر و مادرم فدائے تو باد چه
خبر آورد فرمود این آورد که ان اللہ تعالیٰ یامرک ان تزوج فاطمہ من علیؑ بدرستیکه
حق تعالیٰ امر میفرماید ترا که فاطمہؑ را بعلیؑ بزنی دہی اے انس برو ابوبکر و عمر و
عثمان و طلحه و زبیر و جماعتے از انصار را بگوے که رسول خدا شما را میخواند انس گوید
بموجب فرموده رفتم و آن گروه را بخواندم چون جمع شدند و علیؑ نیز حاضر گشت
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبه بلیغ خواند مشتمل بر مجمل حمد و ثنا حق تعالیٰ
و به ترغیب بنکاح انگاه فرمود خداوند تعالیٰ مرا امر فرموده که فاطمہ را بزنی بعلیؑ دہم و من
ہم او را بزنی بعلیؑ دادم بر مہر چہار صد مثقال نقره راضی شدی اے علیؑ گفت راضی شدم
و در روایتی آنکه علیؑ را فرمود تا خطبه بخواند پس حضرت دعائے خیر در شان علیؑ و فاطمہؑ
بتقدیم رسانید و گفت جمع اللہ شملکما و اسعد جدکما و بارک علیکما و اخرج منکما کثیرا
طیبا۔ یعنی جمع کرے خدا تعالیٰ پریشانی تمہاری اور نیک کرے کوشش تمہاری
اور برکت دیوے اوپر تمہارے اور پیدا کرے تم میں سے بہت بچے پاک۔
بعد از آن طبقے از خرما آوردند و امر فرمود تا ہر کسے بجہتہ خویش ربودند و از ینجا ست
که فقہائے دین پناہ گفتہ اند لا باس بنثر الشکر واللوز فی الضیافۃ وعقد النکاح
و بعضے از علما باستحباب آن قائل شدہ اند **مرویست** که حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم با ام سلمہ گفت دختر مرا بخانہ علیؑ ببرید و بسپارید و با او بگو که تعجیل نکنند تا من
بیایم و ایشانرا بایکدیگر نہ بینم و چون نماز خفتن گذارد کوزه آب برداشت و بنزد
ایشان آمد و آب دہن مبارک را در آنجا انداخت و معوذتین و دیگر ادعیه بر آن
خواند انگاه فرمود اے علیؑ ازین آب بیاشام و وضو ساز و با فاطمہ فرمود تو ہم بیاشام

ودخو ساز ودر روایتی آنکه مقدار سے از آب برسر فاطمہؑ و درمیان ہردو پستان وی

پاشید وگفت اللهم انی اعیذها بک وذریتها من الشیطان الرجیم یا خدا تحقیق

مین پناه مانگتا ہون اُسکو ساتہہ تیرے اور اُسکی اولاد کے لیے شیطان رجیم سے۔ آنگاه

مقدارے دیگر از آن برسر علیؑ و درمیان ہردو شانہ وی پاشید وگفت اللهم انی اعیذه

بک وذریته من الشیطان الرجیم۔ یا خدا مین پناه مانگتا ہون ساتہہ تیرے اور اُسکی

ذریت کے لئے شیطان رجیم سے۔ ودر روایتے آنکہ اللهم انہما منی وانا منہما اللهم

کما اذہبت عنی الرجس وطہرتنی فطہرہما۔ یا خدا وہ دونو مجہسے ہین اور مین اُن دونو سے

یا خدا جیسا لیگیا تو پلیدی کو مجہسے اور پاک رکہا مجکو پس پاک رکہہ اِن دونون کو۔

آنگاه فرمود برخیزید وبجائے خواب خود روید کہ خداوند تعالے میان شما الفت دہاد و

برکت کناد در نسل شما وخود برخاست تا از خانہ بیرون رود فاطمہؑ در گریہ افتاد پیغامبرؐ

فرمود اے دختر کہ چہ چیز ترا در گریہ مے آرد بتحقیق ترا بکسے بزنی دادم کہ اسلام وے

از ہمہ پیش وعلم وے از ہمہ بیش وخلق وے از ہمہ بہتر وعرفان وے بخداوند تعالے

از ہمہ زیادہ است۔ ودر روایتے آنکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را گمان شد

کہ فاطمہ بجہت آن مے گرید کہ علی را مالی نیست فرمود اے جان پدر در حق تو تقصیر نکردہ ام

کہ ترا شوہر تو گردانیدہ ام کہ بہترین اہل بیت من است۔ وایم الذی نفسی

بیدہ لقد زوجتک سیدا فی الدنیا وانہ فی الاخرۃ لمن الصالحین وفی روایتہ

زوجتک سیدا فی الدنیا والاخرۃ۔ یعنی قسم ہے اُسکی کہ جان میری ہاتہہ اُسکے ہے

البتہ بیاہ کیا مین نے تیرا سردار دنیا کے ساتہہ اور تحقیق وہ عقبے مین البتہ نیکون

سے ہے اور ایک روایت مین ہے بیاہا مینے تجکو سردار دنیا وآخرت کے ساتہہ

وگویند خواجہ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل الصلوۃ والتسلیمات بمقداری خرما و
مویز بجہت ولیمہ الیشان انعام فرمود و سعد کیتی آورد و جمعی از انصار چند صاع ذرہ
آوردند ولیمہ عروسی فاطمہ زہرا آن بود اے عزیز غور کر کہ پیغمبر صاحب نے کہ فاضل ترین
تمام پیغمبرون کے ہین جناب باری مین دعا کی کہ خداوندا مین پناہ مین رکہنا مانگتا
ہون تجہسے علی کو اور فاطمہ کو اور انکی ذریت کو شیطان رجیم سے اور فرمایا مجہسے
ہین اور مین انسے ہون یعنی جو مین ہون سو یہ ہین جیسے مجہسے تو رجس کو لیگیا ہے
اور پاک کیا ہے مجہکو اسیطرح انکو بہی پاک رکہہ اور جناب سیدہ دوجہان سے
بتبسم فرمایا کہ مین نے تمہاری شادی کی ہے ایسے شخص سے جو سید یعنی
سردار دین و دنیا اور صالح ہے سو ظاہر ہے کہ نزدل آیت بموجب روایت ابی
سعید خدری اثر ہے پیغمبر صاحب کی اسی دعا کا کہ اُسی رات کی صبح کو یہ آیت
واسطے اظہار بشارت قبول دعا کی نازل ہوئی جسطرح کہ حضرت مریم کی والدہ
ماجدہ نے دعا کی تہی کہ خداوندا مین نگاہ مین رکہنا مانگتی ہون تجہسے اسکو شیطان
رجیم سے اور خدا تعالے نے یہ دعا اُن کی قبول کی اور حضرت زکریا نے دعا کی کہ
خدا تو عنایت کر مجہکو ذریتہ طیبہ تو اُن کے لئے بشارت ہوئی ساتہہ تولد یحیی کے
اور حکم ہوا کہ تین دن بات نکرو اور بہت ذکر کرو خدا تعالے کا اور صبح اور شام
تسبیح پڑہو چنانچہ تیسرے پارہ مین آیہ — وانی سمیتہا مریم وانی اعیذہا
بک وذریتہا من الشیطن الرجیم فتقبلہا ربہا بقبول حسن وانبتہا نباتا حسنا — یعنی
تحقیق مین نے نام رکہا اسکا مریم اور مین پناہ مانگتی ہون اسکو ساتہہ تیرے اور اسکی
اولاد کو شیطان سے پس قبول کیا اسکو خدا نے اسکے ساتہہ اچہی قبولیت کے اور اگاہ کیا اسکو

اگلا احیاء۔ اور آیہ۔ ہنالک دعا زکریا ربہ قال رب ہب لی من لدنک ذریتہ
طیبتہ۔ یعنی اُس جگہہ پکارا زکریا رب اپنے کو۔ کہا ای پروردگار میرے بخشدے واسطے
میرے اپنے پاس سے اولاد پاکیزہ۔ ان قصون کی صاف بالتصریح خبر دیتے ہین

اور اسی پارہ مین اسیطرح اثر دعا ظاہر ہے آیہ واذ قالت الملٰئکۃ یا مریم ان
اللہ اصطفٰک وطہرک واصطفٰک علی نساء العالمین۔ یعنی جب کہا فرشتون
نے ای مریم تحقیق خدا نے برگزیدہ کیا تجکو اور پاک کیا تجھے اور برگزیدہ کیا اوپر عورتون
عالمون کے۔ اور آیہ فنادتہ الملٰئکۃ وہو قایم یصلی فی المحراب ان اللہ یبشرک
بیحیی مصدقا بکلمۃ من اللہ وسیدا وحصورا ونبیا من الصالحین۔ یعنی پس
پکارا اسکو فرشتون نے اور کھڑا ہوا نماز پڑھتا تھا بیچ محراب کے تحقیق خدا خوش
خبری دیتا ہے ساتھہ یحیی کے سچا کرنیوالا ایک بات کو اللہ سے اور سردار ہی
اور بند ہے اور نبی ہے صالحون سے۔ ای عزیز غور کر مادر مریم نے نذر مانی اور
دعا کی جب اونکو ایسی بیٹی خدا تعالٰی نے عطا کی اور بعد تولد کے فرشتون نے انکو
بشارت طہارت دی حضرت زکریا پیغمبرؑ نے دعا کی جب ایسا بیٹا عطا کیا اور
بعد مدت کے دعا قبول ہوئی چنانچہ آیہ۔ الا تکلم الناس ثلٰثۃ ایام الا رمزا واذکر
ربک کثیرا وسبح بالعشی والابکار ـــ یعنی یہ کہ نہ بولے تو لوگوں سے تین دن مگر اشارہ
سے اور یاد کر پروردگار اپنے کو بہت اور تسبیح کر شام اور صبح کو سے ہویدا ہے تو غور کر
کہ چونکہ ہمارے پیغمبر صاحب خاتم الانبیاء فاضل ترین سب کے ہین سو یہ کمال
فضیلت ہے ہمارے پیغمبر صاحب افضل پیغمبران سبحان کی معہ انکی صاحبزادی اور داماد
اور ذریت کے کہ خود انکو بمجرد دعا ساتھہ القاب اہلبیت اور بشارت تطہیر کے

خدا تعالٰے نے خطاب فرمایا اور دونوںکو بلکہ انکی اولاد کو بہی سید اور سیدۂ دنیا و
آخرت کا کہا چنانچہ باحادیث متواترہ ظاہر ہوا اور انشاء اللہ بیان ہوگا اور پہر جب
دونو صاحب زادے تولد ہوئے تب پہر آیت نازل فرمائے چنانچہ حدیث ام المومنین
جناب صدیقہ بروز مباہلہ اور حدیث حضرت ام سلمہ حجرہ مین اور ابن عباس وغیرہ سے ہویدا
ہوا کہ وہ بعد تولد حسنین کی تہی جو اسوقت چارون نوری جسمون کو عبا مین آپنے لیا
اور فرمایا یہ آیت میری اور علیؑ و فاطمہؑ و حسنین کے لیئے نازل ہوئی ہے اور بہی نظر بر
مذکورات بالا جو بعضے راویون سے واضح ہے کہ چالیس دن اور بعضوں نے نو مہینے تک
پیغمبرؐ صاحب دروازہ پر جناب بی بی فاطمہ سیدۂ دوجہان کے صبح کے وقت روز
یہ آیت تطہیر فرمایا کیئے اور سمعانی مشائخ معتبر سنت جماعت نے رسالہ قوامیہ
مین جو روایت چہہ مہینے کی بہی لکہی ہے تو شیطان وسوسۂ منافات روایات مین
انسان کو ڈال سکتا ہے لیکن واصل تائید و ہدایت ازلی غور کر سکتا ہے کہ اخبار
کم و بیشی ایام منافات نہین ہو سکتی کیونکہ راویان متعدد ہین ہر ایک خبر اُس مدت
کی دیتا ہے جس مدت تک دیکہا تو ممکن ہے کہ ایک تو اُس جگہہ مثلاً نو مہینے تک
حاضر خدمت رہا ایک چہہ مہینے مین کہین چلا گیا ایک چالیس ہی روز رہا غرض جسنے
جتنا دیکہا سو روایت کی اور بہی احتمال ہو ہی کہ جب کئی دفعہ یہ واقعہ ہوا تو کبہی کئی دن
فرمایا کیئے کبہی کئی دن اور جتنا کچہہ جس راوی نے دیکہا روایت کی بالجملہ توفیق سے
ان تمام احادیث کی بموجب تفاسیر فریقین واضح ہے کہ یہ آیت کئی بار نازل ہوئی
جیسی کہ آیہ ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا و یتیما و اسیرا وغیرہا بعضے آیات مکرر نازل
ہوئی ہین گو کہ وقت ترتیب قرآن شریف کے مکرر نہین لکہی گئین چنانچہ تفسیر آیہ

ویطعمون الطعام مین زاہدی صاحب امام مفسرین سنت جماعت وغیرہ مفسرین
شیعہ اور سوا اسکے اکثر مقامون مین لکہتے ہین چنانچہ آیہ اذ قلنا للملائکۃ اسجدوا لآدم
فسجدوا الا ابلیس بہی مواضع مکررہ مین نازل ہے اور مکرر قرآن مین بہی موجود ہے
لیکن مصلحتین اور مضرتین اسکے کہ بعضے آیتین جو مکرر نازل ہین عند الترتیب مکرر
درج کی گئین اور بعضی نہین کی گئین اور وجوہات اور اسباب انکی ظاہرا منجر بمناظرہ
اور مطارحات ومنازعات مذہبی معلوم ہوتے ہین فقیر کو وہ رستہ مقصود نہین
مطلب مقصود سے ہے فقیر کے نزدیک چہوٹا منہ اور بڑی بات کیا ضرور ہے مختصراً
اتنا بس ہے کہ ترتیب دینے والے قرآن کے بعد پیغمبر صاحب کے جو اصحاب ذیشان
تہے انہون نے کچہہ مصلحت سمجہی ہوگی جسے متاخرین نہین پہنچ سکتے مصرع
صلاح مملکت خویش خسروان دانند۔ یا یہ کہ مجتہد تہے مجتہد خطا پر بہی مستحق ہر
ثواب کا کہ از بس مشہور ہے یہ کہنا کون ضرور ہے کہ عداوت سے اہلبیت ہی
کے مکرر نہ درج کیا فقیر کو اپنے کام سے کام ہے اور مقصود سے مطلب ہی انسان
کو نظر بر حفظ وصیانت نفس وعقیدہ کے شر اور وساوس شیطانی ونفسانی سے
کہ ہر لشبہ ضعیف البنیان کے ساتہہ لگی ہین درود اور لاحول اور استعاذہ بخدا
ضرور ہے اے عزیز کبہی وساوس شیطانی ونفسانی سے بعضے آدمی نظر بر ظاہر
وقوع آیہ مذکور درمیان مین اون آیات کی جو بتصریح ضمایر خطاب مونث ازواج
کی شان مین ہین دہوکے سے غلطی مین پڑتے ہین اور بسبب اسکے غوطہ کہاتے
ہین اور بحر ہلاکت وضلالت مین غرق ہوتے ہین لیکن انسان کو تائید ہدایت
ازلی شامل حال ہو تو وہ تلاوت قرآن اور ملاحظہ تفاسیر وسیر فریقین سے دیکہہ

سکتا ہی اور بالیقین کالشمس فی وسط السمار جان سکتا ہی کہ صدہا آیتین اس قسم کی ہین
کہ وہ نازل کسی اور وقت ہوئین اور کسی اور کے حق مین لیکن عند الترتیب کسی اور
آیت کے بعد کسی اور کی شان مین درج ہین اور جو آیات اور سورہ پہلے نازل ہوئی
ہین وہ ترتیب مین بعد انکی درج ہین جو بالاتفاق پیچھے نازل ہوئی ہین اطفال مکتب خوان
تک جان سکتے ہین بیشانی سے ہر سورہ کی کہ بہتیرے سورہ جو مدینہ منورہ مین بعد
ہجرت نازل ہوئی وہ اول درج ہین انسے جو مکہ معظمہ مین قبل ہجرۃ نازل ہوئی بسم اللہ سورہ
اقرا جیسے مفسرین اور اہل سیر ذیقین کے سب لکھتے ہین اول نازل ہوئی مکہ معظمہ
مین درمیان کوہ حرا کے کہ ابتدائے نزول قرآن پہلے دن اسی جگہہ ہوا اور نزول
اسکا ابتدائی حقیقی لکہا ہی جلال الدین محدث وغیرہ اکثرون نے اور بعضے شاذ روایت
مین سورہ حمد اور شروع سورہ مدثر کو پہلے لکہا ہے غرض بہرکیف یہ تینون اور
سب سے پہلے نازل ہین سو سورہ اقرا تو تیسوین یعنی اخیر پارہ مین درج ہی جسکا
نزول ابتدا حقیقی اور سورہ مدثر اونتیسوین پارہ مین اور سورہ حمد شروع قرآن مین
اور جو آیتین اور سورہ کہ اقرا اور مدثر کے بعد سالہا سال کے پیچھے مدینہ منورہ مین
نازل ہوئین وہ پہلے پارون مین درج ہین چنانچہ سورہ تبت یدا ابی لہب فریقین
کے ماننے ہویدا ہے اور خود ظاہر ہے کہ ابولہب کے حق مین ہے جو مکہ مین بعد تین
برس کے نزول وحی سے نازل ہوئی سو تیسوین پارہ۔ اخیر قرآن مین درج ہی
اور آیت وانذر عشیرتک الاقربین جو بالاتفاق اس سورہ سے پہلے نازل ہوئی
ہے وہ بہی اونیسوین پارہ مین ہے اور آیت فاصدع بما تؤمر واعرض عن
المشرکین جو اس سے بہی پہلے نازل ہے وہ بہی چودہوین پارہ مین اور

آیت نقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم - جیسے آیت
مباہلہ کہتے ہین جو سنہ دس ہجری مین نازل ہوئی یعنی نزول وحی سکے تیئیسوین
برس سو تیسرے پارہ مین داخل ہے اور سورہ بقر جو مدینہ مین بعد ہجرت نازل
ہے وہ بعد فاتحہ سب سے پہلے داخل ہے اور سورہ انعام جو بہ تصریح مفسرین اور
مورخین اور محدثین فریقین کے بعد سورہ حجر کے نازل ہے سو وہ ساتوین پارہ
مین شروع آٹھوین مین ختم اور خود سورہ حجر جو اس سے پہلے نازل ہے سو شروع
اسکا اخیر تیرہوین پارہ کے یعنی چودہوین پارہ مین مندرج ہے اور علیٰ
ہذا القیاس اسی طرح بہتیری سورتین ہین غرض تفصیل ایسی باتون کی موجب
تطویل ہے پیشانی ہر ایک سورہ کی دیکھہ لینی ہی اطفال ہجا خوان تک کو واسطے
صدق اور واسطے تصدیق مقال فقیر کے کافی ہے علیٰ ہذا القیاس اکثر اور آیات کا
یہی حال ہے کہ اکثر سورہ مکی ہین اور وہ آیتین انمین داخل ہین جو مدینہ مین نازل
ہوئی ہین اور اسیطرح برعکس اسکے تحریر تفصیل اُن تمام آیتون کے جو اوّل نازل
ہوئی ہین اور اخیر کے پارونمین مین درج ہین منجر تطویل ہے اس لیئے بطریق نمونہ
تھوڑی سی لکھی جاتی ہین ہر ایک تھوڑا سا پڑھا لکھا آدمی بہی اُنسے صاف حقیقت
حال کو پہنچ سکتا ہے اور کیفیت اٹھا سکتا ہے دفتر اول روضۃ الاحباب جمال الدین
محدث وغیرہ اور کتب سیر و تفسیر علمائے سنت جماعت اور بہی کتب و سیر و
تفسیر علمائے شیعہ غرض فریقین کے ہان سے صاف ظاہر ہے کہ آیہ واذن للذین
یقاتلون بانہم ظلموا وان اللہ علی نصرہم لقدیر - سنہ دو ہجری مین نازل ہوئی اور
اسی پر ابتدائے جہاد واقع ہوا بلکہ بعضے اخیر سال اول بہی لکہتے ہین - چہرہ واضح ہے

کہ یہ آیت تو سورۃ الحج سترہوین پارہ مین بعد نصف قریب ثلث درج ہے اور
غزا یعنی لڑائی کفار سے شروع ہوئی چنانچہ غزوہ بواطہ اور غزوہ ذو العشیرہ وغیرہ
ہو چکین تب عبداللہ بن جحش اسدی معہ کتنے اصحاب کے بطن نخلہ کو تعین ہوئے
وہان لڑائی ہوئی جو کفار کو قید کر کے خوب غنیمت لائے اور چونکہ یہ لڑائی پہلی تاریخ
ماہ رجب کو واقع ہوئی اور یہ مہینا ماہ ہائے حرام سے معدود ہے سو کفار طعنہ دینے لگے
کہ ماہ حرام مین پیغمبر خدا نے لڑائی حلال کی اُسوقت آیت یسألونک عن الشہر الحرام
قتال فیہ قل قتال فیہ کبیر وصد عن سبیل اللہ وکفر بہ والمسجد الحرام واخراج اہلہ منہ اکبر
عند اللہ والفتنۃ اکبر من القتل نازل ہوئی اور یہ ظاہر ہے کہ یہ آیت دوسرے پارہ
مین بعد نصف درج ہے اور آیہ ہذان خصمان اختصموا فی ربہم جنگ بدر مین حضرت
حمزہ اور حضرت علیؑ کی شان مین نازل ہوئی سورہ حج مذکور الصدر مین قبل آیہ اذن للذین
کے دو رکوع پہلے درج ہین سورہ یس کہ مکہ مین وقت ہجرت آنحضرت شروع سے
تا فاغشیناہم فہم لایبصرون پڑھتے ہوئے دولت سرا سے برآمد ہوئے سو بائیسوین
پارہ مین درج ہے اور بعد اسکے آیتہ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات
اللہ بھی شب ہجرت نازل ہوئی شان مین حضرت علیؑ کے جبکہ وہ آنحضرت کی بچھونے
پر سو رہے سورہ دوسرے پارہ مین بعد نصف درج ہے کما فی روضۃ الاحباب
منقول است کہ جبرئیل امین از نزد رب العالمین آمد و از حقیقۃ آن حال او را خبر گردانید
و فرمان آورد کہ ان اللہ یامرک بالہجرت و گفت امشب در جامہ خواب خود کہ ہر شب
می بودی مکمن و فرود اکارسازی ہجرت کن و بجانب مدینہ متوجہ شو چون شب
در آمد کفار بدستوریکہ مقرر کردہ بودند در سراے حضرت جمع آمدند و مترصد می بودند

تا آنکه آن حضرت بخواب شود که بر سر وی ریزند و هلاکش سازند پیغامبر صلی الله علیه و آله
وسلم بر آن حال اطلاع شد علی کرم الله وجهه را گفت که کفار قصد ما دارند و من ازینجا
بیرون میروم تو امشب در جامه خواب من تکیه کن و برد سبز حضرمی را بر خود بپوش
و آن برد سبز بود که هر شب حضرت صلی الله علیه و آله وسلم بر خود می پوشید و باز
گفت دل را قوی دار ای علی که ایشان مکروهی بتو نتوانند رسانید و در روایتی آمده است
که فرمود که مرا اذن هجرت بمدینه دادند من فردا تجهیز سفر می نمایم و بطرف مدینه
روان میشوم و امانات و ودایع که نزد حضرت بود همه را بعلی سپرد تا بصاحبانش
رساند و خود در عقب آن سرور بمدینه آید پس علی مرتضی بر فراش خاص پیغمبر صلی الله
علیه و آله وسلم تکیه فرمود و ردا بر دوش کشید و حضرت از خانه بیرون آمد اول سوره
یس تا آنجا که وجعلنا من بین ایدیهم سدا و من خلفهم سدا فاغشیناهم فهم لا یبصرون
میخواند و مشتی خاک بر سر ایشان پاشید و بر ایشان بگذشت و آن سرگشتگان
بادیه ضلالت ویرا ندیدند مرویست که در آن شب علی مرتضی در جامه خواب آن
حضرت تکیه نمود و نفس خود را فدای وی ساخت حق تعالی وحی کرد بجبرئیل و
میکائیل که من میان شما هر دو عقد مواخات بستم و عمر یکی را بیش از عمر آن دیگری
گردانیدم کدام از شما ایثار حیات آن دیگری بر حیات خود میکند هر یکی از ایشان
گفتند ما ایثار حیات کسی بر حیات خود نمی کنیم زندگانی خویش را دوست میداریم
الله تعالی وحی کرد بایشان که چرا مثل علی ابن ابیطالب نیستید که مواخات
بستم من میان او و محمد و وی نفس خود را فدای محمد ساخت و حیوة او را بر حیات
خویش ایثار نمود بروید بزمین و وی را از شر اعدا محافظت نمایید ایشان بموجب امر

خداوند تعالے برزمین آمد جبرئیل برسر بالین علی بنشست و میکائیل بر پایین
وی جبرئیل میگفت بخ بخ کیست مثل تو ای علی ابن ابیطالب حق جل و علی مباہات
کرد بتو بر ملائکہ ولنعم ما قیل ہر آنکہ بہر خدا راہ نفس بربند و ملک زعرش بقربان او

کمر بندد و گویند آیہ کریمہ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ
رؤف بالعباد دران باب نازل شد واقدی از مشایخ خود روایت میکند کہ
ابوجہل حکم بن ابی العاص وعقبہ بن ابی معیط ونضر بن الحارث وامیہ بن خلف
ابن حنظلہ وطعمہ بن عدی وابولہب وابی بن خلف و پسران حجاج بنیہ و منبہ
از انجملہ بودند کہ آن شب بر در سرای حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم قصد قتل
وی داشتند و در آیہ ومن الناس من یعجبک قولہ فی الحیوۃ الدنیا بعد غزوہ احد
اور شہید کرنے بنولحیان کے حبیب اور عاصم وغیرہ اصحاب کو نازل ہوئی اور
غزوہ احد بموجب تصریح جمال الدین محدث وغیرہ سنہ تین مین بلکہ بموجب مصرح
تاریخ یافعی سنہ پانچ مین ہے سو آیت مذکور دوسری پارہ مین قبل آیہ و
من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ کے درج ہے۔ درباب شراب بالاتفاق
یہ بات ہے کہ تین دفعہ آیتین نازل ہوئین مگر بہتیرے اصحاب شراب پیتے رہے
اور جو کمال عقل رکھتے تھے انہون نے پہلی ہی آیت پر ترک کیا آخر جو تہی بار اخیر
مین جو آیت نازل ہوئی وہ یہ ہے یا ایہا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب
والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون آخر اسپر بالکل منادی
حرام ہونے شراب کی کی گئی چنانچہ سال سنہ چار ہجری مین جو عبارت جمال الدین
محدث کی ہے وہ بعینہ یہ ہے اور تاریخ یافعی مین تحریم خمر سنہ پانچ مین ہے بلکہ

بقول مشہور ستہ چہ اور ایک قول میں سنہ آٹھ - ارباب سیر رحمہم اللہ آوردہ اند
کہ حق تعالے اول آیتے کہ درباب خمر فرستاد این بود ومن ثمرات النخیل والاعناب
تتخذون منہ سکرا ورزقا حسنا مسلمانان باین اشتغال مینمودند ودران
زمان مثل سائر مباحات بود ولیکن جمعی از صحابہ کہ کمال عقل و وفور رائے بود
ایشانرا بنابر مقصدی کہ بران مترتب میگردد پیوستہ از حکم خمر استفسار مینمودند
از حضرت تا آیہ آمد کہ یسألونک عن الخمر والمیسر قل فیہما اثم کبیر ومنافع للناس
واثمہما اکبر من نفعہما پیغامبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آنرا بیاران خواند وفرمود این
مقدمہ تحریم خمر است وچون این آیہ را بر عمر خطاب خواند گفت اللہم بین لنا
بیانا شافیا فی الخمر جماعتے از عقلاء صحابہ گفتند چیزے کہ در وے اثم کبیر است
ترک آن اولی است ودیگر بشرب آن قیام ننمودند وجماعتے دیگر بملاحظہ
منافع للناس بآن اشتغال مینمودند تا روزے کہ عبد الرحمن بن عوف بعضی از
یاران را ضیافت کردہ بود شراب خوردند چنانکہ بحد سکر رسیدہ بودند نماز
شام درآمد یکے از یاران امامت کرد ودر نماز سورہ قل یا ایہا الکافرون خواند
بطرح لا آت حق تعالے آیہ فرستاد یا ایہا الذین آمنوا لا تقربوا الصلواۃ وانتم سکاری
حتے تعلموا ما تقولون طایفہ دیگر از اصحاب گفتند چیزیکہ منجر میگردد بترک نماز انسب
آنست کہ در گرد آن نگردند از آن کار باز ایستادند وجماعتے دیگر چنان می آشامیدند
کہ در اوقات نماز سکر نداشتند تا زمانیکہ عتبان بن مالک انصاری جمعی از صحابہ
را مہمانی نمود وکلہ شتر بجہتہ ایشان بریان کردہ بود چون طعام خوردند وخمر
آشامیدند وسکران گشتند بر یکدیگر تفاخر مینمودند واشعارے کہ مبنی از تفاخر بود

مدح وذم باشد میخواندند وسعد بن ابی وقاص قصیده انشا کرد که دران قصیده هجو
انصار وفخر قوم او بود مردے از انصار استخوان لحی از کله شتر برداشته
بر سر سعد ابی وقاص زده سر او را شکست سعد به نزد رسول آمد واز آن
انصاری شکایت کرد عمر خطاب چون ازان حال وقوف یافت دست
بدعا برداشت وگفت اللهم بین لنا بیانا شافیا فی الخمر حق تعالے آیه فرستاد
یا ایها الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان
فاجتنبوه لعلکم تفلحون انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوة والبغضاء
فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر الله وعن الصلوٰة فهل انتم منتهون عمر خطاب
این آیت بشنید وگفت انتهینا یا رب وبروایتے آنکه گفت انتهینا انتهینا
یا رب انها تذهب المال وتذهب العقل رسول فرمود تا در بازارهائے
مدینه ندا کردند که الا ان الخمر قد حرمت بدانید وآگاه باشید که البته به تحقیق
خمر حرام گردانیده شد هر کس که شنید وبخوردن خمر مشغول بود در زمان دست
ودهن را بشست وترک کرد ودر هر خانه که شراب بود همه را بریختند چنانچه
شراب مانند آب در بازارهائے مدینه روان شد سو پر واضح ہے کہ جو آیت
پہلے نازل ہوئی وہ چودہوین پارہ مین قبل از ثلث درج ہے جو اسکے بعد
آئی وہ دوسرے پارہ مین درمیان نصف و ثلث اور جو اسکے بعد آئی
وہ پانچوین پارہ مین قبل از ربع اور جو اسکے بعد آئی وہ شروع پارہ
ہفتم مین درج ہے غرض جو پیچھے اور اخیر مین آئین وہ تو دوسرے اور پانچوین
اور ساتوین پارون مین یعنی اول درج ہین اور جو سب سے پہلے نازل

ہوئی وہ اون سب سے اخیر یعنی چودہوین پارہ مین درج ہے آیت قد نری تقلب
وجہک فی السماء فلنولینک قبلتہ جو بیچ مدینہ منورہ کے ۲ سنہ ہجری مین نازل ہوئی
سو تو دوسرے پارہ مین بعد آیہ سیقول السفہاء من الناس کے درج ہے
ظاہر ہے کہ جو شروع پارہ مین مذکور ہے بالاتفاق سب فرقون کے تفسیر
سے ہویدا ہے کہ جب بموجب آیہ قد نری تقلب وجہک کی قبلہ تبدیل دیا گیا
یعنی پہلے قبلہ طرف بیت المقدس کی تہا اور پہر اس آیت سے کعبہ کی طرف
مقرر ہوا تو منافق بیہودہ باتین آنحضرت کی جناب مین کہنے لگے تب آیت
سیقول السفہاء نازل ہوئی سو پہلی آیات تو بعد اور پچہلی آیات پہلی صریح ہیں
کہ درج ہین آیہ الم تر الی الذین اوتو نصیبا من الکتاب بیچ حق یہود کے ۵ سنہ مین
درباب غزوہ خندق نازل ہوئی سو وہ تو پانچوین پارہ مین قریب ربع اور خود
شروع اسی پارہ کا آیۃ والمحصنات من النساء ہے جو سنہ آٹھ ہجری
مین بعد غزوہ حنین کے نازل ہے اور آیہ قد سمع اللہ جو درباب مسماۃ خولہ بنت
ثعلبہ بن قیس کے نازل ہوئی سنہ چہ مین وہ ظاہر ہے کہ شروع پارہ اٹہائیسوین
کا ہے اور آیہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی جو بالاتفاق سال ۱۰ دس
ہجری مین بعد حجۃ الوداع نازل ہے جسکے دو مہینے کئی دن بعد آنحضرت نے
وفات پائی سو تو چہٹی پارہ مین داخل ہے اور سورہ تبت اور اخلاص جو مکہ مین
اوایل زمان ظہور نبوت مین نازل ہوئے سورہ قبل توحید اور معوذتین سب سے اخیر مین
بلکہ بہتیری آیتین جو ناسخ ہین وہ پہلے اور جو منسوخ ہین وہ پیچہے درج ہین چنانچہ
قل یا ایہا الکافرون مکی سو تو وہ اخیر کے پارہ مین اور آیہ واذن للذین جو واسطے

حکم جہاد کے ہے سترہوین پارہ مین سورہ حج مین کہ مدنی ہے داخل ہے جیسا
کہ اوپر گذرا اور علیٰ ہذا القیاس بلکہ بہتیری سورین ہین کہ وہ مکی قرآن شریف مین
لکھی ہوئی ہین اور انمین بعضی آیتین مدینہ کی نازل ہوئی ہوئین درج ہین اور بہتیری
برعکس اسکی چنانچہ سورہ انعام مکی اور آیہ قل تعالوا سے تین آیتین اسکی درمیان مکہ
اور مدینہ کی نازل ہین سورہ اعراف مکی مگر پانچ آیتین اسمین غیر مکی سورہ توبہ مدنی
اسمین آیہ لقد جاءکم غیر مدنی سورہ شوریٰ مکی اسمین چار آیتین مدنی چنانچہ آیہ قل
لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ جسے آیہ مودۃ کہتے ہین مع چار مدنی آیتون کے
اس سورہ مین کہ مکی ہے درج ہین تفصیل اسکی شرح و تفسیر آیہ مذکور مین فقیر نے
باسانید معتبر فریقین لکھی ہے من شاء فلیرجع الیہا فریقین کے ماننے سے یہ بات ہویدا
ہے سواے عزیز کہان تک تفصیل اس قسم کی باتون کی اس مختصر مین لکھی جاوے
اس لیے ان چند آیتون پر بطریق نمونہ یکے از ہزار اکتفا ہے المختصر کہ طالب حق
بے تعصب و تعسف دیکھ لے فرقون کے ماننے سے صاف ہویدا ہے کہ ترتیب قرآن
شریف کی بموجب نزول آیات کے نہین جو ہر آیت بموجب نزول کے مندرج
قرآن ہین اسیطرح آیہ تطہیر بھی نظر بر مصرحات مسبوق الذکر صبح عقد جناب
سیدہ دوجہان نازل ہوئی سنہ دو ہجری مین اور درج ہوئی ان آیات مین جو سنہ ۹
مین نازل ہین چنانچہ کتب تفاسیر و سیر سے بالاتفاق ظاہر ہے کہ اکثر بعض
ازواج معظمہ نے نافرمانی مین آنحضرت کے اصرار کیا تہا سو آپ نے قسم کہائی
تہی کہ مہینے بہر تک ان کے پاس تشریف نہ لیجاوین سو آیات یا ایہا النبی قل
لازواجک تا آخر نازل ہوئین اور اس آیہ کو آیہ تخییر کہتے ہین چنانچہ حال مفصل

اس قصہ کا اور سبب نزول آیاتِ مذکورہ وقایع سال ۹ہجری مین دفتر اول
روضۃ الاحباب جمال الدین محدث اور مدارج النبوۃ شیخ عبد الحق دہلوی اور
تاریخ طبری وغیرہ کتب تاریخ اور تفسیر زاہدی اور مدارک وغیرہ تمام تفاسیر سنت
جماعت اور سب فرقونکی کتب تفاسیر وسیر مین بالاتفاق بتفصیل مندرج ہی
مختصرا طالب حق کو اتنا بس ہے کہ یہ قصہ ۹ہجری مین ہے اس مین شروع
سورہ تحریم آیہ یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک اور آیہ عتاب ان تتوبا الی اللہ
فقد صغت قلوبکما بیچ حق ام المومنین حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کے
نازل ہوئی سو اٹھائیسوین پارہ کے اخیر مین ہے کہ اسی سورہ پر یہ پارہ
ختم ہے اور آیہ تخیر مرقوم الصدور جو معہ اور آیات اپنے ساتھ والیون کے صاف
ازواج مطہرہ کے حق مین ہے بعد آیہ تحریم کے نازل ہے اخیر مین اکیسوین پارہ
کے اور شروع مین بائیسوین پارہ کے درج قرآن ہے اور انہین کے بیچ مین
آیہ تطہیر درج ہوگیا سو بموجب تصریحات وتشریحات مفسرہ بالا ظاہر ہے کہ
جیسی اور تمام آیتین اور سورہ بخیر نظام نزول مقدم موخر بموجب یادگی بمقتضائے
بشریت درج ہین وہی بات یہان بہی ہے چنانچہ قرآن شریف مین
بائیسوان پارہ نکال کے ہر ایک تہوڑا سا پڑہا لکہا آدمی بہی اس سے
ایک سطر پہلی سے دیکہہ سکتا ہے کہ آیات مذکورہ یہ ہین۔ یا نساء النبی من
یات منکن بفاحشۃ مبینۃ یضاعف لہا العذاب ضعفین وکان ذلک علی اللہ
یسیرا ہ ومن یقنت منکن للہ ورسولہ وتعمل صالحا نوتہا اجرہا مرتین و اعتدنا
لہا رزقا کریما یا نساء النبی لستن کاحد من النساء ان اتقیتن فلا تخضعن بالقول

فیطمع الذی فی قلبہ مرض وقلن قولا معروفا وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج

الجاہلیۃ الاولیٰ واقمن الصلوۃ واتین الزکوۃ واطعن اللہ ورسولہ - انما یرید اللہ

لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا - واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من

ایات اللہ والحکمۃ - یعنی اے بیبیو نبی کی جو کوئی آوے تم مین سے ساتھہ برائی
ظاہر کے دگنا دیا جاویگا واسطے اُنکے عذاب دوبالا اور ہے یہ اوپر اللہ کے
آسان اور جو کوئی ہمیشہ فرمان برداری کرے تم مین سے اللہ اور پیغمبر اُسکے کی
اور عمل کرے نیک دینگے ہم اُسکو ثواب اُسکا دو مرتبہ اور تیار کیا ہے ہمنے
واسطے اُسکے رزق نیک اے بیبیو پیغمبر کی نہین ہو تم مانند کسی ایک کے عورتون
سے اگر ڈرو پرہیزگاری کرو تم پس نہ نرمی کرو تم ساتھہ بات کہنے کے پس طمع کرینگے
وہ لوگ کہ بیچ دل اُنکے مرض ہے اور کہو تم بات اچھی اور ٹھہری رہو بیچ گھرون
اپنے کے اور نہ چلن اور بناؤ کرو چلن اور بناؤ کرنا جاہلیت پہلی کا اور قایم رکھو تم نماز
اور دو تم زکوۃ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اُسکے کی - سوا اسکے نہین کہ
چاہتا ہے اللہ کہ لیجاوے تمسے نجاست گناہ کی اے اہلبیت اور پاک رکھے تم کو
پاک رکھنا - اور یاد کرو تم اُس چیز کو کہ تلاوت کیجاتی ہے بیچ گھرون اپنے کے
آیات خدا کی سے اور حکمت سے - چنانچہ عقیل باخبر جس وقت اُن ایات کو تھوڑا
سا خیال کر کر دیکھے تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آیہ تطہیر ان ایات مین صاف ایک
جملہ علیحدہ ہی جیسے ایک مستم کی اجناس مین غیر جنس اُسکی رکھہ دیجائے کیونکہ
نفس الامر مین کچھہ نسبت ماقبل اور مابعد کے آیتو نسے نہین متصور ہو سکتی
کیونکہ اسکے قبل و بعد کی آیتین سب بصیغہ ہائے خطاب اور ضمایر خطاب مونث

طرف ازواج مطہرہ کے صاف بالتصریح ہین اور آیہ تطہیر برخلاف انکے جسمین سب
ضمایر مذکر ہین اور اُسکے پہلی اور پچھلی آیتون مین صاف امکان وقوع اور صدور
کارہائے گناہ کا اُنسے اور اُسپر دوچند ہوتا عذاب کا اُن پر اور مضمون عتاب
اور تنبیہ و ترہیب اور امر کتنے نیک باتونکا اور نہی اور نصیحت بدباتون سے
اور خاص اُسکی پہلی کی آیت مین جسطرح النشاءالنبی بصیغہ امر جملہ ہے ویسی ہی
بعد اُسکے ہی اور اسکا شروع بکلمہ حصر لطریق اخبار یعنی خبر دینا لیجانی ہر قسم کی
گناہونکا کہ یہ ایک خوش خبری اور خبر رحمت ہے پُر ظاہر ہے کہ آیت تطہیر کو
انکی بیچ مین تصور نکرو تو کیا بے کھٹر ربط اور جوڑ کہا تا ہے جملہ ماقبل اور مابعد کا
کہ جیسے صیغہ امر جمع مونث کے اوپر سے چلے آتے ہین ویسے ہی بعد چیپان ہین
یعنی واقمن الصلوۃ واٰتین الزکوۃ واطعن اللہ ورسولہ واذکرن مایتلی فی بیوتکن
اے عزیز جسکو دیدہ بصیرت اور چشم انصاف اور نور ایمان اور ایقان قلبی عنایت
ایزد منان سے ہو وہ حلاوت اور اطمینان اس سے حاصل کر سکتا ہے اور
ہر قسم کے وساوس شیطانی سے محفوظ اور مصئون رہ سکتا ہے اور اہلبیت
حقیقی کے حقوق سے غافل نہین ہو سکتا اور انکی فضیلت عصمت مین حق تلفی
اور گمراہی سے بچا رہتا ہے فمن ابصر فلنفسہ ومن عمی فعلیہ ومن لم یجعل اللہ لہ
نورا فما لہ من نور۔ طالب حق اور رتبہ شناس اہلبیت رسول پر حق پر واضح
ہو کہ قطع نظر ان تمام مراتب مفسرہ کی احادیث متکاثرہ ومتواترہ صاف صریح کہ جسمین
بغیر کسی احتمال کے مسلمہ فریقین سنی شیعہ سب کے ہان موجود ہین کہ کسی کو مجال دم زدن
اور انکار اور شک وشبہہ کے نہین ہو سکتی جنسے اہلبیت اور معصوم ہونا انہین

نوری جسمونکا بہی شبہ ہویدا ہے اور پر ظاہر ہے کہ جب یہ معصوم ہین تو یہ جسم بھی معصوم ہین
وہ معصوم اور یہ جسکو گنہگار کہین وہ گنہگار ہے غرض یہ احادیث مرقومۃ لتفقد
السنان دیکھو اور عنایت الٰہی شامل حال ہو تو سب طرح کی وساوس شیطانی اور
نفسانی سے محفوظ رہے پھر کسی جاہل یا عالم مبتلائے وساوس کے دھوکے مین
نہ پڑے مصابیح بغوی مین اور تفسیر ابو العباس اسفرائی مین کہ مفسر جلیل القدر
اور شیخ معتمد القول سنت جماعت کی ہین حدیث معتبر و صحیح ہے کہ جب وقت داخل
کیا پیغمبر خدا نے علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ کو عبائے مبارک مین تو فرمایا اللہم ہولاء اہلبیتی
عترتی واطائب ذریتی من لحمی ودمی الیک لا الی النار اذہب عنہم الرجس و
طہرہم تطہیرا یعنی یا خدا یہ ہین اہلبیت میری اور طاہر عترت میری اور طیب
فرزند میرے گوشت میرے سے اور لہو میرے سے طرف تیری نہ طرف
آگ کے لیجا تو انسے ہر قسم کے گناہ اور طاہر رکھہ تو انکو طاہر رکھنا سوم ام المومنین
ام سلمہ نے عرض کی یا رسول اللہ انا معہم یعنی مین ہون ساتھہ اُن کے
فرمایا انک الی خیر وانت من خیر ازواجی یعنی تو اوپر نیکی کے ہے اور تو بہترین
بیبیون میری سے ہے صاحب روضۃ الاحباب معتمد اور موثقین سنت جماعت
سے تحفۃ الاحباب مین پانچ حدیثین اسی مضمون کے لکھہ کر لکھتے ہین کہ بتحقیق تمام
ثابت ہے کہ آیت تطہیر ان پانچ تنون کے شان مین نازل ہے اور اسیواسطے
انہین آل عبا کہتے ہین جیسا کہ شیخ شہاب الدین وغیرہ نے بتصریح لکھا ہے
اور ابن مردویہ صاحب مناقب نہایت معتبر مشاہیر گرامی موثقہ سنت جماعت
سے لکھتے ہین کہ جب یہ آیہ نازل ہوئی تو فرمایا رسولخدا نے خمسۃ منا معصومون

انا وعلیؑ وفاطمہؑ والحسنؑ والحسینؑ یعنی پانچ ہم معصوم ہین مین اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ ۔ مودات سید علی ہمدانی شافعی مین ہے عن اصبغ عن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ یقول انا وعلیؑ والحسنؑ والحسینؑ تسعۃ من ولد الحسین مطہرون ومعصومون یعنی ابن عباسؓ کہتے ہین کہ مین نے اپنے کانون سنا کہ فرمایا رسول خدا نے کہ مین یعنی خود آنحضرت اور علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور نو شخص اولاد حسینؑ سے مطہر اور معصوم ہین ۔ واضح ہو کہ حدیث مرویہ ابن مردیہ باعتبار معصومین بالفعل یعنی موجودین زمان ارشاد آنحضرت کے ہے اور حدیث مرویہ سید علی ہمدانی واسطے بالقوۃ یعنی اُن معصومون کے جو اولاد اور ذریت حسینؑ مین پیدا ہونیوالے تھے ۔ طالب حق دیکھے کہ اس حدیث مین کسی طرح کی مجال چون وچرا اور لیت ولعل اور احتمال دلائل قضیہ دلالیون کے کسیکو باقی نہین رہ سکتے اور مناسب اس مقام کے ہے جو باب نہم مین بیچ ذکر منشور سادات کی شیخ شہاب الدین دولت ابادی نے نقلا تفسیر نجاری سے تفسیر آیہ مباہلہ مین لکھا ہے اُس جگہہ کی عبارت شیخ کی فارسی صاف ہے اس لئے بعینہٖ لکھی جاتی ہے فی تفسیر النجاری ہرگاہ این آیت نازل شد مصطفیٰ گلیم مخطط بسر گرفت وزیر آن بہ نشست وعلیؑ وفاطمہؑ وحسنؑ وحسینؑ را بہ نشاند چون از مباہلہ فارغ شد جبرئیلؑ بیامد وگفت یا محمد انانکہ باتو در مباہلہ بودند فرمانست تا بر سر ایشان منشور کنم تا مردمان ایشانرا عزیز ومکرم دارند پس چون مہتر جبرئیل بیامد وبر سر مصطفیٰ دو جعد بافت وتشریح داد ومقدار سر انگشت موے ہا پراگندہ بگذاشتہ وہمہ کردہ پس مصطفیٰؐ بر سر علیؑ وفاطمہؑ وحسنؑ وحسینؑ دو تا جعد کرد

و فرمود این بر شما سنت گردانیدم و بر اولادِ شما که از فاطمہؓ اند پس جبرئیل بیامد و گفت یا محمدؐ من نیز با تو در مباہلہ بودم موافقت کردہ ام و خادم خانۂ توام و علیؓ را در جنگ یاری دادہ ام گہوارہ حسنؓ و حسینؓ جنبانیدہ ام مرا تا اہل خاندان خود قبول فرمائی و بر سر من جعدہا کن تا فرشتگان ملاءِ اعلیٰ مرا اہل خاندان تو دانند و ہمین دعا در وصیت الٰہی بجرمت خمستہ ان الذین سادسہم جبرئیل یعنی یا خدا سات حرمت پانچ کے تحقیق کہ چہٹا اونکا جبرئیلؑ ہے پس مصطفیٰ بر سر جبرئیل جعدہا کردہ مرا شفیع تم پنج تن بسندہ بود کہ روز حشر بدان پنج تن رہا نم تن تا نبی و دختر و داماد و دو گزیدہ پسر محمدؐ است و علیؓ و فاطمہؓ حسینؓ حسنؓ اور نشور کے معنی میں نامہ کشادہ اور دو جعد یعنی گیسو گوندہی ہوئے کذا فی المشکوٰۃ مصابیح میں ہے ام ہانی بنت ابی طالب سے کہ مدینہ منورہ سے جو مکہ معظمہ میں آنحضرت تشریف لائے تو چار گیسو گندہی ہوئے تہے جیسا کہ سادات اب گیسو گوندہتے ہین اور دو گیسو کی جگہہ چہوڑ دیتے ہین اور خواجہ کرکے نے اپنے رسالہ مین لکہا ہے کہ گیسو آنحضرت کی آخور گاہ گردن سے دو انگشت نیچے تہے اور گیسو مین تین پیچ اور نیچے اُسکے مہر تہی اور مہر نبوت سے چار انگشت نیچے بال پریشان رہتے تہے رسالہ احتساب مین ہے کہ سادات کے سوا جو کوئی اور گیسو رکہے تو مکہ و فریب عائد ہوتا ہے چنانچہ احمد غزالی نے بہی لکہکر سوا سادات کے مکروہ لکہتا ہے تاریخ مختصر ابو القاسم مین ہے کہ آنحضرت نے جناب شاہ ولایت سے فرمایا کہ یا علیؓ بغیر تمہارے فرزندونکے کہ فاطمہ سے ہون کسی کو مشور روا نہین اور جواہر حسینی مین ہے کہ گیسو مین ایک اور بہی نکتہ ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے پیغمبر صاحب کے جدہ ماجدہ حور بہشتی حضرت ادریس پیغمبر کی بی بی تہین قصہ اس بابت کا حضرت جبرئیل نے آنحضرت سے یون بیان کیا ہے کہ ایک روز حضرت ادریسؑ بیمار ہوئے سو جبرئیل کو حکم جناب باری یہ صادر ہوا کہ ایک حور بہشت سے اور دو کہجورین حضرت

ادریس کیواسطے لیجاؤ اور کہو کہ وہ کھجورین کھالیوین تو صحت ہو جاوے گی اور حور سے
نکاح کرلیں چنانچہ حضرت ادریس نے کھجورین کھائین بعد شفا ہوئی اور حور سے نکاح کیا
اور اُس حور کے دو گیسو تھے سو ہمارے پیغمبر صاحب اُن حور صاحبہ کی نسل سے تھے حضرت
جبریل نے دو گیسو حضرت کے اُسدن رکھوائے تھے اس جگہہ سے سبب چار گیسو کا بھی پیغمبر
صاحب کا واضح ہے یعنی ظاہر ہوتا ہے کہ دو گیسو تو بسبب جدہ ماجدہ پیغمبر صاحب کی کہ حور بہشتی
تہین کئے گئے تھے اور دو یوم نزول آیہ مباہلہ کو اور جناب شاہ ولایت اور سیدہ دو جہان اور
اُن کے فرزندونکی دو گیسو کا حکم یوم نزول آیتہ مذکور کو ہوا چنانچہ انکی اولاد امجاد کے لئے ہمیشہ
کو یہ علامت رکھی گئی۔ تفسیر امام ضیاؤ الدین سناحی مین تفسیر آیہ لاتجعلوا دعاء الرسول
بینکم کدعاء بعضکم بعضا مین عجب لطیفہ لکہا ہے معنی آیت یہ ہین کہ نہ کرد تو پکارنا پیغمبر صاحب
کا درمیاں اپنی مثل پکارنے بعضے تمہاری کے بعض کو چنانچہ تفسیر اور شان نزول اسکی پہلی
ہدایت مین مفصل لکہدئے ہے اور شیخ شہاب الدین نے بھی اسی نقل کیا ہے جسکا حاصل
یہ ہے کہ کسی کو روا نہیں ہے تھا کہ پیغمبر خدا کو پکارے جیسے کہ اور لوگ آپسمین ایک دوسرے کو
پکارتے ہیں اور اولاد رسول کو جائز ہے حضرت کو یا اب یا جد یعنی اے باپ اے نانا کہنا
اور پکارنا اور یہ دلیل تنبیہ ہے کہ یہ اور لوگو ںسے فضیلت اور خصوصیت زیادہ اور علیحدہ
رکھتے ہیں لکہا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو کدبانوی جنت یعنی جناب سیدہ دو جہان
حضرت فاطمہ زہرا پیغمبر صاحب کی خدمت مین حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا حضرت آپکو
کیونکہ پکارون آپنے فرمایا کہ نور دیدہ تم بدستور یا ابت اور یا ابی کہو کہ یہ لفظ نہایت محبت
زیادہ کرنیوالا اور دل کو آرام دینے والا ہے۔ یہ آیت غیر اور بیگانون کے لئے ہے۔ کتاب سنن
مین ہے کہ جناب خاتون اور دونون صاحب زادے ہمیشہ یا ابی اور یا ابت کہکے پکارتے تھے

اور تمام صحابہ انہیں ابن الرسول کہتے تھے اور کتب تاریخ و حدیث فریقین سے ظاہر ہے کہ جناب
شاہ ولایت علی ابن ابیطالب یا اخ اور یا ابن عم کہکے پکارا کرتے تھے اور حدیث مواخات
مین کتب احادیث صحاح سے انشاء اللہ ہویدا ہوگا کہ قطع نظر تحریر سے بھائی ہونیکے اپنا
بھائی دینی و دنیوی بھی پیغمبر صاحب نے حضرت علیؑ کو بنایا تھا جس وقت کہ حضرات ابوبکر
عمر کے اور طلحہ زبیر کی اور عبدالرحمن ابن عوف عثمان کے بھائی ہئے اور احدیث خمسہ ظاہر ہوا قریب
بتفصیل ظاہر ہوگا کہ پیغمبر صاحب نے فرمایا کہ مین اور علیؑ ایک نور سے ہین اور اولاد اُن کی
آل عبا آج تک مشہور و معروف خاص و عام ہے کذا فی کتاب دہ باب فتح شہاب الدین دولت آبادی
- ایضاً شیخ مذکور نے لکھا ہے کہ انہین پاک اور پاکیزہ اس لئے کہتے ہین کہ خدا تعالےٰ نے
اُنکی پاکی پر نص اور بیان فرمایا - انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا
اور بھی شیخ مذکور باسناد کثیرہ لکھتا ہے اور تاریخ ابوالقاسم محمد بن الصدیق مین بھی تیسری
حدیث جو سترہوین باب مین ہے اُس مین بھی بہت تفصیل سے ہے کہ پیغمبر صاحب نے فرمایا -
مین سید ہون اولاد آدم کا اور فاطمہؑ سیدہ ہین تمام عورتون کی اور حسنؑ اور حسینؑ سید ہین
جوانان بہشت کے اولاد اُن کی سادات ہین اور ماں باپ اُن کے افضل اور بہتر اُن سے
مناقب ابن مغازلی شافعی مسند احمد حنبل مستدرک مودات سید علی ہمدانی شافعی وغیرہم
مین بہت تفصیل سے لکھتے ہین کہ پیغمبر نے فرمایا مین سردار ہون اولاد آدم کا اور علیؑ بمنزلہ
میرے ہے اور فرمایا علیؑ سردار عرب او عجم کا اور الائمہ تیری ذریت سے ہے اور صدہا اس قسم کی احادیث
صحیحہ مین جن سے پانچون تنون کا اتحاد اور عظمت و جلالت و فضیلت سوائے نبوت کے متحد
اور مساوی ہے تفصیل اُسکی تشریح مین ہر ایک حدیث کے جداگانہ انشاءاللہ بیان ہوگی الحاصل
درحقیقت مین قیاس اُنکا کسی پر اور قیاس کسی کا انپر ہرگز اصلا نہین ہوسکتا چنانچہ ارشاد

یار بار سے آنحضرت کے کہ بصیغہ جمع ہے۔ کمال ظہور بخشتا ہے کہ سوائے رتبہ نبوت
یہ ذات بابرکات جناب آنحضرت سے بدرجہ اتم اتحاد رکھتے ہین چنانچہ اوپر بھی گذرا کہ
فرمایا پیغمبر صاحب نے کہ انا اہل البیت لایقاس بنا احد - اے عزیز غور کر تفاسیر فریقین سے
ہویدا ہے کہ آیت عتاب کبھی انکے حق مین نازل نہیں ہوئی تو اطلاق اہلبیت سوا انکے
کب کسی پر ہو سکتا ہے۔ گو کہ کسی طرح کا رشتہ ناتا نسبت قربت رکھو آنحضرت سے اور
نفس الامر میں ہیچ اس آیت کے کیونکہ شمول کسی اور کا سوا ان کے ہو سکے جبکہ ظاہر و باطن
طہارت رجس اور سب قسم کے گناہون سے سوا ان لوہی جیمون کے بنا ئی جادی
جو شیعہ کے ہان معصوم اور سنی کے ہان محفوظ ہین جو کہ دخول مسجد سے اس حالت مین
بھی ممنوع نہین جس مین کہ سب ممنوع ہیں جیسا کہ حدیث سد الابواب سے ظاہر ہے۔
اے عزیز غور کر کہ اگر اہلبیت میں سوا ان کے کوئی اور داخل ہوتا تو منشور مین کیون نشامل ہوتا
یا مباہلہ[1] مین ساتھ دیا جاتا یا عبا مین داخل کیا جاتا یا روز قیامت مین اہل پکارا جاتا یا اس کے
دروازے پر بھی پیغمبر اہلبیت کہکر پکارتے اور یہ آیت پڑہتے یا اسکی اولاد بھی آل عبا
اور سادات کہلاتی یا اس پر صدقہ حرام ہوتا[2] یا وقت نزول آیت مودت آنحضرت اس کا
نام بھی لیتے چنانچہ تفسیر آیہ مودت مین احادیث متفق علیہا سے تشریح ظاہر ہوگا کہ جس وقت

[1] حاشیہ تفسیر آیہ مباہلہ مین احادیث متفق علیہا سے واضح ہے۔ کہ اس دن ان کو ساتھ لیا اور آیہ
تطہیر پڑھی اور فرمایا کہ اگر کوئی بہتر و بزرگ زیادہ ان سے پروردگار عالم کے نزدیک ہوتا تو
البتہ مجھے حکم ہوتا مباہلہ مین اس کے ساتھ لینے کا۔ لیکن مجھے حکم ہوا۔ انہین کے ساتھ لینے کا
یہ ہیں افضل خلق اور اہلبیت نبوت اور اہلبیت میری۔

[2] حدیث فریقین کے ہان ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ صدقہ مجھپر اور میری اہلبیت پر حرام ہے

آیہ مودت نازل ہوئی تو اصحاب نے پوچھا کہ یا حضرت وہ کون قرابتی ہیں آپ کے
جنکی محبت ہم پر فرض ہوئی فرمایا علیؑ فاطمہؑ حسنینؑ اور تفسیر آیہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ
يُصَلُّوْنَ۔ میں فریقین کے ہاں سے پہلے ہدایت میں ظاہر ہوا کہ یہ آل جو درود
میں ارشاد کیا یہی نوری جسم ہیں۔ اے عزیز اگرچہ شفقت اور خاصہ رحمت عالمیان
سے آنحضرت نے امت کو بھی آل و اہل فرمایا ہے۔ لیکن اس میں سنت اور
تابعداری کی قید بھی لگادی ہے اصلی آل اور اہل یہ نوری جسم اہلبیت ہیں
جنکے لئے صاف بے قید فرمایا کہ علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ روز قیامت کو بھی اہل میری ہیں
یہ حدیث متفق علیہا ہے۔ اے عزیز اس جگہ سے بھی ظاہر ہے کہ یہ قطعی اور یقینی
معصوم اور طاہر تھے۔ ان سے عدم صدور گناہ ہر قسم کا عمداً یا سہواً متیقن اور
متحتم تھا کہ آن کے لئے تابعد قیامت اہلی فرمایا اور ان کے غضب کو غضب خدا و
رسول اور انکی لڑائی لڑائی خدا و رسول کی فرمائی۔ شیخ شہاب الدین باب ہفتم
دہ باب میں بیچ ذکر القاب ان سادات دین و دنیا کے لکھتے ہیں۔ سوال ایشان
راپاک و پاک زادہ از کجا گویند۔ جواب از انکہ حضرت تقدس و تعالیٰ پاکی ایشان را
در نص بیان فرمودہ وہو قولہ تعٰ۔ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و
یطہرکم تطہیرا۔ و اہل بیت الرسول ہمہ ایشان اند۔ شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

غیر از علی کہ لائق پیغمبری بودے ٭ گر خواجۂ رسل نہ بودے ختم انبیا
فردا کہ ہر کسے بشفیع زنند دست ٭ دست من است و دامن معصوم مرتضیٰ

اے عزیز یاد رکھ کہ ان کا معصوم اور پاک ہونا قرآن اور احادیث اور تفاسیر
فریقین سے متفق علیہا ہے اور اہل حقائق کے اقوال سے جیسا کہ چاہیئے

کالشمس فی وسط السماء ظاہر و باہر ہے اس حالت مین جو شخص مدعی اسلام
انکی عصمت اور طہارت پر حرف رکھے اور شک کرے۔ یا انکی اس فضیلت خاص
عطاے حضرت رب العزت مین کچھ شک کرے تو نفس الامر مین کیا شیعہ
کیا سنی کسی کے ہان دائرہ اسلام مین داخل نہیں رہ سکتا کیونکہ وہ درحقیقت
مخالف ہے قران اور حدیث سے۔ من العبر فلنفسہ ومن عمی فعلیہ۔ ای عزیز
اگرچہ آیہ تفسیر و تشریح آیہ تطہیر جہانتک لکھی جاوے تھوڑی ہے۔ لیکن حرزاً
للطوالۃ اور ہم لسبب قلت فرصت اور کثرت علالت طبع سے اسی جگہہ ختم
کی گئی۔ اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ وَقُوْمَنَا الْجَاھِلِیْنَ

تمت

الحمد للہ والمنۃ بجمیع صفاتہ وکل قدرتہ کہ کتاب مستطاب الموسوم برسالہ آیہ تطہیر من تصنیفات
جناب فاضل اجل و عالم بے بدل اعنی جناب مولوی محمد باقر صاحب مرحوم مغفور دہلوی
اعلی اللہ مقامہ درین ایام میمنت فرجام باہتمام کارپردازان مطبع یوسفی دہلی تصحیح تام
حسب فرمایش مومنین باتمکین سنہ ۱۳۱۰ ہجری مین چھپکر شائع و
ذائع ہوئی جناب مصنف مرحوم مغفور کو اللہ تعالی اجر جزیل عطا
فرمائے اور مومنین کو اس کے ملاحظہ
اور مضامین مندرجہ پر عمل
کرنے کی توفیق ارزانی
فرمائے

اعلان

انوار الہدیٰ - کیا ہم اس کتاب مستطاب کی پوری پوری تعریف کر سکتے ہیں اور وہ الفاظ کہاں سے لائیں جو اسکی عظمت و فضیلت
و حسن خدمت کا اظہار کر سکیں بے مبالغہ اسجگہ تو مبالغہ بھی صحیح ہے یہ کتاب فاضل اجل عالم باعمل جناب مولوی شیخ احمد صاحب عثمانی
کی تصانیف لاثانی مقبول بارگاہ سبحانی سے ہے جو سنی المذہب و داخل زمرہ علمائے کبار اہل سنت تھے۔ بتائید ربانی و توفیق سبحانی آپکا قلب
باصفا نور ہدایت و نور عدالت سے معمور ہوا آپنے بذوق تمام و شوق مالا کلام کتب اہلسنت جماعت سے راہ حق کا کھوج لگانا شروع کیا
آخرکار رحمت الٰہی و نزول فضل نے راہ نجات چشم الیقین دکھلادی حتیٰ کہ آپنے مذہب امامیہ اثنا عشری کو قبول فرما کر اطمینان قلبی حاصل کیا
اسکے بعد اس نعمت عظمیٰ کے شکریہ میں آپنے یہ کتاب لاجواب انوار الہدیٰ و شمس الضحیٰ برائے ہدایت گمراہان و مضطر الحالان عجیب و غریب تلاش
و ترتیب ادیبانہ و علمی طریق تحقیق سے تصنیف فرمائی ہے کہ اسکا پڑھنے والا اگر ذرا بھی انصاف و ہدایت سے بہرہ یاب ہو تو تا زیست مذہب شیعہ
کے علاوہ کسی اور فرقہ و مذہب کو صحیح و برحق نہ سمجھیگا اول مذہب حق کی تلاش کی ضرورت کو بہ طریق تلاش کو ایسی عربی اور عام فہم
طرز سے لکھا ہے کہ موٹی سے موٹی سمجھ کا جاہل اور چیدہ سے چیدہ عالم اسکو تسلیم کر لیگا۔ اسکے بعد ناشرین و حافظین و احکام دین کی شناخت کے لئے
جو منجانب خدا العبد نبی آخر الزمان تا قیام قیامت ہونے ضرور ہیں چند معیار نہایت ہی تحقیق قائم کئے ہیں مثلاً معصوم ہونا تمام مخلوقات
ذی روح و غیر ذی روح کا تابع فرمان ہونا ظہور کرامت مصدوقیت ہونا انکی ولایت پر کلام الٰہی و حدیث نبوی کا دال ہونا
علم لدنی سے بہرہ یاب ہونا وغیرہ پھر ان معیار کو خلفائے رسول مقبول کی ذات میں تلاش کیا ہے اور تمام مستند کتب اہل سنت اور
اکثر علمائے تسنن کے اقوال و تحاریر سے ثابت کیا ہے کہ خلفائے ثلاثہ ان صفات سے بالکل دور تھے بلکہ اکثر خلاف صفتیں موجود تھیں
پھر حضرت علی و دیگر ائمہ علیہم السلام کی طرف رجوع کی ہے اور انمیں ان کل صفات کو باقوال علمائے کتب صحیحہ اہل سنت متعدد
حوالوں سے موجود پایا ہے ہر ذات کو جامع الاصفات کو کل معیار انکا مجموعہ ثابت کیا ہے اسکے بعد لکھا ہے کہ جب ائمہ اثنا عشری علیہم السلام
منجانب خدا امام و حامی دین ثابت ہوگئے تو انکا طریق اور انکی طریق کی پیروی سب کے سب راہ حق پر ہیں۔ اسکے بعد ایک فیصلہ
نہایت ہی عجیب و غریب ادیبانہ و مؤثر لکھا ہے جس سے مذہب شیعہ کی حقیقت کا شمس ظاہر و باہر ہوتی ہے اور مذہب سنت جماعت کا بطلان بدلائل حق کی

فہرست کتب و مراثی طبع جدید موجودہ مطبع یوسفی واقع شہر دہلی

مفتاح البیان از خواجہ مولوی عابد حسین صاحب	۸ر	خلاصۃ المصائب	۱۲ر
		ریحان غم جلد اول مصنفہ میر انیسؒ	
مخزن الفرائض معہ تنبیہ المنکرین	۳ر	دوحید و سرفراز	عصہ ۲ر
احکام النساء	۲ر	ایضاً جلد دوم	عصہ ۲ر
شمس المشرقین ہفت بند مرزا دبیر	۲ر	حدیقۂ ماتم جلد پنجم نواب صاحب	۸ر
نخلِ ماتم از مرزا فصیح قسمِ اول	۸ر	حضرت کو ہوا ماہ محرم جو سفر مین	ــر
ایضاً قسمِ دوم	۷ر	ثابت غم شبیری قرآن خدا سے	ــر
تعلیم الاطفال مرتبہ مولوی سید رضی علی	۰ر	اے عزیزو دہم ماہ محرم ہے آج	۰ر
رسالۂ آیہ تطہیر طبع جدید	۴ر	سکینہ بی بی کو دکھنی کو جو رنسی گھر میں امام آئی	ــر
ہادی التواریخ	۶ر	شہ کو صغرا نے جو غم نامہ ہجران لکھا	۰ر
انوار الہدیٰ از مولوی شیخ احمد صاحب	عصہ ۲ر	جب شاہ کو مہلت نہ ملی طوف حرم کی	۰ر
شمس الضحیٰ از مولوی شیخ احمد صاحب	عصہ ۲ر	آمد گل مرا حسن پر خزان کی ہے	۳ر
دفتر رباعیات زیر طبع		جب آشیان پہ گلشن انجم خزان ہوا	۰ر
تعویزات جعفری زیر طبع		بزم جہان میں دھوم ہے ماتم کشین کی	۰ر
تاریخ اعثم کوفی اردو زیر طبع		زندان میں جب حسین کے اہل حرم گئے	۳ر
تحفۃ العارفین	۶ر	بندگی آنیکی زندان میں خبر آتی ہے	ــر
تعویز جوشن کبیر	۱ر	داغ فرزند کسی کو نہ دکھائے تقدیر	ــر
ایضاً جوشن صغیر	۰ر	جاتی ہے کس شکوہ سے رن مین خدا کی فوج	۱۰ر

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
[illegible]اب انتقام	۰۲ر	حلیۃ العرائس	۳ر	ہادی التواریخ کاغذ اعلیٰ	۰۷ر
فرحت المومنین	۱ر	حلیۃ المتقین	۱۲ر	ایضاً قسم دوم	۶ر
کاشف الرویاء	۴ر	تذکرۃ المعصومین	۱۲ر	خلاصۃ المصائب	۱۲ر
ارشاد العوام	۴ر	ایضاً قسم اعلیٰ	عصہ	تنبیہ المنکرین مع [illegible]	۳ر
مثنوی آب نمک	۱ر	دفع المغالطہ قسم اعلیٰ	عصہ	سراج الایمان	۱۰ر
موعظۂ فاخرہ	۱ر	ایضاً قسم دوم	۱۲ر	مرثیہ اسلام	۰ر
منازل الفرقان	۱۰ر	گھری بات	۱ر	تحفۃ العابدین	۱ر
یواقیت [illegible]		انذار الناذرین	۱۰ر	مجموعۂ صنائع	۳ر
[illegible]جت	۳ر	قصۂ جمیلہ	۱ر	ترجمۃ الصلوٰۃ فارسی	۱ر
[illegible]ن معراج	۳ر	تحفۃ القاصدین	۰ر	ترجمۃ الصلوٰۃ اردو	۲ر
[illegible] الوضوء	۱ر	نصر المومنین	۰ر	ذخیرۂ آخرت	۰ر
نور العیون ترجمہ ضیاء العیون	۲ر	فالنامہ قرآنی	۱ر	مخمس سجاد	۰ر
مثنوی زاد آخرت	۲ر	فال جعفری و تعبیر خواب	۳ر	نار ذات لہب	۲ر
عین الیقین مقدمہ فدک	۰ر	عین البکاء	۲ر	گوہر شب چراغ	۲ر
زینۃ العباد	۱ر	وظائف الابرار	[illegible]	تنبیہات العقول	۲ر
تحفۃ العوام	۰۲ر	احکام النساء	۰۲ر	دلیل الحسنات	۳ر
فال [illegible]	۰۶ر	نخل ماتم کاغذ قسم اعلیٰ	۰ر	تحفۃ المومنین	۴ر
احکام الائمہ	۴ر	ایضاً قسم دوم	۳ر	فوائد [illegible]	۶ر

اشتہار

قرآن شریف مترجم ترجمہ شیعہ مع خلاصۃ التفاسیر

مومنین کی درخواست تھی کہ ایک قرآن شریف ایسا چھاپا جاتا ہے کہ کلام اللہ کے نیچے ترجمہ
بزبان اردو ہو اور حاشیہ پر تفسیروں کا خلاصہ چھاپا جاوے اور وہ تفسیر ایسی ہو کہ جمیع مطالبات
متنازعہ فیہا یعنی شان نزول فضائل قرأت فضائل ائمہ معصومین علیہم الصلوٰۃ والسلام جس سے ہو اگر عربی
تفسیر یعنی [illegible] تفسیر عمدۃ البیان سے انتخاب کی گئی ہیں بسبیل ارشاد [illegible] قسم کا قرآن شریف چار
قسم کا غذ پر چھاپا گیا تا کہ کسی [illegible] کو [illegible] کی قدر تی [illegible] قسم اعلیٰ کا کاغذ ولایتی ہے

فی جلد عہ قسم دوم سے قسم سوم صہ قسم چہارم کا غذ [illegible] +

تفسیر عمدۃ البیان

یہ اسم با مسمی [illegible] تفسیر مشہور و معروف فاضل اجل جناب [illegible]
مجتہد العصر و الزمان [illegible] جناب مولانا مولوی السید محمد [illegible] علی [illegible]
[illegible] ان کی ہے [illegible] تحقیق [illegible] زبان [illegible] الفاظ کی عمدگی
[illegible] مصنف کی لاثانی استعداد اور لیاقت کا اندازہ کر سکتا ہے [illegible]
[illegible] خیال کہ حق تصنیف [illegible] کی [illegible] کا کا [illegible]
کاغذ [illegible] چھاپہ نہایت [illegible] بہ نسبت [illegible]
قرآن [illegible] تفسیر [illegible] زیادہ [illegible] طریقہ رکھا ہے کہ [illegible] کو سمجھنا چاہیں [illegible]
[illegible] تفسیر [illegible] حاشیہ پر لکھا گیا ہے [illegible] نہایت [illegible]
[illegible]
[illegible]

Checked 1987